DREAMWORLDWIDE

Nahw Textbook

علم النحو

Urdu Translation

Based on

Nouman Ali Khan's Dream Book

Note from Ustad Nouman Ali Khan

یہ نصابی کتاب دو دہائیوں سے زائد عرصے سے طلباء کو قرآن کی قدیم زبان سکھانے کا نتیجہ ہے، لیکن ایسا انگریزی میں کیا جارہا ہے۔ یہ اس غیر روایتی لیکن مؤثر طریقے سے متاثر ہوا جس طرح میں نے قرآن کی عربی سیکھی اور ایک ایسا نصاب اور تدریسی طریقہ ترتیب دینے میں کامیاب ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے مثال نتائج دکھائے۔ میرے طلباء خود اساتذہ بن گئے اور انہوں نے اس میں کئی اضافہ اور بہتری بھی کی۔ نصاب میں اس نقطہ نظر پر یقین رکھتا ہوں کیونکہ میں نے پہلی بار دیکھا ہے کہ اس نے ہزاروں طلباء کے لیے کیا کیا ہے۔ یہ میری عاجزانہ رائے میں سب سے زیادہ منظم اور کامیاب نصاب میں سے ایک ہے۔ کے لیے دی پڑھانا کی دی قرآن زبان اور کی بنیاد پر کس چیز پر میں نے دیکھا یہ پورا، میں اور میری ٹیم طلباء کو حوصلہ افزائی کرنے کی امید کرتی ہے۔ امت کے درمیان خلیج کو کم کرنے اور اللہ کے اصل الفاظ میں ان کی کتاب تک براہ راست رسائی کی عالمی کوشش کا حصہ بنیں۔ ہمارا وژن طلباء کے لیے اس وسائل کو ایک مضبوط بنیاد کے طور پر فراہم کرنا ہے، اساتذہ اور ممکنہ اساتذہ اور یہ ہماری امید ہے کہ اس کے ساتھ یہ عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی کمیونٹی ہم دنیا بھر کی زبانوں کے مطابق اس کام کے ورژن تیار کر سکتے ہیں تاکہ وہ لوگ بھی جو انگریزی تک رسائی نہیں رکھتے اس کام سے فائدہ اٹھا سکیں۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، طالب علم یا استاد، جو اللہ کے کلام کو سیکھنے اور سکھانے کی کوشش کرتے ہیں اور مجھے امید ہے کہ اس راہ میں آپ کا ہر قدم آپ کو بہت سے قدموں کے قریب لے جائے گا۔

انتساب

امت مسلمہ کے ان کروڑوں مسلمان مردوں

عورتوں اور بچوں کے نام جو اردو زبان سمجھ سکتے ہیں

اور ان میں قرآن سیکھنے کی خواہش اور لگن ہے۔

ایک درخواست

اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ اللہ اس کوشش کو کامیاب کرے کرے لیکن چونکہ یہ ایک انسانی کوشش ہے اور اس میں غلطیوں کا احتمال ہو سکتا ہے اس لئے تمام پڑھنے والوں سے گزارش اور التجا ہے کہ اگر اس میں کوئی غلطی دیکھیں تو فوراً نشاندہی کریں تاکہ اس کی اصلاح کی جاسکے

فہرست ابواب

باب 1- عربی میں الفاظ کی اقسام

1.1 تعارف

عربی زبان کی سب سے بنیادی اکائی حرف ہے۔ حروف مل کر با معنی الفاظ بنتے ہیں جنھیں گرامر میں کلمہ کہا جاتا ہے۔ الفاظ مل کر مرکب بناتے ہیں اور مرکبات مل کر جملے بناتے ہیں۔ ہم عربی زبان سیکھنے ئ کا آغاز کلمہ سے کریں گے

1.2 عربی میں الفاظ کی تین قسمیں ہیں۔

- اسم
- فعل
- حرف

عربی کا ہر لفظ ان تین اقسام میں سے کسی ایک میں آتا ہے۔ آیئے ہر ایک کی تعریف سیکھیں

1.3 اسم

کسی بھی نام، چیز، جگہ، خیال، اسم کی خصوصیات(Adjective) فعل کی خصوصیات(Adverb) وغیرہ کو اسم کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

- **شخص کی چند مثالیں** یہ ہوں گی: محمد مریم استاد مصنف
  غور کریں کہ اس شخص کا نام مخصوص (محمد / مریم) یا (استاد / مصنف) عام ہو سکتا ہے۔
- **جگہ (Place) کی چند مثالیں** یہ ہوں گی: مصر عرب اسکول اسٹور
  دوبارہ غور کریں کہ کسی بھی جگہ کا نام مخصوص (مصر / عربیہ) یا عام (اسکول / سٹور) ہو سکتا ہے۔
- **چیز کی چند مثالیں** یہ ہوں گی: کتاب قلم کیمرے ٹیبل
  ایک چیز ایک مادی چیز ہے جسے چھوا جا سکتا ہے (اوپر کی مثالیں دیکھیں)۔
- ایک **خیال (Idea) کی چند مثالیں** یہ ہوں گی: انصاف خوشی تعلیم اقتدار
  خیالات چیزوں سے مختلف ہوتے ہیں کہ وہ تجریدی اور غیر محسوس ہوتے ہیں – ایسی چیزیں کو چھو نہیں ہو سکتیں۔
- **اسم کی خصوصیت (Adjective) کی چند مثالیں** یہ ہوں گی: لمبا مختصر بورنگ دلچسپ
  صفت وہ الفاظ ہیں جو دوسرے الفاظ کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
- **متعلق فعل کی خصوصیات کی (Adverb) چند مثالیں** یہ ہوں گی: آہستہ آہستہ جلدی سے آہستہ سے خوشی سے
  یہ وہ الفاظ ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ ایک عمل کیسے ہوا۔ وہ عام طور پر - ly میں ختم ہوتے ہیں۔ (Slowly)

1.4 فعل:

کسی کام کرنا یا ہونا کسی زمانے میں پایا جائے تو اسے فعل کہتے ہیں۔ یہ کام ماضی، حال یا مستقبل میں ہو سکتا ہے۔

- **فعل ماضی:** یہ ایسا فعل ہے جو کہ ماضی میں مکمل ہو چکا ہے
  فعل ماضی کی چند مثالیں: وہ رک گیا۔ اس نے دیا تھا۔
- **فعل مضارع:**
  - **فعل حال:** یہ ایسا فعل ہے جو جاری ہے یہ فعل حال میں انجام دیا جاتا ہے

فعل حال کی چند مثالیں: وہ تلاش کرتا ہے۔ وہ سیکھتا ہے

- **فعل مستقبل:** یہ ایسا فعل ہے جو ابھی تک انجام نہیں دیا گیا:اسے مستقبل مین انجام دیا جائے گا۔

مستقبل کے دور کی چند مثالیں: وہ کامیاب ہو گا۔ وہ ہار مان لے گا۔

- **اسم اور فعل کی پہچان:** یہ جاننے کے لیے کہ کوئی لفظ اسم ہے یا فعل اس لفظ سے پہلے میں (ضمیر)لگائیں۔اگر میں کے اضافے کے بعد بات سمجھ میں آرہی ہو تو وہ فعل ہو گا۔

آیئے ہم لفظ "آیا" کو جانچتے ہیں۔→ میں آیا→ یہ معنی رکھتا ہے،لہذا "آیا"a ہے۔فعل

آیئے ہم لفظ "آئس کریم" کو جانچتے ہیں۔→I آئس کریم→ اس کا کوئی مطلب نہیں ہے،لہذا "آئس کریم ہے۔ایک فعل نہیں ہے

1.5 **حرف:** وہ لفظ جن کے اپنے کوئی معنی نہیں ہوتے۔لیکن کسی اسم یا فعل کے ساتھ جڑ کر با معنی بن جاتا ہے۔حرف کہلاتے ہیں۔اس کی تعریف یوں بھی کی جاسکتی ہے۔وہ لفظ جو اسم ہوتا ہے نہ ہی فعل، حرف کہلاتا ہے

حرف کی چند مثالیں: کو سے میں کے ساتھ تک اگر

مثال کے طور پر، "میں سے آیا" ایک نامکمل بات ہے سے ایک حرف ہے۔جو کہ بے معنی لفظ ہے۔اور با معنی بننے کے لیے اسے کسی **اسم یا فعل کی ضرورت پڑتی ہے۔میں گھر سے آیا ایک مکمل جملہ ہے کیونکہ ایک اسم (گھر) نے اسے با معنی بنا دیا ہے۔**

1۔ **مشق:** مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اسم، فعل اور حرف کی نشاندہی کریں۔

ہم نے مہمانوں کو کھانے پر مدعو کیا۔وہ جلدی پہنچ گئے۔میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ انہیں پھل اور مشروبات دے اور میں نے تندور میں چکن جلدی سے ڈال دیا۔ اس نے سفید قالین پر ٹرے گرادی اور مشروبات گر گئے۔آج پھر مہمان آرہے ہیں۔میں اسے یاد دلاؤں گا کہ اس بار ٹرے کو احتیاط سے لے جائے۔

باب:1&2 ذہن نشین کریں

اَبٌ۔آبَاءٌ والد	اُمٌّ۔اُمَّھَاتٌ والدہ	زَوْجٌ۔اَزْوَاجٌ شوہر/بیوی	رَجُلٌ۔رِجَالٌ مرد	اِمْرَاَةٌ۔نِسَاءٌ عورت
وَلَدٌ۔اَوْلَادٌ لڑکا/بچہ	بِنْتٌ۔بَنَاتٌ بچی/بیٹیاں	ذُرِّيَّةٌ نسل	ابْنٌ۔اَبْنَاءٌ/بَنُوْنٌ بیٹا۔بچہ	اَخٌ۔اِخْوَانٌ۔اِخْوَةٌ بھائی
اُخْتٌ۔اَخَوَاتٌ بہن	تَنْزِيْلٌ وحی	صَدْرٌ۔صُدُوْرٌ سینہ	فَمٌ۔اَفْوَاهٌ منہ	لِسَانٌ۔اَلْسِنَةٌ زبان
بِنَاءٌ/بُنْيَاءٌ۔اَبْنِيَةٌ عمارت/بنیاد	وَجْهٌ۔وَجُوْدٌ چہرہ	قَلْبٌ۔قُلُوْبٌ دل	فُؤَادٌ۔اَفْئِدَةٌ دل/عقل	وَرَقَةٌ۔اَوْرَاقٌ ورق/پتا
بَيْتٌ۔بُيُوْتٌ گھر	بَابٌ۔اَبْوَابٌ دروازہ	غُرْفَةٌ۔غُرَفٌ/غُرُفَاتٌ کمرہ	قَلَمٌ۔اَقْلَامٌ قلم	كِتَابٌ۔كُتُبٌ کتاب
حَيَاةٌ زندگی	مَاءٌ پانی	كَلِمَةٌ۔كَلِمَاتٌ لفظ	قَرْيَةٌ۔قُرًى بستی	مَكَانٌ۔اَمَاكِنُ جگہ

اس لغت کے علاوہ مندرجہ ذیل دی گئی فہرست کے اجزاء کو بھی ذہن نشین کریں۔

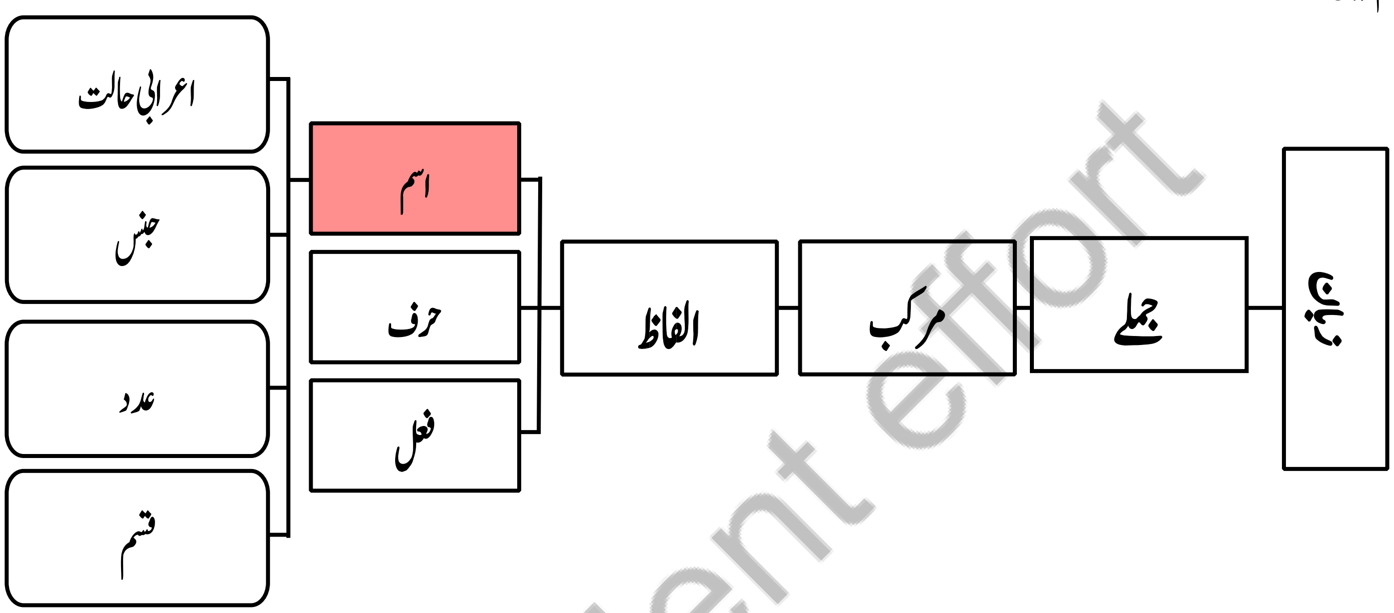
- مُسلم چارٹ: بھاری ہلکا
- ضمائر
- حروف جر
- حروف نصب
- خاص مضاف
- پانچ خاص اسم (اسماء خمسۃ)

باب 2-اعراب

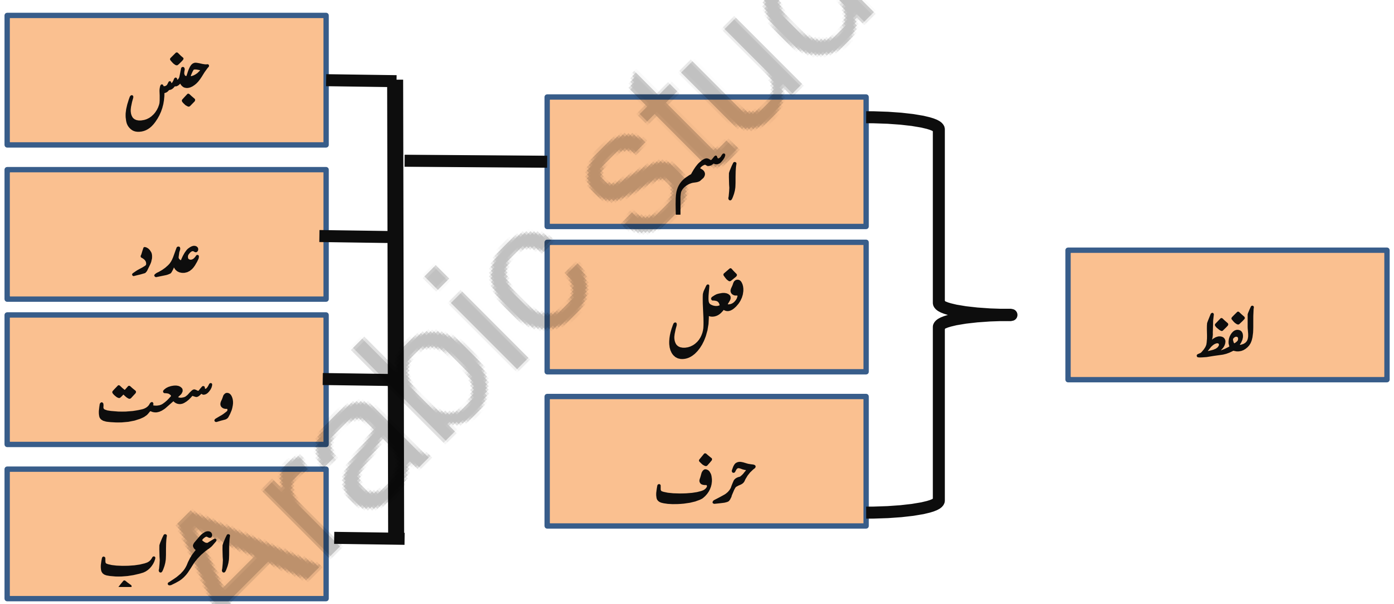
2.1 تعارف: قرآن مجید کا ہر لفظ تین میں سے کسی ایک کیٹا گری کا حصہ ہوتا ہے۔یعنی قرآن کا حرف لفظ

- اسم ہوتا ہے یا
- فعل ہوتا ہے یا
- حرف ہوتا ہے

الفاظ کی تین اقسام میں سے، ہم سب سے پہلے "اسم" کا مطالعہ کریں گے۔ ہر اسم کی چار خصوصیات ہوتی ہیں۔ یہ چار خصوصیات، اعرابی حالت اعراب، جنس، عدد اور قسم ہیں۔



2.2 اعرابی حالت:



"اعرابی حالت" اسم کی چار خصوصیات میں سے پہلی خاصیت ہے۔ یہ جملے میں "اسم" کے کردار کی وضاحت کرتی ہے۔ عربی میں ایک اسم کی تین اعرابی حالتیں ہوسکتی ہیں۔ اعرابی حالت کا انحصار، جملے میں اسم کے کردار پر ہوتا ہے۔

2.3 اعرابی حالت نمبر 1-رفع (فاعل): کسی بھی فعل کو سرانجام دینے والا فاعل کہلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیے۔

میں نے بہت زیادہ چاکلیٹ کھائی۔

اس جملے میں "کھائی" ایک فعل ہے۔ اب آپ خود سے پوچھیں کہ کھانے کا کام کس نے کیا؟ اس جملے میں متکلم "میں" نے کھانے کا کام کیا، چنانچہ "میں" فاعل ہے۔

میرا دانت درد کر رہا ہے۔

یہاں پر "درد کر رہا ہے" ایک فعل ہے۔ اب آپ خود سے سوال کیجئے کہ درد کرنے کا کام کون سر انجام دے رہا ہے؟ یقیناً آپ کا جواب "دانت" ہو گا۔ یوں اس جملے میں "دانت" فاعل ہے۔

ڈاکٹر نے مجھے دوا دی۔

یہاں "دی" فعل ہے۔ خود سے سوال کیجئے کہ دوا کس نے دی؟ چونکہ ڈاکٹر نے دوا دینے کا کام کیا، اس لیے "ڈاکٹر" فاعل

❖ **کسی بھی جملے میں "فاعل" کی تلاش کے دو مراحل ہیں:**

1. سب سے پہلے "فعل" تلاش کیجئے۔
2. پھر خود سے سوال کیجئے کہ "فعل کون سر انجام دے رہا ہے؟"

یہ بات ذہن میں رہے کہ "فاعل" کوئی غیر انسانی مخلوق بھی ہو سکتی ہے۔

رفع کسی بھی اسم کی طے شدہ (default) اعرابی حالت ہے۔ اگر اسم کے پاس کسی دوسری اعرابی حالت اپنانے کی وجہ موجود نہ ہو تو اسم حالتِ رفع میں ہی رہتا ہے۔

فاعل ہمیشہ حالتِ رفع میں ہوتا ہے۔ حالتِ رفع کو عربی میں "مَرْفُوْعٌ" کہتے ہیں۔

2.4 اعرابی حالت نمبر 2- نصب (تفصیل):

تفصیل سے مراد فعل کے متعلق اضافی معلومات ہے۔

❖ **کسی بھی جملے میں "فعل کی تفصیل" کی تلاش کے دو مراحل ہیں:**

- جملے میں فعل اور فاعل تلاش کیجئے۔
- اس کے علاوہ باقی سب کچھ فعل کی تفصیل ہو گی۔

احمد نے گزشتہ روز گھر پر خوشی سے چاکلیٹ کھائی کیونکہ وہ بھوکا تھا۔

فاعل کب کہاں کیسے کیا فعل کیوں

فعل کی تفصیل ہمیشہ حالتِ نصب میں ہوتی ہے۔ حالت نصب کو عربی اصطلاح میں "منصوب" کہتے ہیں۔

2.5 اعرابی حالت نمبر 3- جَر (کا/کے/کی سے پہلے):

اس سے مراد وہ الفاظ ہیں جو "کا/کے/کی" سے پہلے آتے ہیں۔ "کا/کے/کی" دراصل دو اسموں کے درمیان ملکیت اور تعلق کو بیان کرتے ہیں۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں:

بادشاہ کا مشیر

اس مرکب میں "کا" بادشاہ اور مشیر کے درمیان تعلق واضح کر رہا ہے۔ اور لفظ "بادشاہ" کا سے پہلے آنے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

لیکن بعض اوقات یہ تعلق ظاہری طور پر "کا/کے/کی" کی صورت میں واضح نہیں ہوتا بلکہ ایسے ضمائر (مثلاً: اپنا/اپنی، میرا/میری،، ہمارا/ہماری) استعمال کیے جاتے ہیں جن میں "کا/کے/کی" پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ ضمائر حالت جر میں ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر،

میری کتاب

اس مثال میں لفظ "میری" دراصل "کا / کے / کی") جو کہ اس مثال میں پوشیدہ ہے (سے پہلے آنے والا اسم ہے اور عربی گرامر کی رو سے یہ حالتِ جر میں ہے۔

عربی گرامر کی رو سے کا / کے / کی سے پہلے آنے والے الفاظ ہمیشہ حالتِ جر میں ہوتے ہیں۔ حالتِ ر کو عربی اصطلاح میں "مجرور" کہتے ہیں۔

مشق: 1 اسم کی اعرابی حالت (رفع، نصب، جر) کی نشاندہی کیجئے۔

استاد کمرہ جماعت میں داخل ہوا۔ اس کا شاگرد آرام سے سو رہا تھا۔ اُس نے ایک پنسل پھینکی، اور شاگرد اچانک جاگ اُٹھا۔ اگلے دن شاگرد کی والدہ نے استاد کو بلایا اور غصے سے باز پُرس کی۔ اُستاد نے اپنی نوکری کھو دی۔

2.6 اعرابی حالت کی پہچان؟

- اردو میں ہم معانی کی بنیاد پر اعرابی حالت کا بآسانی تعین کر لیتے ہیں۔ تاہم عربی میں اعرابی حالت کا تعین الفاظ کے اختتام پر مخصوص نشانیوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔
- جیسا کہ آپ جانتے ہیں، کہ عربی میں اعرابی حالت کی تین اقسام ہیں۔ تاہم، ان کی نشانیاں تین سے زیادہ ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ کسی بھی لفظ کی اعرابی حالت کی نشاندہی کے تین سے زیادہ طریقے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر اعرابی حالت، تعداد اور جنس کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے۔
- اسم کی اعرابی حالت کا تعین کرتے وقت یہ بات ذہن میں رہے کہ ہمیں لفظ کے "اختتام" پر توجہ دینی ہے۔

اس اختتام کی دو اقسام ہیں۔ اختتام آواز اور * اختتام حروف۔) * لفظ کے آخر میں چند مخصوص حروف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

- اعرابی حالتیں تعداد (واحد / تثنیہ / جمع) اور جنس (مذکر / مونث) کی بنیاد پر تبدیل ہوتی ہیں۔
- ذیل میں دیے گئے چارٹ کو دیکھیے اور غور کیجئے کہ تعداد اور جنس کے اختلاف سے الفاظ کس طرح نئی صورت اختیار کرتے ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
رفع	مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمُوْنَ
نصب	مُسْلِمًا	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ
جر	مُسْلِمٍ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ

لفظ "مسلم" کی بنیاد پر ہم چارٹ بنائیں گے۔ آخری حرف جو کہ مثال میں "م" ہے کے بعد آنے والے تمام (اضافی) حروف یا حرکات، اعرابی حالت کی نشانی ہوں گی۔

مندرجہ ذیل چارٹ یاد کیجئے۔

	واحد مونث	تثنیہ مونث	جمع مو نث
رفع	مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَتَانِ	مُسْلِمَاتٌ
نصب	مُسْلِمَةً	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَاتٍ
جر	مُسْلِمَةٍ	مُسْلِمَتَيْنِ	مُسْلِمَاتٍ

یاد رکھیں کہ **تنوین (فتحہ/زبر)** صرف "**ءٍ**"، "**ةٍ**" یا "**ا**" کے ساتھ آسکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ **مُسْلِمًا** کے آخر میں حالت نصب کے آخر میں **ا** کا اضافہ کیا گیا ہے۔

آیئے اب ہم ہر اعرابی حالت اور اس کی، تعداد اور جنس کی بنیاد پر مختلف نشانیوں کا تفصیلی جائزہ لیں۔

2.6a واحد اسم: لفظ "مسلم" کو ہم بطورِ مثال لیں گے۔اس کے آخری حرف پر آنے والی حرکت، اسم کی اعرابی حالت کی نشانی ہے۔ اسے "اختتامی آواز" کہتے ہیں۔

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُسْلِمٌ
نصب	مُسْلِمًا
جر	مُسْلِمٍ

کسی بھی واحد لفظ کو مونث بنانے کے لیے اس کے آخر میں "**ة**" کا اضافہ کیجئے۔ہم لفظ "**مُسْلِمَةٌ**" کو بطورِ مثال لیں گے۔اس کے آخری حرف یعنی "**ة**" پر آنے والی حرکت اس کی اعرابی حالت کی نشاندہی کرے گی۔

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُسْلِمَةٌ
نصب	مُسْلِمَةً
جر	مُسْلِمَةٍ

*یاد رکھیے کہ جب بھی کسی لفظ کے اختتام پر ۃ کا اضافہ کیا جاتا ہے تو "**ة**" سے پہلے آنے والے حرف پر ہمیشہ فتحہ (زبر) آئے گی۔

2.6b تثنیہ اسم: لفظ "مسلم " کو ہم بطورِ مثال لیں گے۔ اصل لفظ (**مسلم**) کے علاوہ تمام اضافی حروف دراصل اس کی اعرابی حالت کی نشانی ہوں گی۔ اسے "اختتامی حروف "کہتے ہیں۔

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُسْلِمَانَ
نصب	مُسْلِمَيْنِ
جر	مُسْلِمَيْنِ

آپ نے دیکھا ہو گا کہ حالتِ نصب اور حالتِ جر میں کوئی فرق نہیں۔ ان کے درمیان فرق کا تعین صرف سیاق وسباق سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ مرکبات اور جملوں کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ بآسانی حالتِ نصب اور حالت جر میں فرق کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مؤنث تثنیہ: مونث کو تثنیہ بنانے کے لیے "**مسلمة**" کے آخر میں ان کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ تاہم رسمُ الخط کے اصول کے مطابق "**ة**" کے ساتھ کسی بھی قسم کے حرف کا اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس مقصد کے لیے "**ة**" کھلی **ت** میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُسْلِمَتَانَ
نصب	مُسْلِمَتَيْنِ
جر	مُسْلِمَتَيْنِ

یادرکھیں کہ ت پر ہمیشہ فتحہ (زبر) آئے گی۔

2.6c جمع اسم: جمع کی دو اقسام ہیں: جمع مذکر سالم اور جمع مونث سالم۔

- **جمع مذکر سالم:** تثنیہ کی طرح، جمع کی نشاندہی "اختتامی حروف" سے ہی ہوتی ہے۔

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُسْلِمُوْنَ
نصب	مُسْلِمِيْنَ
جر	مُسْلِمِيْنَ

غور کیجئے کہ لفظ "**مسلم** " اپنی اصل حالت میں ہی موجود ہے۔ اختتام حروف کی وجہ سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ یادرکھیے کہ حالت رفع میں **م** پر ضمہ (پیش) جبکہ حالت نصب اور جر میں م پر کسرۃ زیر آتی ہے۔ مزید یہ کہ، حالت نصب اور حالت جر میں کوئی فرق نہیں۔ اس فرق کا تعین صرف سیاق وسباق سے ہی کیا جاسکتا ہے۔

- **جمع مونث :** تثنیہ اور جمع مذکر کی طرح ہی، جمع مونث کی پہچان بھی "اختتامی حروف" سے ہوتی ہے۔

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُسْلِمَاتٌ
نصب	مُسْلِمَاتٍ
جر	مُسْلِمَاتٍ

یاد رکھئے کہ م پر تمام حالتوں میں ہی فتحہ زبر آئے گی۔ یہ بھی دیکھیے کہ حالت نصب اور حالت جر میں کوئی فرق نہیں۔ اس فرق کا تعین صرف متن سے ہی کیا جا سکتا ہے۔
اب جبکہ آپ اعرابی حالت کی تمام نشانیوں سے واقفیت حاصل کر چکے ہیں، اب آپ کو عربی میں الفاظ کی اعرابی حالت کا تعین کرنے کے قابل ہو جانا چاہیے۔
یہ بات ذہن میں رہے کہ کسی بھی لفظ کی اعرابی حالت کا تعین کرتے وقت "اختتامی آواز" سے پہلے "اختتامی حروف" کو تلاش کرنا چاہیے۔
یہ بھی یاد رہے کہ واحد (مذکر / مونث) اور تثنیہ (مذکر / مونث) کی اختتامی آوازوں اور اختتامی حروف میں کوئی فرق نہیں۔ لہٰذا **مسلم** چارٹ کو مزید سادہ انداز میں یوں لکھا جا سکتا ہے:

	واحد	تثنیہ	جمع مذکر	جمع مونث
رفع	مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمَاتٌ
نصب	مُسْلِمًا	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمَاتٍ
جر	مُسْلِمٍ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمَاتٍ

مشق:2 لفظ "**مسلم**" کی اعرابی حالت * حالت رفع، نصب، جر کی نشاندہی کیجئے

مُسْلِمًا	ر/ن/ج	مُسْلِمَاتٌ	ر/ن/ج
مُسْلِمَيْنِ	ر/ن/ج	مُسْلِمَانِ	ر/ن/ج
مُسْلِمُوْنَ	ر/ن/ج	مُسْلِمَاتٍ	ر/ن/ج
مُسْلِمِيْنَ	ر/ن/ج	مُسْلِمَتَانِ	ر/ن/ج

مشق:3 لفظ "**مسلم**" کی اعرابی حالت کی نشاندہی کیجئے؟ نیز اسے عربی میں بھی لکھ کر دکھائیے۔

حالت رفع (ر)، حالت نصب (ن)، حالت جر (ج)

- ایک مسلم عورت نے سفر کیا۔ ر/ن/ج ________________
- ایک مسلم کا دین اسلام ہے۔ ر/ن/ج ________________
- میں ایک مسلم عورت سے ملا۔ ر/ن/ج ________________
- مسلمانوں کا دین اسلام ہے۔ ر/ن/ج ________________
- دو مسلمانوں نے سفر کیا۔ ر/ن/ج ________________
- مسلمانوں نے سفر کیا۔ ر/ن/ج ________________
- میں ایک مسلم سے ملا۔ ر/ن/ج ________________
- دو مسلمانوں کا دین اسلام ہے۔ ر/ن/ج ________________
- میں مسلمانوں سے ملا۔ ر/ن/ج ________________
- ایک مسلم عورت کا گھر صاف ہے۔ ر/ن/ج ________________

2.7 ہلکا اور بھاری:

- اسم کا ہلکا یا بھاری پن، اسم کی چار خصوصیات میں شامل نہیں۔ بلکہ یہ اسم کی اعرابی حالت کا ہی ذیلی موضوع ہے۔ اب جبکہ آپ اسم کی اعرابی حالت کی مختلف نشانیوں سے واقفیت حاصل کر چکے ہیں، اب ہم ان نشانیوں کی مختلف حالتوں کا جائزہ لیں گے۔
- غور کیجئے کہ مسلم چارٹ میں ہر لفظ خواہ وہ اختتامی آواز ہو یا اختتامی حروف، **ن** کی آواز پر ختم ہوتا ہے۔ یہ تمام الفاظ "بھاری" ہیں۔

عام طور پر الفاظ "بھاری" ہوتے ہیں۔ کسی بھی لفظ کو ہلکا بنانے کے لیے ن کی آواز کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔

- **اس کا طریقہ درج ذیل ہے:**

• جو الفاظ تنوین پر ختم ہوتے ہیں، انہیں واحد حرکت میں تبدیل کر دیں۔ مثال کے طور پر، **مُسْلِمٌ** کو **مُسْلِمُ** میں تبدیل کیا جائے گا۔ اسی طرح لفظ **مُسْلِمَاتٌ**، **مُسْلِمَاتُ** بن جائے گا۔

• اگر کوئی لفظ، حرف **ن** پر ختم ہو تو **ن** کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، **مُسْلِمُوْنَ**، **مُسْلِمُوْا** بن جائے گا۔

ذیل میں ہلکا مسلم چارٹ دیا گیا ہے۔

بھاری اسم

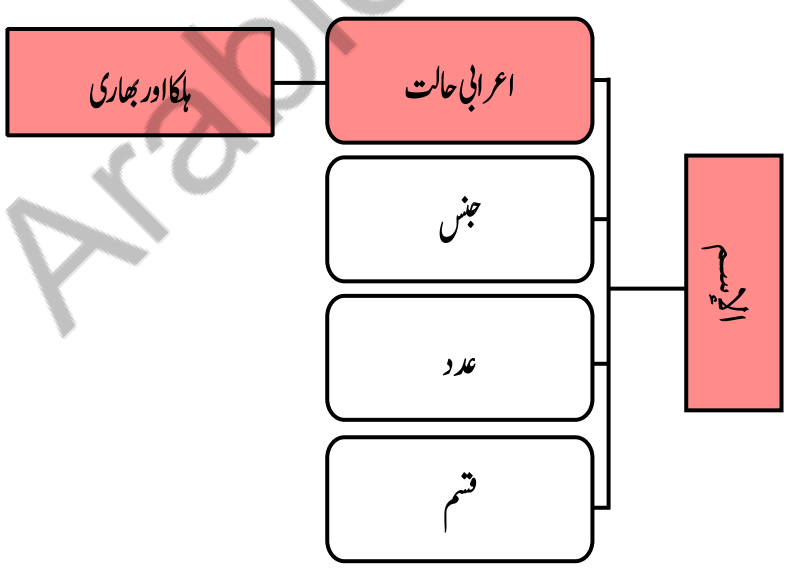
	رفع	نصب	جر
مفرد	مُسْلِمٌ	مُسْلِمًا	مُسْلِمٍ
مثنی	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمَيْنِ
جمع	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ

ہلکا اسم

	رفع	نصب	جر
مفرد	مُسْلِمُ	مُسْلِمَ	مُسْلِمِ
مثنی	مُسْلِمَا	مُسْلِمَیْ	مُسْلِمَیْ
جمع	مُسْلِمُوْ	مُسْلِمِیْ	مُسْلِمِیْ

	رفع	نصب	جر
مفرد	مُسْلِمَةُ	مُسْلِمَةَ	مُسْلِمَةِ
مثنی	مُسْلِمَتَا	مُسْلِمَتَيْ	مُسْلِمَتَيْ
جمع	مُسْلِمَاتُ	مُسْلِمَاتِ	مُسْلِمَاتِ

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ عام طور پر اسم "بھاری" ہوتے ہیں۔ کوئی بھی اسم بغیر کسی وجہ کے ہلکا نہیں ہوتا۔ ان وجوہات کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔



یاد رکھیے کہ جب کسی لفظ پر ال آجائے تو ہلکے اور بھاری پن کا سوال ہی غیر متعلقہ ہو جاتا ہے۔

کیونکہ ال کو تنوین پسند نہیں۔ تنوین اور ال بیک وقت نہیں آسکتے۔ مثال کے طور پر، **اَلْمُسْلِمٌ** گرامر کی رو سے درست نہیں۔ آپ صرف **اَلْمُسْلِمُ** کہہ سکتے ہیں۔ دوسری طرف، جو الفاظ **ن** پر ختم ہوتے ہیں، **ال** آنے کے بعد بھی ان کا **ن** برقرار رکھا جاتا ہے۔ لفظ **اَلْمُسْلِمُوْنَ** درست ہے، اس کا **ن** گرانے کی ضرورت نہیں۔

مشق نمبر4 ذیل میں دیے گئے الفاظ میں سے ہلکے (ہ)، بھاری (ب) اور غیر متعلقہ (غ) الفاظ کی نشاندہی کیجئے؟

الفاظ	ہلکا/ بھاری/ غیر متعلقہ	الفاظ	ہلکا/ بھاری/ غیر متعلقہ
عَصْفٍ	ہ/ب/غ	مَغَانِمَ	ہ/ب/غ
سَبِيْلَ	ہ/ب/غ	مُتَّقِيْنَ	ہ/ب/غ
مُهْلِكُوْ	ہ/ب/غ	مُبِيْنًا	ہ/ب/غ
مَسَاجِدَ	ہ/ب/غ	السَّمٰوٰتِ	ہ/ب/غ

2.8 اسم کی لچک:

- "لچک" کا موضوع اسم کی چار خصوصیات میں سے نہیں، بلکہ یہ اعرابی حالت کا ہی ایک ذیلی موضوع ہے۔ ہلکے اور بھاری پن کی طرح، یہ بھی الفاظ کی اعرابی حالت اور ان کی مختلف نشانیوں سے تعلق رکھتا ہے۔
- "لچک" کی بحث صرف ان الفاظ سے تعلق رکھتی ہے جو "اختتامی آواز" پر ختم ہوتے ہیں۔
- لہذا اسم کی لچک کے لیے مسلِم چارٹ کے درج ذیل الفاظ ہی ہماری توجہ کا مرکز ہوں گے۔

	واحد	تثنیہ	جمع مذکر	جمع مونث
رفع	مُسْلِمٌ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمَاتٌ
نصب	مُسْلِمًا	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمَاتٍ
جر	مُسْلِمٍ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمَاتٍ

- **اسم کی لچک کی تین اقسام ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں:**
  - مکمل لچک دار۔ معرب/ منصرف اسم
  - نیم لچک دار۔ ممنوع من الصرف۔ غیر منصرف اسم
  - غیر لچکدار۔ مبنی اسم

ہم نیم لچک دار کا مطالعہ سب سے آخر میں کریں گے کہ یہ زیادہ توجہ طلب موضوع ہے۔

2.8a **مکمل لچک دار۔ معرب / منصرف اسم:** کسی بھی لفظ کی طے شدہ (Default) حالت ہے۔ یہ سب سے وسیع قسم ہے۔ مکمل لچکدار الفاظ وہ الفاظ ہیں جو **مسلم** چارٹ کے مطابق تینوں اعرابی حالتوں کو ظاہر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

مکمل لچکدار الفاظ کا اختتام:

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُسْلِمٌ
نصب	مُسْلِمًا
جر	مُسْلِمٍ

تینوں اعرابی حالتوں کا اختتام منفرد انداز سے ہوتا ہے۔

2.8b **غیر لچکدار۔ مبنی اسم:** یہ الفاظ، مکمل لچکدار الفاظ کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔ یہ اپنی اعرابی حالت کو ظاہر نہیں کرتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حالت رفع، حالت نصب اور حالت جر میں بالکل ایک جیسے ہی دکھائی دیتے ہیں۔

- وہ الفاظ جو الف مقصورۃ (ی) یا الف (ا) پر ختم ہوں مثلاً **مُوسٰی، هُدًی** اور **زَكَرِيَّا** وغیرہ
- **تمام اسمائے اشارہ:** وہ الفاظ جو اشارہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں (خواہ واحد ہوں یا جمع
- **اسمائے موصولہ:** غیر لچک دار ہوتے ہیں
- **ہم اسماء کی مختلف اقسام:** کا مطالعہ بعد میں کریں گے۔ ابھی کے لیے، آپ انہیں ذہن نشین کیجئے اور یہ بات یاد رکھیے کہ یہ ہمیشہ غیر لچک دار ہوتے ہیں۔

اسماء اشارہ		اسماء موصولہ	
هذا	ذالک	الذی	الذین
هٰذِهِ	تلک	التی	الاتی/الواتی/الائی
هٰؤلاءِ	اولائک	ما	من

- غیر لچکدار الفاظ کا اختتام بالکل ایک ہی انداز سے ہوتا ہے اور محض لفظ کو دیکھ کر اسکی اعرابی حالت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	مُوسیٰ
نصب	مُوسیٰ
جر	مُوسیٰ

تینوں اعرابی حالتوں کا اختتام ایک جیسا ہے

2.8c نیم لچک دار۔ ممنوع من الصرف۔ غیر منصرف اسم:

- الفاظ کی وہ قسم ہے جو صرف دو صورتوں میں ہی اپنی اعرابی حالت کا اظہار کر سکتی ہے۔
- ایک نیم لچکدار لفظ پر صرف پیش یا زبر ہی آسکتی ہے۔
- نیم لچکدار الفاظ پر کبھی بھی تنوین نہیں آتی۔
- ان الفاظ پر حالت رفع میں واحد ضمہ (پیش) اور حالت نصب اور حالت جر میں واحد فتحہ (زبر) آتی ہے۔
- نیم لچکدار الفاظ کا اختتام اس طرح ہوتا ہے:

اعرابی حالت	اختتام آواز
رفع	يُوْسُفُ
نصب	يُوْسُفَ
جر	يُوْسُفَ

غور کیجئے کہ حالت نصب اور حالت جر میں کوئی فرق نہیں۔ ہم یہی مسئلہ پہلے بھی تثنیہ اور جمع الفاظ کی مرتبہ دیکھ چکے ہیں۔

غیر لچکدار الفاظ کے مقابلے میں، نیم لچک دار الفاظ کبھی کبھار مکمل لچکدار بھی بن جاتے ہیں۔

یعنی ہم نیم لچکدار الفاظ کے ساتھ حالت جر میں کسرہ (زیر) دیکھ سکتے ہیں۔ ایک نیم لچکدار لفظ دو طریقوں سے مکمل لچکدار بنایا جاسکتا ہے:

- اس کے ساتھ **ال** کا اضافہ کرکے۔
- لفظ کو مضاف بنا کر۔ (اس کی وضاحت آنے والے باب میں کی جائے گی۔)

نیم لچک دار الفاظ کی پہچان کیسے کی جائے؟

نیم لچکدار الفاظ کی کوئی واضح نشانی موجود نہیں۔ عربی لغت سے بڑھتی واقفیت، آپ کو نیم لچکدار الفاظ پہچاننے کا عادی بنادے گی۔ تاہم نیم لچک دار الفاظ کی چند اقسام، اس کی شناخت میں مدد دے سکتی ہے۔

- **غیر عرب نام:** غیر عرب نام نیم لچکدار ہوتے ہیں۔ خالص عربی نام مکمل لچکدار ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں چار عرب انبیاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت **مُحَمَّدٌ ﷺ**، **هُوْدٌ علیہ السلام**، **صَالِحٌ علیہ السلام** اور **شُعَيْبٌ علیہ السلام** عرب انبیاء ہیں۔ نیچے دیے گئے چارٹ کو دیکھئے۔ تمام اعرابی حالتوں میں نیم لچکدار اور مکمل لچکدار الفاظ کے درمیان موجود فرق پر غور کیجئے۔

رفع	نصب	جر	
يُوْسُفُ	يُوْسُفَ	يُوْسُفَ	نیم لچکدار
إِبْرَاهِيْمُ	إِبْرَاهِيْمَ	إِبْرَاهِيْمَ	
يَعْقُوْبُ	يَعْقُوْبَ	يَعْقُوْبَ	

رفع	نصب	جر	مکمل لچکدار
مُحَمَّدٌ	مُحَمَّدًا	مُحَمَّدٍ	
هُوْدٌ	هُوْدًا	هُوْدٍ	
صَالِحٌ	صَالِحًا	صَالِحٍ	
شُعَيْبٌ	شُعَيْبًا	شُعَيْبٍ	

وہ تین حرفی نام جن کے درمیان والے حرف پر سکونِ آئے، ہمیشہ مکمل لچکدار ہوتے ہیں، خواہ وہ غیر عرب الفاظ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ اصول ہمیشہ لاگو ہوتا ہے۔

رفع	نصب	جر
نُوْحٌ	نُوْحًا	نُوْحٍ
لُوْطٌ	لُوْطًا	لُوْطٍ

مونث اور منفرد مذکر نام

تمام مونث نام نیم لچک دار ہوتے ہیں۔ وہ مذکر نام جن کے متبادل مونث نام نہیں ہوتے، ہمیشہ نیم لچک دار ہوتے ہیں۔ نیچے ان کی مثالیں دی گئی ہیں۔ انہیں ذہن نشین کیجئے۔ باقی نام ہم تب یاد کریں گے جب ہمارا ان سے سامنا ہو گا۔

رفع	نصب	جر
عَائِشَةُ	عَائِشَةَ	عَائِشَةَ
زَيْنَبُ	زَيْنَبَ	زَيْنَبَ

رفع	نصب	جر
حَمْزَةُ	حَمْزَةَ	حَمْزَةَ
عُثْمَانُ	عُثْمَانَ	عُثْمَانَ

یہ بات ذہن میں رہے کہ تین حرفی نام جن کے درمیان والے حرف پر سکون آئے، ہمیشہ مکمل لچک دار ہوتے ہیں۔

3۔ جگہوں کے نام

جگہوں کے نام نیم لچک دار ہوتے ہیں۔

رفع	نصب	جر
مَكَّةُ	مَكَّةَ	مَكَّةَ
جَهَنَّمُ	جَهَنَّمَ	جَهَنَّمَ
يَثْرِبُ	يَثْرِبَ	يَثْرِبَ

کچھ جگہوں کے نام کے ساتھ ال آتا ہے۔ ایسے نام مکمل لچک دار ہوتے ہیں۔

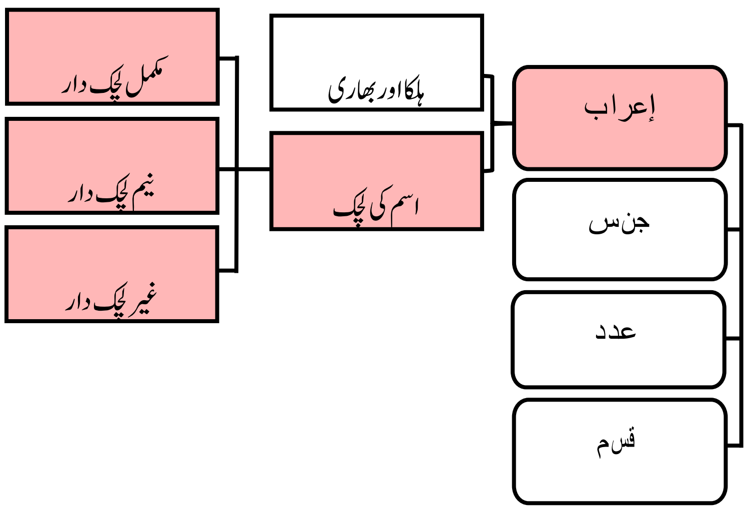
رفع	نصب	جر
العِرَاقُ	العِرَاَ	العِرَاقِ
الهِنْدُ	الهِنْدَ	الهِنْدِ

جگہوں کے تین حرفی نام جن کے درمیان والے حرف پر سکون آئے، مکمل لچک دار ہوتے ہیں ۔

رفع	نصب	جر
عَدْنٌ	عَدْنًا	عَدْنٍ

نیم لچکدار الفاظ کی مخصوص بناوٹ ہوتی ہے۔ ہم ان کا مطالعہ حصہ صرف میں کریں گے۔

یاد رکھیں کہ آپ کی لغت کے مطابق، نیم لچک دار الفاظ کا اختتام واحد اعراب پر ہوتا ہے، تنوین پر نہیں۔ جیسا کہ آپ لغت کو ذہن نشین کرنے کے مرحلے میں ہیں، غور کیجیے کہ کون سے الفاظ نیم لچک دار ہیں۔



مشق:5 مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مکمل، نیم اور غیر لچک دار کی نشاندہی کیجئے۔ نیز وجہ بھی بتائیے۔

الفاظ	لچک	وجہ	الفاظ	لچک	وجہ
مُحَمَّد	مکمل / نیم / غیر		طَلْحَة	مکمل / نیم / غیر	
هُدًى	مکمل / نیم / غیر		صَالِح	مکمل / نیم / غیر	
جَهَنَّم	مکمل / نیم / غیر		نُوح	مکمل / نیم / غیر	
مَكَّة	مکمل / نیم / غیر		عَدْن	مکمل / نیم / غیر	
عُمَر	مکمل / نیم / غیر		زَكَرِيَّا	مکمل / نیم / غیر	

2.9 ضمائر:

اسم کی باقی تین خصوصیات کے مطالعے سے پہلے، آیئے ان اسماء کا مطالعہ کریں جو اوپر بتائے گئے اصولوں کی پابندی نہیں کرتے۔

ضمائر، اسم کی وہ خاص قسم ہے جو طے شدہ اصول کے مطابق اپنی چاروں خصوصیات کو ظاہر نہیں کرتے۔ اس باب میں ہم ضمائر کی دو اقسام کا مطالعہ کریں گے:

- آزاد ضمائر (الضَمَائر المُنفَصلة)
- منسلک ضمائر (الضَمَائر المُتَّصلة)

ہم سیکھیں گے کہ ان میں سے ہر ضمیر کس طرح اپنی اعرابی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ ضمائر، عربی زبان کا نہایت اہم اور لازم حصہ ہیں۔ تقریباً ہر جملے میں ایک ضمیر ضرور موجود ہوتی ہے۔

آزاد ضمائر (الضَّمَائِر المُنْفَصِلة): یہ ضمائر تنہا اور کسی دوسرے لفظ کے ساتھ جڑے بغیر آزادانہ طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ یہ ہمیشہ حالتِ رفع میں

	ضمائر منفصلہ					
	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هُوَ	وہ ایک مرد	هُمَا	وہ دو مرد	هُمْ	وہ سب مرد
مؤنث غائب	هِيَ	وہ ایک عورت	هُمَا	وہ دو عورتیں	هُنَّ	وہ سب عورت
مذکر حاضر	أَنْتَ	تم ایک مرد	أَنْتُمَا	تم دو مرد	أَنْتُمْ	تم سب مرد
مؤنث حاضر	أَنْتِ	تم ایک عورت	أَنْتُمَا	تم دو عورتیں	أَنْتُنَّ	تم سب عورت
مذکر مونث متکلم	أَنَا	میں	نَحْنُ	ہم دونوں	نَحْنُ	ہم سب

ہوتے ہیں۔ آزاد ضمائر معرفہ ہوتے ہیں۔ ضمائر کی جنس اور تعداد کی شناخت ان کے معانی کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

ضمائر یاد کریں

	ضمائر منفصلہ					
	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هُ	اس کا	هُمَا	ان دو کا	هُمْ	ان سب کا
مؤنث غائب	هَا	اس کا	هُمَا	ان دو کا	هُنَّ	ان سب کا
مذکر حاضر	كَ	تمہارا	كُمَا	تم دو کا	كُمْ	تم سب کا
مؤنث حاضر	كِ	تمہارا	كُمَا	تم دو کا	كُنَّ	تم سب کا
مذکر مونث متکلم	يِ	میرا	نَا	ہمارا	نَا	ہم سب کا

ضمائر کی حالت رفع، نصب اور جر

(3)۔ ضمائر کی حالت رفع:

- ضمائر منفصلہ ہمیشہ حالت رفع میں ہوتے ہیں۔

مثلاً: هُوَ، هُمْ، اَنْتَ، اَنْتُمْ، اَنَا، نَحْنُ

(4)ضمائر کی حالت نصب: ضمائر متصلہ حالت نصب میں ہوں گے اگر وہ افعال یا حرف نصب کے آخر میں جڑ کر آئیں۔ مثلاً: هُوَ، هُمْ، اَنْتَ، اَنْتُمْ، اَنَا، نَحْنُ

- **ضمائر متصلہ۔فعل کے ساتھ:** جب متصل ضمائر فعل کے آخر میں جڑتے ہیں تو انکی حالت ہمیشہ حالت نصب ہوتی ہے۔ وہ ضمائر جو فعل کے ساتھ جڑ کر آتے ہیں وہ ہمیشہ مفعول بنتی ہیں۔ مثلاً: خَلَقَكُمْ، ضَرَبَهُ
- **ضمائر متصلہ۔حرف نصب کے ساتھ:** جب متصل ضمائر حرف نصب کے آخر میں جڑتے ہیں تو انکی حالت ہمیشہ حالت نصب ہوتی ہے۔ مثلاً: اِنَّهُ، اَنَّهُ، لَكِنَّهُمْ

(5)ضمائر کی حالت جر: ضمائر متصلہ حالت جر میں ہوں گے اگر وہ اسماء یا حرف جر کے آخر میں جڑ کر آئیں۔ مثلاً: هُوَ، هُمْ، اَنْتَ، اَنْتُمْ، اَنَا، نَحْنُ

- **ضمائر متصلہ۔اسماء کے ساتھ:** وہ ضمائر جو اسم کے جڑ کر آتے ہیں وہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتے ہیں۔ مثلاً رَبِّيْ، كِتَابُنَا
- **ضمائر متصلہ۔حرف جر کے ساتھ:** جب ضمائر حرف جر کے ساتھ جڑ کر آتے ہں وہ حالت جر میں ہوتے ہیں۔ مثلاً: مِنْهُ، فِيهِ، لَهُ

اعرابی حالت کا خلاصہ

اعرابی حالت کی اب تک ہونی والی بحث میں ہم نے دیکھا کہ اعرابی حالت کی تین اقسام ہیں؛ رفع، نصب اور جر جن کی پہچان مختلف نشانیوں سے ہوتی ہے۔ نیچے دیے گئے چارٹ میں اعرابی حالت کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

	اختتامی آواز مکمل لچک دار	اختتامی آواز غیر لچک دار	اختتامی آواز نیم لچک دار	اختتامی حروف تثنیہ	اختتامی حروف جمع مذکر	اختتامی حروف جمع مونث	ضمائر آزاد بمقابلہ منسلک
رفع	مُسْلِمٌ	مُوْسٰى	يُوْسُفُ	مُسْلِمَانِ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمَاتٌ	هُوَ
نصب	مُسْلِمًا	مُوْسٰى	يُوْسُفَ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمَاتٍ	ـهُ / ـه
جر	مُسْلِمٍ	مُوْسٰى	يُوْسُفَ	مُسْلِمَيْنِ	مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمَاتٍ	ـهُ / ـه

یاد رکھیں کہ اعرابی حالت کی مختلف نشانیوں کے مطالعے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہم کسی بھی لفظ کو دیکھ کر اعتماد کے ساتھ درست اندازہ لگا سکیں کہ وہ حالت رفع، حالت نصب یا حالت جر میں ہے

2.10 اعرابی حالت کا عملی جائزہ:

اسم کی باقی تین خصوصیات سے پہلے ہم کچھ ایسے مرکبات کا مطالعہ کریں گے جو کہ اعرابی حالت کا عملی جائزہ لینے میں مدد دیں گے۔ان مرکبات کے مطالعے سے، حالت نصب اور حالت جر میں فرق کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ اور آپ بآسانی اندازہ لگانے کے قابل ہو جائیں گے کہ کہاں حالت نصب متوقع ہوتی ہے اور کس جگہ حالت جر آنے کے امکانات ہوتے ہیں۔

- **مرکب کیا ہے ؟**

کوئی بھی لفظ خواہ اسم ہو، فعل ہو یا حرف ہو جب تن تنہا جملے سے ہٹ کر استعمال ہو رہا ہو تو عربی گرامر کی اصطلاح میں اس لفظ کو 'مفرد' کہتے ہیں مفرد جب مفرد سے ملتا ہے تو مرکب بنتا ہے یعنی: **مفرد + مفرد = مرکب مثلاً: اَلْوَلَدُ+الصَّالِحُ=اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ**

- **مرکب ناقص:** جملے سے کم لیکن ایک سے زائد الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دو یا دو سے زیادہ الفاظ مل کر ایک مرکب بناتے ہیں لیکن اس میں کوئی بھی خیال مکمل نہیں ہوتا۔ مرکب کو بنانے والے الفاظ کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ کبھی کبھار یہ تعلق ایک حرفِ اور ایک اسم یا اسم اورِ اسم کے درمیان ہو سکتا ہے۔

- **عربی زبان میں مرکبات کی پانچ بنیادی اقسام ہیں۔**

1۔ مرکب جارّی

2۔ حرف نصب اور اسکا اسم

3۔ مرکب توصیفی

4۔ مرکب اشاری

5۔ مرکب اضافی

اعرابی حالت کا "عملی جائزہ" لینے کے لیے ہم پہلے تین مرکبات کا مطالعہ کریں گے۔

پہلے دو مرکبات میں حرفِ ِ اور اسم کا آپس میں تعلق ہے جبکہ باقی مرکبات میں اسِم اور اسِم کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے۔

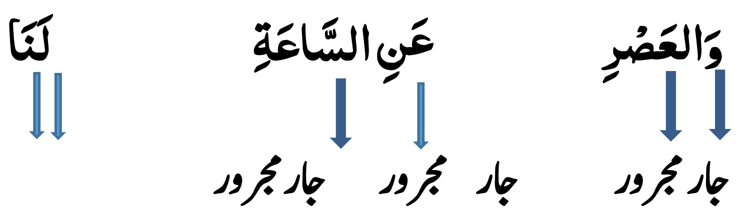
2.11 **مرکب جاری:** ایسا مرکب جس میں ایک لفظ حرف جر اور دوسرا لفظ اسم مجرور ہوتا ہے۔ مرکب جاری کا پہلا جزء حرف جر اور دوسرا جزء اسم مجرور ہوتا ہے

حرف جر + اسم مجرور = مرکب جاری

حرف جر: وہ حروف جو اسم کو حالتِ جر میں لے آتے ہیں۔ عربی میں کل حروف جر 17 ہیں۔ ان میں سے قرآن میں صرف 11 استعمال ہوئے ہیں۔

حرف جر	معنی	مثالیں	حرف جر	معنی	مثالیں
بِ	باؤ—ساتھ	بِالْكِتَابِ، بِالْقَلَمِ	فِيْ	میں	فِيْ بَيْتٍ، فِي الْمَسْجِدِ
تَ	تاؤ—قسم کے لیے	تَاللّٰهِ	عَنْ	کی طرف سے	عَنْ عُمَرٍ
وَ	واو—قسم کے لیے	وَالْعَصْرِ	عَلٰى	پر	عَلٰى فَرَسٍ، عَلَى الرَّسُوْلِ
كَ	کافو—مانند	كَشَجَرٍ	اِلٰى	کی طرف	اِلٰى بَيْتٍ، اِلَى الْمَسْجِدِ
لِ	لیے	لِلّٰهِ	مِنْ	سے	مِنْ زَيْدٍ، مِنَ اللّٰهِ
حَتّٰى	یہاں تک کہ	حَتّٰى مَطْلَعِ			

- مرکب جاری میں پہلا حصہ حرف جر اور دوسرا حصہ اسم مجرور ہوتا ہے۔
- حرف جر کی وجہ سے بعد میں آنے والا اسم حالت جر میں ہوتا ہے
- حرف جر اور اسم مجرور کے درمیان فاصلہ نہیں ہو سکتا۔



نوٹ: یاد رکھیے کہ **ل** عام طور پر کسرہ (زیر) کے ساتھ آتا ہے۔ لیکن جب یہ منسلک ضمائر کے ساتھ ضر تا ہے تو فتحہ (زبر) کے ساتھ آتا ہے۔ (سوائے منسلک ضمیر **ی** کے)

مشق 6: جار مجرور تلاش کیجیے:

عَلٰی نَفْسِهٖ	مِنْ شَيْءٍ	فِيْ كَثِيْرٍ	مِّنْ نَّجْوٰهُمْ	بِصَدَقَةٍ
مِنْ عِبَادِكَ	بِاَمَانِيِّكُمْ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ	مِنْ ذَكَرٍ	فِي السَّمٰوٰتِ
فِيْ يَتٰمٰی	مِنَ الْوِلْدَانِ	لِلْيَتٰمٰی	بِالْقِسْطِ	مِنْ خَيْرٍ

2.12 مرکب حرف نصب اور اسکا اسم کی تعریف: ایسا مرکب جس میں ایک لفظ حرف نصب اور دوسرا لفظ اسم منصوب ہوتا ہے۔

- **حرف نصب:** وہ حروف جو اپنے بعد جملہ اسمیہ میں آنے والے مبتدا کو منصوب کرتے ہیں جبکہ خبر مرفوع رہتی ہے، انہیں "حروفِ مشبہ بالفعل" کہتے ہیں۔ اور ان کو "حروفِ ناسخہ" اور **اِنَّ و اَخواتها** بھی کہتے ہیں۔ اور یہ کل چھ حروف ہیں ۔ **ب** میں آنے والا پہلا لفظ ہی اس حرف النصب کا اسم ہو گا۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ ہر حرف نصب کے لیے اس کے اسم کا ہونا لازم شرط ہے۔ حرف نصب کبھی بھی تنہا نہیں آتا۔

سیریل	الفاظ	معنی	سیریل	الفاظ	معنی
1-	اِنَّ	بے شک	4-	لَيْتَ	کاش
2-	اَنَّ	بے شک، کہ	5-	لٰكِنَّ	لیکن
3-	كَاَنَّ	گویا کہ	6-	لَعَلَّ	شاہد

نوٹ: یاد رکھیے کہ **ن** پر ختم ہونے والے حروف النصب جب **ن** سے شروع ہونے والے منسلک ضمائر (**نِيْ/نَا**) کے ساتھ جڑتے ہیں۔ تو اس صورت میں یا تو دونوں ن برقرار رہتے ہیں یا دونوں **ن** ایک دوسرے میں ضم ہو کر واحد **ن** بن جاتا ہے۔ جیسے **اِنَّ+نِيْ** مل کر **اِنَّنِيْ** یا **اِنِّيْ** بن سکتا ہے۔

- پہلا حصہ حرف نصب اور دوسرا حصہ اسم منصوب ہوتا ہے۔
- حرف نصب اور اسم منصوب کے درمیان فاصلہ ہو سکتا ہے۔
- حرف نصب کی وجہ سے بعد میں آنے والا اسم حالت نصب میں ہوتا ہے
- انّ جملہ فعلیہ کے مبتدا کو حالت رفع سے حالت نصب میں لے جاتا ہے۔

زَيْدٌ صَالِحٌ زید نیک ہے۔

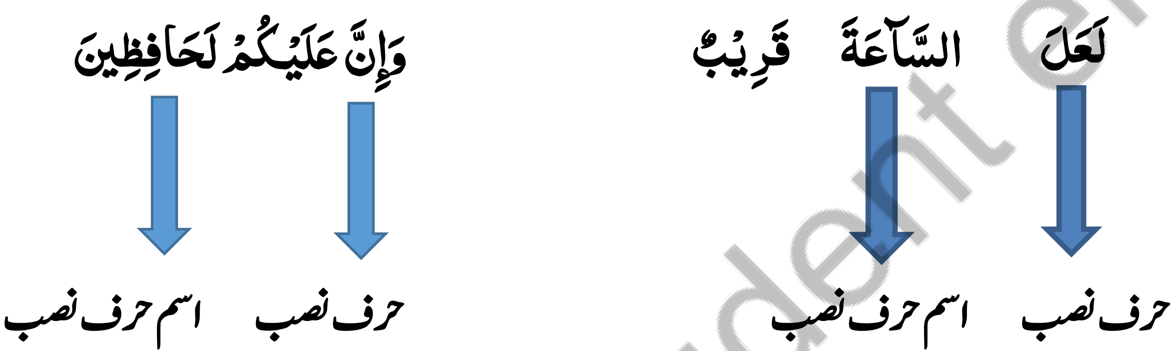
اِنَّ (زَيْدٌ صَالِحٌ) اِنَّ زَيْدًا صَالِحٌ یقیناً زید نیک ہے

مرکب حرف نصب اور اسکا اسم کی مثالیں:

لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْفَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ	اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ
لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ	لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ	مِنَ الْوِلْدَانِ

استثناء: مرکب حرف نصب اور اسکے یسم کی مابین عموماً فاصلہ نہیں ہوتا۔ تاہم فاصلہ ہو بھی سکتا ہے۔

- ❖ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ
- ❖ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ
- ❖ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ (25)
- ❖ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ (26)



2.13 **اضافہ:** کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک ام کو دوسرے اسم کے ساتھ نسبت دی جائے یا ایک اسم کا دوسرے اسم کے ساتھ تعلق قائم کیا جائے **مرکب اضافی** کہلاتا ہے مثلاً زید کی کتاب۔

- **مضاف:** جس اسم کو نسبت دی جائے اسے "مضاف" کہتے ہیں
- **مضاف الیہ:** جس اسم کی طرف نسبت دی جائے وہ "مضاف الیہ" کہلاتا ہے۔ مندرجہ بالا مثال میں "کتاب" مضاف ہے جبکہ "زید" مضاف الیہ ہے۔
- مرکب اضافی = مضاف + مضاف الیہ
- پہلا حصہ مضاف اور دوسرا حصہ مضاف الیہ ہوتا ہے۔ عربی زبان میں "مضاف" پہلے آتا ہے اور "مضاف الیہ" بعد میں
- مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان فاصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔
- **مضاف:** (1) بغیر اَلْ والا اسم ہو گا۔ (2) ہلکا ہو گا (بغیر تنوین اور نون کے ہو گا)
- **مضاف الیہ:** اسم ہمیشہ حالت جر میں ہو گا۔

یاد رکھیے کہ نیم لچکدار الفاظ کچھ صورتوں میں مکمل لچکدار بن جاتے ہیں اور حالتِ جَر میں ان کے نیچے کسرۃ) زیر (دیکھی جاسکتی ہے۔ ایک نیم لچکدار لفظ کو دو طریقوں سے مکمل لچکدار بنایا جاسکتا ہے:

- اس کے ساتھ ال کا اضافہ کر کے۔
- اسے مضاف بنا کے۔

مرکب اضافی کی چند مثالیں:

مضاف		مضاف الیہ
▪ بغیر ال کے کے ▪ ہلکا		▪ اسم حالت جر میں
رَسُوْلُ	رَسُوْلُ اللّٰہِ	اللّٰہِ
وَجُنُوْدُ	وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ	اِبْلِیْسَ
قَوْمُ	قَوْمُ مُوْسٰی	مُوْسٰی
رَبَّ	رَبَّنَا	نَا
مُسْلِمُوْ	مُسْلِمُوْ مَکَّۃَ	مَکَّۃَ

نوٹ: مرکب اضافی ترکیب میں مضاف کے معرفہ یا نکرہ ہونے کا فیصلہ مضاف الیہ کے معرفہ یا نکرہ ہونے پر کیا جائے گا، اردو ترکیب میں استعمال ہونے والے ایک، کوئی یا کچھ جیسے الفاظ مرکب اضافی ترکیب نکرہ بنانے میں مدد دیں گے۔

اضافہ کی لڑی: ایسا مرکب اضافی جس میں ایک سے زیادہ مضاف یا مضاف الیہ ہوں۔ اس مرکب کو دیکھیے: احمد کی امی کا کھانا۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا کہ اس مرکب میں کا / کے / کی کا استعمال دو مرتبہ ہوا ہے۔ جب کسی مرکب میں ایک سے زائد کا / کے / کی پائے جائیں تو اسے اضافۃ کی لڑی کہیں گے۔
عربی گرامر کی رو سے اس لڑی کے درمیان میں آنے والا لفظ اپنے سے پہلے آنے والے لفظ کا مضاف جبکہ اپنے بعد میں آنے والے لفظ مضاف الیہ ہوتا ہے۔

مثلاً: مضاف		مضاف الیہ
▪ بغیر ال کے کے ▪ ہلکا		▪ اسم حالت جر میں
	مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ	
مَالِکِ	یَوْمِ	الدِّیْنِ
	اَمْرِ رَبِّہٖ	
اَمْرِ	رَبِّ	ہٖ
	ذِکْرُ رَحْمَۃِ رَبِّکَ	
ذِکْرُ	رَحْمَۃِ	رَبِّکَ

یاد کیجیے کہ کسی بھی اسم کے ہلکا ہونے کی چند ہی وجوہات ہیں۔ جب آپ کسی اسم کو ہلکا اور **ال** کے بغیر دیکھیں اور جس کے فوراً بعد ایک اسم ہو۔ خواہ وہ اسم بظاہر حالت جر میں نہ بھی ہو۔ قوی امکانات ہیں کہ وہ اضافۃ ہو گا۔ کسی بھی لفظ کے حالت جر میں ہونے کی یہ دوسری وجہ ہے۔

جاننے کے لیے کہ کوئی مرکب اِضافۃ ہے یا نہیں، اُسے تین سوالات کی روشنی میں جانچیں:

- کیا پہلا لفظ ہلکا ہے؟
- کیا پہلا لفظ بغیر ال کے ہے؟
- کیا دوسرا لفظ مَجرور ہے؟

اگر ان تمام سوالات کے جوابات مثبت آئیں، تو وہ مرکب اِضافۃ ہو گا۔ ورنہ نہیں۔

- یاد رکھیں کہ مضاف کسی بھی اعرابی حالت میں ہو سکتا ہے۔
- یہ بات ذہن میں رہے کہ نیم لچکدار الفاظ حالتِ جر میں فتحۃ (زبر) کے ساتھ آتے ہیں۔
- یاد رہے کہ غیر لچکدار الفاظ اپنی اعرابی حالت کو ظاہر کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ اگر پہلا لفظ مضاف کی نشانیوں پر پورا اُترا ہو تو اس کے بعد آنے والا غیر لچکدار لفظ مضاف الیہ ہی سمجھا جائے گا۔

- کبھی کبھار دو اسموں کے درمیان "تعلق یا ملکیت" کا مفہوم تو پایا جاتا ہے لیکن یہ تعلق "کا / کے / کی" کی صورت میں واضح نہیں ہوتا بلکہ ایسے ضمائر (مثلاً میرا / میری، ہمرا / ہماری) استعمال کیے جاتے ہیں جن میں "کا / کے / کی" پوشیدہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ ضمائر مضاف الیہ ہوتے ہیں۔

مشق: مضاف اور مضاف الیہ کی نشاندہی کریں

میرے کان	فقہ کی ایک کتاب	اس کے مشورے
فارس کا بادشاہ	ان کے آنسو	ملائیشیا کا دار لحکومت
اس کا لائحہ عمل	جنگل کا بادشاہ	ہماری ماں

مشق: مرکب اضافی کی مثالیں:

كِتَابُ اللّٰهِ	صَلٰوةُ الْفَجْرِ	آيَاتُ اللّٰهِ	جَزَآءُ الْكَافِرِيْنَ
قَوْمُ يُوْنُس	رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ	صَاحِبَيِ السِّجْنِ	اَصْحَابُ الْجَنَّةِ
يَوْمَاالْقِيَامَةِ	بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ	يَدَااَبِيْ لَهَبٍ	جَزَآءُ الْكَافِرِيْنَ

- **خاص مُضَاف:** عربی زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جو ہمیشہ مضاف کے طور پر ہی استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم یہ ہمیشہ ملکیت یا تعلق جیسے مفاہیم پیدا نہیں کرتے مثلاً: **تَحْتَ الاَرْضِ** ۔ زمین کے نیچے
- (عام طور پر یہ کا / کے / کی کے معنی نہیں دیتے)
- نیچے دیے گئے خاص مضاف حالت **نَصَبْ** میں ہوتے ہیں۔ (یہ طے شدہ اصول ہے)

فَوْقَ	اوپر	تَحْتَ	نیچے	دُوْنَ	اس کے علاوہ
قَبْلَ	پہلے	بَعْدَ	بعد	بَيْنَ	درمیان
عِنْدَ	کے ساتھ / پاس / پر	مَعَ	ساتھ	حَوْلَ	اردگرد
اَمَامَ	کے سامنے	خَلْفَ	پیچھے	لَدُنْ	خاص طور پر کسی کی طرف سے
قُدَّامَ	بالکل سامنے	وَرَآءَ	پیچھے / دسترس سے باہر		

❖ نیچے دیے گئے خاص مضاف حالت رَفْعْ / نَصَبْ / جَرّ میں ہو سکتے ہیں۔

بَعْضُ	کچھ	کُلُّ	ہر ایک / سب	غَيْرُ	کے علاوہ	اَىُّ	کوئی بھی / کون سا

اسمائے خمسہ: اسماء خمسہ سے مراد وہ پانچ خاص اسم ہیں جو عموماً مضاف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مضاف کی صورت میں یہ اپنی اعرابی حالت کو اختتامی آواز سے ظاہر نہیں کرتے۔ یہی بات انہیں خاص بناتی ہے۔ ان کی پہچان لفظ کے اختتام پر آنے والی حرکت کے متبادل حروف سے ہوتی ہے۔

اس کا مطلب ہوا کہ اگر کوئی لفظ:

- **مرفوع:** ہو تو عام پر اس کے آخر میں ضمہ (پیش) آتی ہے۔ لیکن اسماخمسہ کا اختتام **واو** پر ہوتا ہے۔
- **منصوب:** ہو تو عام پر اس کے آخر میں فتح (زبر) آتی ہے۔ لیکن اسماخمسہ کا اختتام **الف** پر ہوتا ہے۔
- **مجرور:** ہو تو عام پر اس کے آخر میں کسرہ (زیر) آتی ہے۔ لیکن اسماخمسہ کا اختتام **یاء** پر ہوتا ہے۔

یادرکھیے کہ مندرجہ بالا صورت حال اس میں پیش آتی ہے۔ جب یہ خاص اسمٗ جاف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مضاف نہ ہونے کی صورت میں یہ کسی بھی اسم کی طرح اپنی اعرابی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔

	مضاف کے طور پر		
	رفع	نصب	جر
اَبٌ باپ	اَبُوْ	اَبَا	اَبِیْ
اَخٌ بھائی	اَخُوْ	اَخَا	اَخِیْ
حمٌ سسر	حَمُوْ	حَمَا	حَمِیْ
فمٌ منه	فُوْ	فَا	فِیْ
ذُوْ والا	ذُوْ	ذَا	ذِیْ

ذُوْ صرف اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوتا ہے۔

یادرہے کہ ذُوْ، ذَا اور ذِیْ صرف اور صرف مضاف کے طور پر ہی استعمال ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ہمیشہ ملکے ہوتے ہیں۔ اس لفظ کی مؤنث ذاتُ، ذاتَ اور ذاتِ ہیں۔ یہ بھی صرف مضاف کے طور پر ہی استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم، یہ کسی بھی دوسرے اسم کی طرح ہی اپنی اعرابی حالت کو ظاہر کرتے ہیں

مشق: مضاف اور مضاف الیہ پہچانیں / نشاندہی کریں۔

وَاللّٰهُ ذُوْ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ	ر/ن/ج	مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا	ر/ن/ج	اِلَىٰ ذِیْ الْعَرْشِ	ر/ن/ج
بِاَخٍ لَّكُمْ مِنْ اَبِيْكُمْ	ر/ن/ج	لِيُوْسُفَ وَاَخُوْهُ	ر/ن/ج	كَانَ ذَا قُرْبٰى	ر/ن/ج

باب:3اور4

باب معنی یاد کریں

أَبْيَضُ — بَيْضَاءُ سفید	أَخْضَرُ — خَضْرَاءُ سبز	أَحْمَرُ — حَمْرَاءُ سرخ	أَسْوَدُ — سَوْدَاءُ سیاہ	أَصْفَرُ — صَفْرَاءُ پیلا
أَعْظَمُ عظیم تر	أَحْسَنُ بہتر	أَكْثَرُ زیادہ	أَكْبَرُ بڑا	أَزْرَقُ — زَرْقَاءُ نیلا
أَعْلَمُ زیادہ جاننے والا	أَقْرَبُ قریب تر	أَظْلَمُ زیادہ ظالم	أَصَمُّ — صُمٌّ بہرا	أَبْكَمُ — بُكْمٌ گونگا
عَيْنٌ — أَعْيُنٌ/عُيُوْنٌ آنکھ / چشمہ	يَدٌ — أَيْدٍ ہاتھ	رِجْلٌ — أَرْجُلٌ ٹانگ	قَدَمٌ پاؤں	أَعْمَى — عُمْيٌ اندھا
أُذُنٌ — آذَانٌ کان	أَرْضٌ زمین	حَرْبٌ جنگ	نَفْسٌ — أَنْفُسٌ انسان	دَارٌ — دِيَارٌ گھر
شَمْسٌ سورج	رِيْحٌ — رِيَاحٌ ہوا	سَمَاءٌ — سَمٰوٰتٌ آسمان	جَهَنَّمُ / سَعِيْرٌ جہنم	سَبِيْلٌ / طَرِيْقٌ راستہ
خَمْرٌ شراب	نَارٌ آگ	كَأْسٌ گلاس	عَصَا لاٹھی	نَاسٌ — أُنَاسٌ لوگ
أَهْلٌ — أَهِلُوْنَ خاندان / لوگ	حِزْبٌ گروہ	قَوْمٌ — أَقْوَامٌ قوم	آلٌ خاندان / لوگ	قَرْنٌ — قُرُوْنٌ نسل

*پہلی اور دوسری قطار میں نشانِ ربط (—) کے بعد دیے گئے الفاظ مونث ہیں۔

*تیسری سے آخری قطار تک نشانِ ربط (—) کے بعد دیے گئے الفاظ جمع ہیں۔ جبکہ (/) کے بعد دیے گئے الفاظ "مترادف" الفاظ ہیں۔

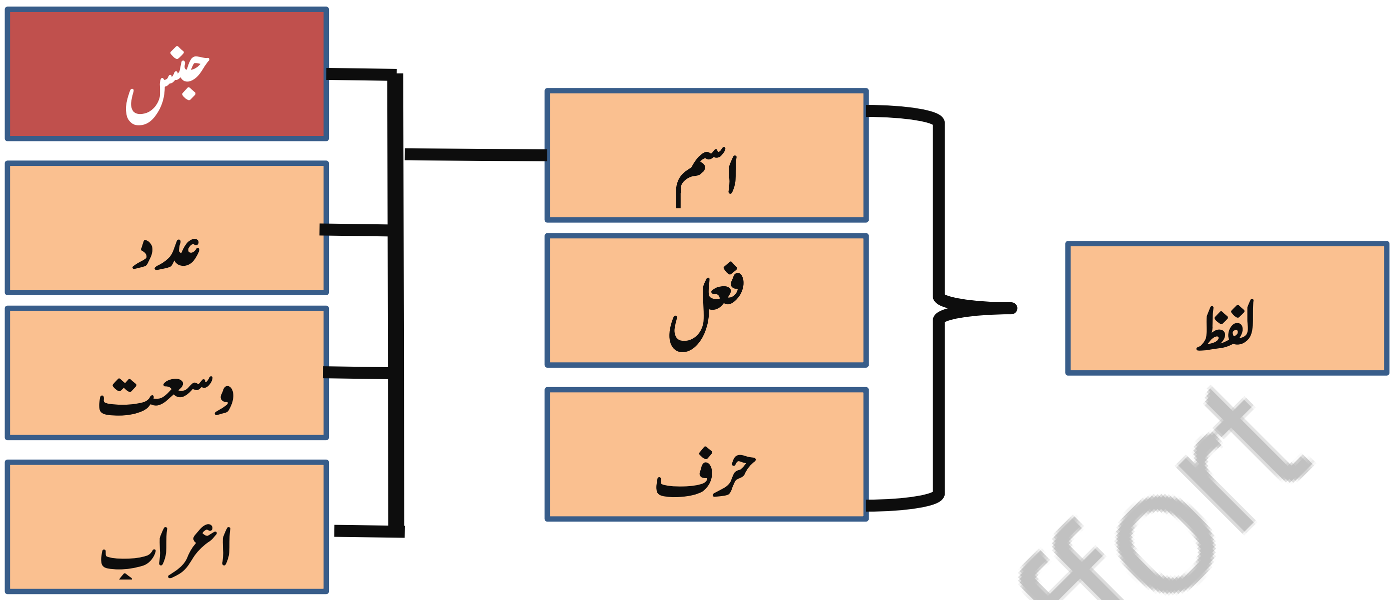
عام صِفَات

بَعِيْدٌ (عَنْ) دور	قَرِيْبٌ قریب	صَغِيْرٌ چھوٹا	كَبِيْرٌ بڑا
قَلِيْلٌ قلیل / بہت کم	كَثِيْرٌ بہت زیادہ / کئی	جَمِيْلٌ خوبصورت	شَدِيْدٌ – أَشِدَّاءُ شدید
طَيِّبٌ پاکیزہ / اچھا	كَرِيْمٌ – كُرَمَاءُ فراخ دل / شریف النفس	مُبِيْنٌ واضح	أَلِيْمٌ دردناک
عَظِيْمٌ عظیم	جَدِيْدٌ نیا	قَدِيْمٌ قدیم	عَزِيْزٌ طاقتور / قابلِ احترام
رَحِيْمٌ – رُحَمَاءُ مہربان	قَوِيٌّ – أَقْوِيَاءُ مضبوط	ضَعِيْفٌ – ضُعَفَاءُ کمزور	حَكِيْمٌ دانا

باب 3– جنس، عدد، وسعت

اسم کی جنس

تعارف: اس باب میں ہم اسم کی خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔



3.1 **جنس:** دنیا کی ہر زبان کی طرح عربی میں بھی جنس دو ہی قسم کی ہوتی ہے مذکر یا مونث۔

عربی زبان میں تمام اسماء کو مذکر سمجھا جاتا ہے جب تک ان کا مؤنث ہونا ثابت نہ ہو جائے

3.2 **مونث کی اقسام:** عربی زبان میں 6 قسم کے الفاظ مونث استعمال ہوتے ہیں۔

(1) **پہلی قسم۔ مونث حقیقی (Real Feminine)**۔ وہ الفاظ جو حقیقی مؤنث کے لیے استعمال ہوتے ہیں یا وہ مؤنث جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو مثلاً **أُمٌّ** (ماں)، **بِنْتٌ** (لڑکی)، **أُخْتٌ** (بہن)، **اِمْرَءَةٌ** (عورت) وغیرہ

(2) **دوسری قسم۔ وہ 3 حرفی الفاظ جن کے آخر میں ة، اء، آئے۔** مثلاً: **غُرْفَةٌ** (کمرہ)، **صَفْرَاءُ** (کمرہ)، **بَكْمَاءُ** (گونگی)، **كُبْرٰى** (سب سے بڑی)

i) اسم کے آخر میں گول ''ة'' ہو مثلا: **جَنَّةٌ، اٰيَةٌ، سُوْرَةٌ، صَالِحَةٌ**

اکثر الفاظ کو مؤنث بنانے کو طریقہ بھی یہی ہے۔ (مذکر لفظ کے آخری پر۔ لگا کر آگے گول ''ة'' کا اضافہ کر دیتے ہیں) مثلاً: **عَابِدٌ** سے **عَابِدَةٌ**، **عَالِمٌ** سے **عَالِمَةٌ**، **مُؤْمِنٌ** سے **مُؤْمِنَةٌ**

ii) اسم کے آخر میں ''ـَاءُ'' (الف ممدوده) ہو۔ مثلاً: **بَيْضَاءُ** سفید، **حَمْرَاءُ** سرخ، **صَفْرَاءُ** پیلا

iii) اسم کے آخر میں ''ـٰی'' (الف مقصوره) ہو۔ مثلاً: **صُغْرٰى، كُبْرٰى، حُسْنٰى، أُوْلٰى**

تائے مربوط (گول ة)		الف ممدوره (اء)		تائے مربوط (گول ة)	
رَهْمَةٌ	جَنَّةٌ	صَفْرَآءُ	سَوْدَاءُ	الْكُبْرٰى	تَقْوٰى
صَلَاةٌ	آيَةٌ	حَمْرَآءُ	بَيْضَاءُ	الصُّغْرٰى	حُسْنٰى
غُرْفَةٌ	آخِرَةٌ	صَحْرَاءُ	ذَرْقَاءُ	سَلْمٰى	كُبْرٰى
مِرْوَحَةٌ	سَاعَةٌ	خَضْرَاءُ			
		یٰ زیادہ تر تفضیل کے لیے آتا ہے		آء زیادہ تر رنگوں کے لیے آتا ہے	

(3) **تیسری قسم۔ جسم کے جڑواں حصے:** جسم کے تمام جڑواں حصے، خواہ واحد ہوں یا تثنیہ، ہمیشہ مونث ہوتے ہیں۔

جسمانی اعضاء جو جوڑوں کی شکل میں ہوں

1	شَفَةٌ	ہونٹ	7	قَدَمٌ	پاؤں
2	خَدٌّ	گال	8	سَاقٌ	پنڈلی
3	أُذُنٌ	کان	9	كَعْبٌ	ٹخنہ
4	عَيْنٌ	آنکھ	10	عَقِبٌ	ایڑھی
5	مَنْكِبٌ	کندھا	11	يَدٌ	ہاتھ
6	مِرْفَقٌ	کہنی	12	رِجْلٌ	ٹانگیں

(4) **چوتھی قسم۔ (جگہوں کے مخصوص نام:** جگہوں کے مخصوص نام مونث ہوتے ہیں۔ "سکول" یا مسجد "کسی جگہ کا مخصوص نام نہیں۔، **مثال کے طور پر** **مَكَّةُ، أَمْرِيْكا، مِصْرُ**

(5) **پانچویں قسم۔ جمع غیر عاقل:** تمام جمع غیر عاقل، مونث ہوتے ہیں، چاہے ان کا واحد مذکر ہو یا مونث۔

مثلا: مَسَاجِد، كُتُبٌ۔

(6) **چھٹی قسم۔ مؤنث سماعی:** وہ مؤنث لفظی جسے اہل زبان مؤنث بولتے ہوں۔

عربی میں الفاظ کا ایسا مجموعہ جو اوپر بتائی گئی کسی قسم سے تعلق نہیں رکھتا اور اس مجموعے میں شامل تمام الفاظ صرف اس لیے مونث ہیں کیونکہ عربوں نے انھیں بطور مونث استعمال کیا۔ انھیں مونث سماعی کہتے ہیں۔

مثلاً **سَمَاءٌ** (آسمان)، **اَرْضٌ** (زمین)، **شَمسٌ** (سورج)، **يَدٌ** (ہاتھ) وغیرہ۔

قرآن میں استعمال ہونے والے مؤنث سماعی الفاظ کو کہانی کی صورت میں یاد کرتے ہیں۔

(سَمَاءٌ) آسمان پر (حَرْبٌ) جنگ ہو رہی تھی (شَمْسٌ) سورج نے (نَارٌ) آگ برسانی شروع کر دی۔ ایک (نَفْسٌ) شخص جو رپورٹنگ کر رہا تھا (عَصَا) لاٹھی لے کر ایک (سَبِيلٌ) راستہ پر بھاگ نکلا (رِيحٌ) ہوا کو اس پر رحم آگیا اور وہاں سے تیزی سے (أَرْضٌ) زمین پر لے آئیں جہاں اس کا (دَارٌ) گھر تھا۔ اس دوڑ دھوپ میں اس کو شدید پیاس لگی اور وہ ایک (بِئْرٌ) کنواں کے پاس گیا اور پانی نکالنے کے لیے ایک (دَلْوٌ) ڈول اس میں ڈالا۔ لیکن شیطان نے اس میں (خَمْرٌ) شراب انڈیل دی پیاس سے بے تاب اس شخص نے شراب کو ایک (كَأْسٌ) پیالے میں انڈیلا۔ لیکن جب منہ کے قریب لایا تو اسے (جَهَنَّمُ) جہنم یاد آگئی اور وہ خوف الٰہی سے تھر تھر کانپنے لگا اور (رُؤْيَا) خواب سے بیدار ہو گیا اٹھ کر وضو کیا اور اپنے رب کے حضور سجدہ کیا

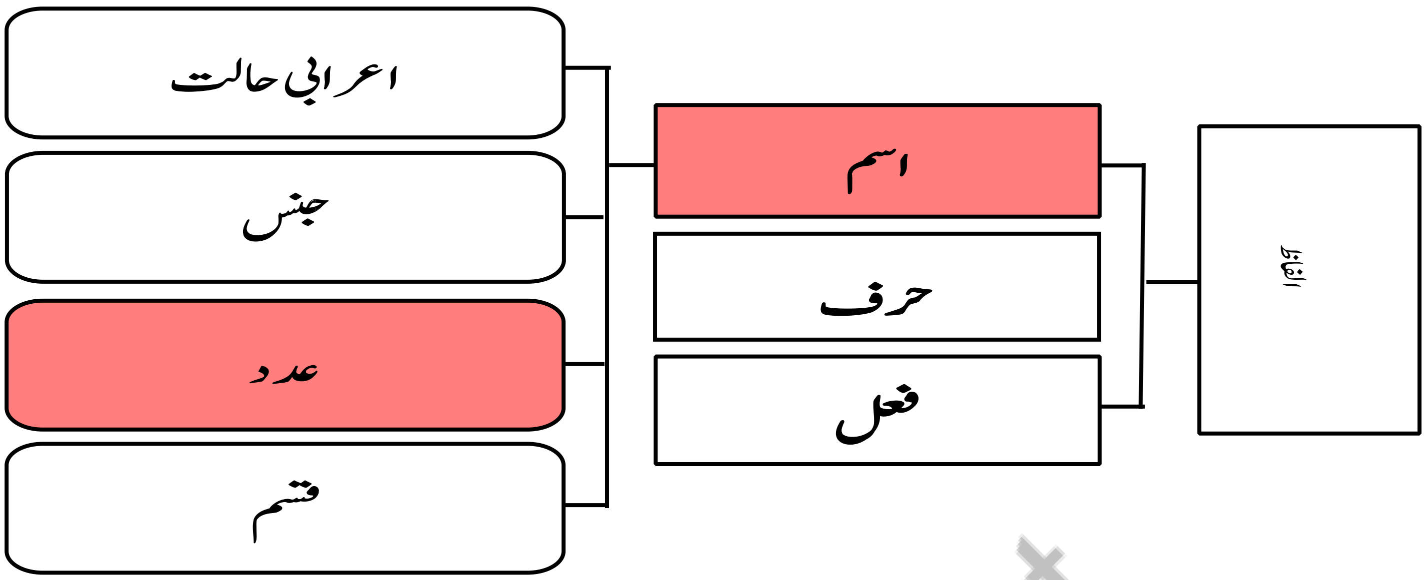
قرآن مجید میں استعمال ہونے والے چند مؤنث سماعی					
1	سَمَاءٌ	آسمان	9	أَرْضٌ	زمین
2	حَرْبٌ	جنگ	10	دَارٌ	گھر
3	شَمْسٌ	سورج	11	بِئْرٌ	کنواں
4	نَارٌ	آگ	12	دَلْوٌ	ڈول
5	نَفْسٌ	جان	13	خَمْرٌ	شراب
6	عَصَا	لاٹھی	14	كَأْسٌ	پیالہ
7	سَبِيلٌ	راستہ	15	جَهَنَّمُ	جہنم
8	رِيحٌ	ہوا	16	رُؤْيَا	خواب

- **استثناء:** استثناء کے لیے ذہن ہر وقت تیار رکھیں۔
  - اگرچہ گول ۃ مونث اسم کی پہچان ہے تاہم کچھ مرد کے نام ہیں جو ۃ پر ختم ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر حمزۃ، أُسامَة، معاوِيَة یہ مذکر ہیں کیوں کہ یہ حقیقی مذکر ہیں
  - موسی، عیسی اور یحیی بھی حقیقی مذکر ہیں اس لیے باوجود مونث کی نشانی ہونے کے انھیں مونث نہیں مانا جاتا۔

مشق: جنس بتائیں:

الفاظ	جنس	وجہ	الفاظ	جنس	وجہ
صَفْرَاءُ			مَكَّةَ		
حَامِيَةٌ			مُؤْمِنِيْنِ		
ظُلُمَاتِ			اَبْكَمُ		
عَيْنَيْنِ			عَصَا		
الحُسْنٰى			صَابِرًا		

اسم کا عدد



3.3 **عدد:** اسم کی تیسری خصوصیت "عدد" ہے۔ عربی زبان میں تمام الفاظ واحد، تثنیہ اور جمع ہوتے ہیں۔ واحد اور تثنیہ اپنی مخصوص نشانیوں کی وجہ سے آسانی سے شناخت کیے جاسکتے ہیں۔ **مسلم** چارٹ میں پہلا اور دوسرا کالم واحد اور تثنیہ کے ہیں۔

دوسری جانب "جمع" کی چار اقسام ہیں:

1۔ جمع مذکر سالم

2۔ جمع مونث سالم

3۔ متفرق جمع

4۔ اسم جمع

- **جمع مذکر سالم:** جمع مذکر سالم، دراصل مسلم چارٹ) مذکر کا تیسرا کالم **مُسْلِمُوْنَ ، مُسْلِمِیْنَ** ہے۔ جمع کی یہ قسم صرف عاقل مخلوقات کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس میں انسان، جنّ اور فرشتے شامل ہیں۔ اگرچہ اس قسم کو جمع مذکر سالم کہتے ہیں، لیکن یہ مخلوط گروہ کے لیے بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ اسے "جمع سالم" اس لیے کہا جاتا ہے کہ جمع بننے کے بعد بھی لفظ کی اصل ساخت اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے۔ اصل لفظ کو متاثر کیے بغیر اسکے آخر میں "**وْنَ / یْنَ**" کا اضافہ کر کے جمع بنادیا جاتا ہے۔

مثلا: مُشْرِکٌ سے مُشْرِکُوْنَ اور مُشْرِکِیْنَ

- **جمع مونث سالم:** جمع مونث سالم، دراصل مسلم چارٹ) مونث کا تیسرا کالم **مُسْلِمَاتٌ ، مُسْلِمَاتٍ** ہے۔ جمع کی یہ قسم، عاقل اور غیر عاقل مخلوقات کے لیے مساوی طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔ جمع کی یہ قسم جمع مذکر سالم کی طرح مخلوط گروہوں کے لیے استعمال نہیں ہوسکتی۔ اسے صرف مونث کے لیے ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسے "سالم" اس لیے کہا جاتا ہے کہ جمع بننے کے بعد بھی لفظ کی اصل ساخت قائم رہتی ہے۔ اصل لفظ کو متاثر کیے بغیر اسکے آخر میں "**اتٌ / اتٍ**" کا اضافہ کر کے جمع بنادیا جاتا ہے۔

مثلا: **مُسْلِمَةٌ** سے **مُسْلِمَاتٍ، مُسْلِمَاتٌ**

- **متفرق جمع / جمع مکسر:**

- یہ جمع کی ایسی قسم ہے جس میں (واحد) لفظ کی اصل ساخت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر تبدیل ہو جاتی ہے۔ اردو زبان میں عام طور پر جمع بنانے کے لیے لفظ کے آخر میں مخصوص قسم کے حروف کا اضافہ کر دیا جاتا۔ اس طریقے میں لفظ کی اصل ساخت متاثر نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر، لفظ "کتاب" کے آخر میں "یں" کا اضافہ کر کے اسے "کتابیں" بنا دیا جاتا ہے۔ یوں واحد لفظ کو جمع بنانے سے لفظ کی اصل ساخت متاثر نہیں ہوئی۔ جمع کی اس قسم کو اردو اصطلاح میں "جمع سالم" کہتے ہیں۔
- جمع کی ایک دوسری قسم ایسی ہے، جس میں واحد لفظ کی اصل ساخت، جمع بننے کے بعد برقرار نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر، "استاد" کی جمع "اساتذہ"، "ترکیب" کی جمع "تراکیب" اور "ادب" کی جمع "آداب" وغیرہ۔ جمع کی اس قسم کو "متفرق جمع" یا اُردو اصطلاح میں "جمع مکسر" کہتے ہیں۔
- عربی زبان میں، کسی بھی واحد لفظ کے آخر میں **ونَ / ینَ** یا **ات / ات** کا اضافہ کر کے اسے جمع بنایا جاسکتا ہے۔ (جیسا کہ اوپر تفصیل بیان کی جا چکی ہے۔
- اس کے علاوہ جمع کی ایسی قسم بھی ہے جس میں واحد لفظ کی ساخت کو تبدیل کر کے اسے ایک نئی شکل میں ڈھل دیا جاتا ہے۔ مثلاً: **مسجدٌ** کی جمع "**مَسَاجدٌ**" ہے۔ لفظ "**مَسَاجدٌ**" کے درمیان میں ایک "ا" آیا ہے جس نے اصل لفظ کی ساخت تبدیل کر دی ہے۔ اسی طرح لفظ "**کتَابٌ**" کی جمع "**کُتُبٌ**" ہے۔ یہاں پر اصل لفظ سے "ا" کا خاتمہ کرنے کے علاوہ اس کی حرکات بھی تبدیل کر دی گئی ہیں۔ یوں لفظ جمع بننے کے بعد اپنی اصل ساخت میں نہیں رہا۔ چونکہ جمع تکسیر "اختتام حروف" **وُنَ / ینَ** یا **اتٌ / ات** پر ختم نہیں ہوتے، چنانچہ یہ واحد سے مشابہ دکھائی دیتے ہیں۔ واحد اور متفرق جمع میں فرق صرف "معانی" یا خاص "تراکیب" کی بنیاد پر ہی کیا جاسکتا ہے۔

- **ذیل میں قرآن مجید میں آنے والے جمع مکسر کے چند نمونے دیے گئے ہیں:**

جمع مکسر غیر عاقل کی مثالیں		جمع مکسر عاقل کی مثالیں	
جمع مکسر	واحد	جمع مکسر	واحد
اَلْمَسَاجِدُ	اَلْمَسْجِدُ	اَلرُّسُلُ	اَلرَّسُوْلُ
اَنْهَارٌ	نَهْرٌ	اَلْاَنْبِيَاءُ	اَلنَّبِيُّ
اَبْوَابٌ	بَابٌ	اَلْفُقَرَاءُ	اَلْفَقِيْرُ
قُلُوْبٌ	قَلْبٌ	عِبَادٌ	عَبْدٌ

- **اسم جمع** وہ الفاظ جو بظاہر واحد ہوتے ہیں لیکن جمع کی طرح استعمال ہوتے ہیں اسم جمع کہلاتے ہیں

اسم جمع کی مثالیں	معنی	اسم جمع کی مثالیں	معنی
قَوْمٌ	قوم	اَهْلٌ	گھر والے
نَاسٌ	لوگ	اٰلٌ	ساتھی
قَرْنٌ	زمانہ	جَنْدٌ	فوج
حِزْبٌ	گروہ	خَصْمٌ	گروہ

- **عربی گرامر کی رو سے "جمع" کی حیثیت:**

عربی زبان میں "جمع کی حیثیت" کا تعین، ضمائر، اشارے کے الفاظ، مرکبات اور جملوں کے مطالعے کے بعد بہتر طریقے سے کیا جاسکتا ہے۔ فی الحال ذیل میں دیے گئے اصولوں کو ذہن نشین کیجیے۔

- **جمع کی حیثیت کا تعین دو اصولوں کی بنیاد پر کیا جاسکتا ہے۔**
  - تمام جمع غیر عاقل، واحد مونث گردانے جاتے ہیں۔ مثلاً: سَيَّارَاتٌ
  - اس کے علاوہ باقی سب "حقیقت" کی بنیاد پر رکھے جاتے ہیں:
    - جمع مذکر سالم، جمع مذکر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً: مُسْلِمُوْنَ
    - جمع مونث سالم، جمع مونث کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً: مُسْلِمَاتٌ
    - اسم جمع، جمع مذکر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً: قَوْمٌ
    - جمع عاقل متفرق مکسر، جمع مذکر کی حیثیت رکھتے ہیں مثلاً: رُسُلٌ

- **مشق: جنس اور تعداد بتائیں:**

الفاظ	جنس	تعداد	الفاظ	جنس	تعداد
العُلَمَاءُ			الجِبَالِ		
اَنْهَارًا			اَنْبِيَاءُ		
قَائِلٌ			مُفْسِدِيْنَ		
السَّفِيْنَةِ			آيَاتِ		
يَدٌ			عَابِدَاتٌ		

3.4 وُسعت:

1۔ وُسعت کے اعتبار سے اسم دو طرح کا ہوتا ہے۔

(1) نکرہ (2) معرفہ

2۔ **نکرہ:** وہ اسم جو عام شخص، جگہ یا چیز کے لیے بولا جائے۔ مثلاً. **رَجُلٌ, كِتَابٌ, بَلَدٌ**۔ اسم نکرہ کا ترجمہ "ایک، کوئی چند یا کچھ" کے ساتھ کیا جاسکتا ہے، نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہے جبکہ معرفہ کا دائرہ محدود ہے۔

اسم نکرہ کی پہچان لفظ کے آخر میں تنوین سے ہوتی ہے۔

عربی زبان میں استعمال ہونے والا ہر اسم "نکرہ" شمار ہو گا جب اس کا **معرفہ** ہونا ثابت نہ ہو۔

3۔ **معرفہ:** وہ اسم جو کسی معین یا خاص شخص، جگہ یا چیز کے لیے بولا جائے۔ مثلاً **خَالِدٌ, بَاكِسْتَانُ, طِيْنٌ**

4۔ عربی میں اسم درج ذیل 7 صورتوں میں معرفہ ہو سکتا ہے۔

(1) **اسمائے عَلَم:**

کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام مثلاً: **زَيْدٌ، فَاطِمَةُ، مَكَّةُ** اور **جَهَنَّمُ** وغیرہ

(2) **اسمائے ضمائر:**

وہ الفاظ جو کسی اسم کی جگہ استعمال ہوتے ہیں مثلاً وہ (He, She اور It) کے لیے **هُوَ** اور **هِيَ**، تو (You) کے لیے **أَنْتَ** اور **أَنْتِ**، میں اور ہم (I اور We) کے لیے **أَنَا** اور **نَحْنُ** وغیرہ۔

(3) **اسمائے اشارہ:**

عربی زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ مثلاً: یہ (This) کے لیے **هٰذَا** اور **هٰذِهٖ** اور وہ (That) کے لیے **ذٰلِكَ** اور **تِلْكَ** وغیرہ۔

(4) **اسمائے موصولہ:**

دو جملوں کو ملانے کے لئے استعمال ہونے والے الفاظ کو اسماء موصولہ کہتے ہیں۔ اردو کے "جو" اور "جس" وغیرہ جیسے الفاظ کے مترادف استعمال ہونے والے عربی اسماء مثلاً **اَلَّذِيْ–اَلَّتِيْ** اور **اَلَّذِيْنَ** وغیرہ۔

(5) **مُعَرَّف بِاللّٰام (اَلْ کے ذریعے معرفہ بنایا ہوا)**

وہ اسم جس پر '**اَلْ**' داخل ہو "**معرف باللّام**" کہلاتا ہے۔ کسی نکرہ اسم کے شروع میں **اَلْ** لگانے سے وہ معرفہ بن جاتا ہے۔ مثلاً: **كِتَابٌ** سے **اَلْكِتَابُ**

جس اسم پر تنوین ہو "**اَلْ**" کے داخل ہونے سے اس اسم کی تنوین ختم ہو جاتی ہے یعنی **اَلْ** اور تنوین دونوں کسی اسم پر اکھٹے نہیں آسکتے۔

6۔ **مضاف الی المعرفہ (کسی معرفہ اسم کی طرف نسبت دیا ہوا اسم)**

کسی نکرہ اسم کو اگر کسی معرفہ اسم کے متعلق کر دیا جائے یا نسبت دے دی جائے تو وہ نکرہ اسم بھی معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً "زید کی کتاب" اور "اُس کی کتاب" میں اسم "کتاب" بھی معرفہ ہے کیونکہ اسے معرفہ اسماء یعنی اسم علم '**زید**' اور اسم ضمیر اسم اشارہ کے ساتھ متعلق کر دیا گیا ہے یا نسبت دے دی گئی ہے۔ مضاف الی المعرفہ کی مثالیں: **كِتَابُ اللهِ**

7۔ منادٰی (جس کو بلایا جائے)

کسی نکرہ اسم کو بلانے یا آواز دینے پر وہ نکرہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً اے لڑکے اور ارے بھائی۔ ہر زبان میں کسی کو بلانے کے لیے مخصوص الفاظ ہوتے ہیں۔

مثلا: يَاوَلَدُ اے لڑکے

ضمائر یاد کریں

	ضمائر منفصلہ					
	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هُوَ	وہ ایک مرد	هُمَا	وہ دو مرد	هُمْ	وہ سب مرد
مؤنث غائب	هِيَ	وہ ایک عورت	هُمَا	وہ دو عورتیں	هُنَّ	وہ سب عورت
مذکر حاضر	اَنْتَ	تم ایک مرد	اَنْتُمَا	تم دو مرد	اَنْتُمْ	تم سب مرد
مؤنث حاضر	اَنْتِ	تم ایک عورت	اَنْتُمَا	تم دو عورتیں	اَنْتُنَّ	تم سب عورت
مذکر مونث متکلم	انَا	میں	نَحْنُ	ہم دونوں	نَحْنُ	ہم سب

	ضمائر منفصلہ					
	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هٗ	اس کا	هُمَا	ان دو کا	هُمْ	ان سب کا
مؤنث غائب	هَا	اس کا	هُمَا	ان دو کا	هُنَّ	ان سب کا
مذکر حاضر	كَ	تمہارا	كُمَا	تم دو کا	كُمْ	تم سب کا
مؤنث حاضر	كِ	تمہارا	كُمَا	تم دو کا	كُنَّ	تم سب کا
مذکر مونث متکلم	يِ	میرا	نَا	ہمارا	نَا	ہم سب کا

اسم اشارہ یاد کریں

	اسم اشارہ قریب			
	واحد	تثنیہ		جمع
		رفعی حالت	نصبی وجری حالت	
مذکر	هٰذَا (یہ ایک)	هٰذَانِ (یہ دو)	هٰذَيْنِ (یہ دو)	هٰٓؤُلَاءِ (یہ سب)
مونث	هٰذِهٖ (یہ ایک)	هَاتَانِ (یہ دو)	هَاتَيْنِ (یہ دو)	هٰٓؤُلَاءِ (یہ سب)

اسم اشارہ بعید			
واحد	تثنیہ		جمع
	رفعی حالت	نصبی وجری حالت	
ذٰلِکَ (وہ ایک)	ذَانِکَ (وہ دو)	ذَيْنِکَ (وہ دو)	أُولٰٓئِکَ (وہ سب)
تِلْکَ (وہ ایک)	تَانِکَ (وہ دو)	تَيْنِکَ (وہ دو)	أُولٰٓئِکَ (وہ سب)

اسم موصولہ یاد کریں

	اسم موصولہ		
	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَلَّذِیْنَ
	وہ جو	وہ دو جو	وہ سب جو
مونث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّائِیْ
	وہ ایک عورت جو	وہ دو عورتیں جو	وہ سب عورتیں جو

مشق: معرفہ اور نکرہ بتائیں:

الفاظ	قسم	وجہ	الفاظ	قسم	وجہ
السَّائِلِ			هُوَ		
سَبِيْلًا			هُدَيٍ		
هَذَا			اَكْرَامُ		
مُحَمَّدٌ			مَكَّةَ		

ضمیمہ

یادرکھیں کہ کل کے معنی مضاف الیہ کی تعداد اور قسم کی بنیاد پر تبدیل ہو جاتے ہیں۔

(1) اگر مضاف الیہ واحد اور نکرہ ہو تو ہر ایک کے معنی پیدا ہوں گے

مثلاً: كُلُّ مَسْجِدٍ ہر ایک مسجد

(2) اگر مضاف الیہ واحد اور معرفہ ہو تو پورا / مکمل کے معنی پیدا ہوں گے

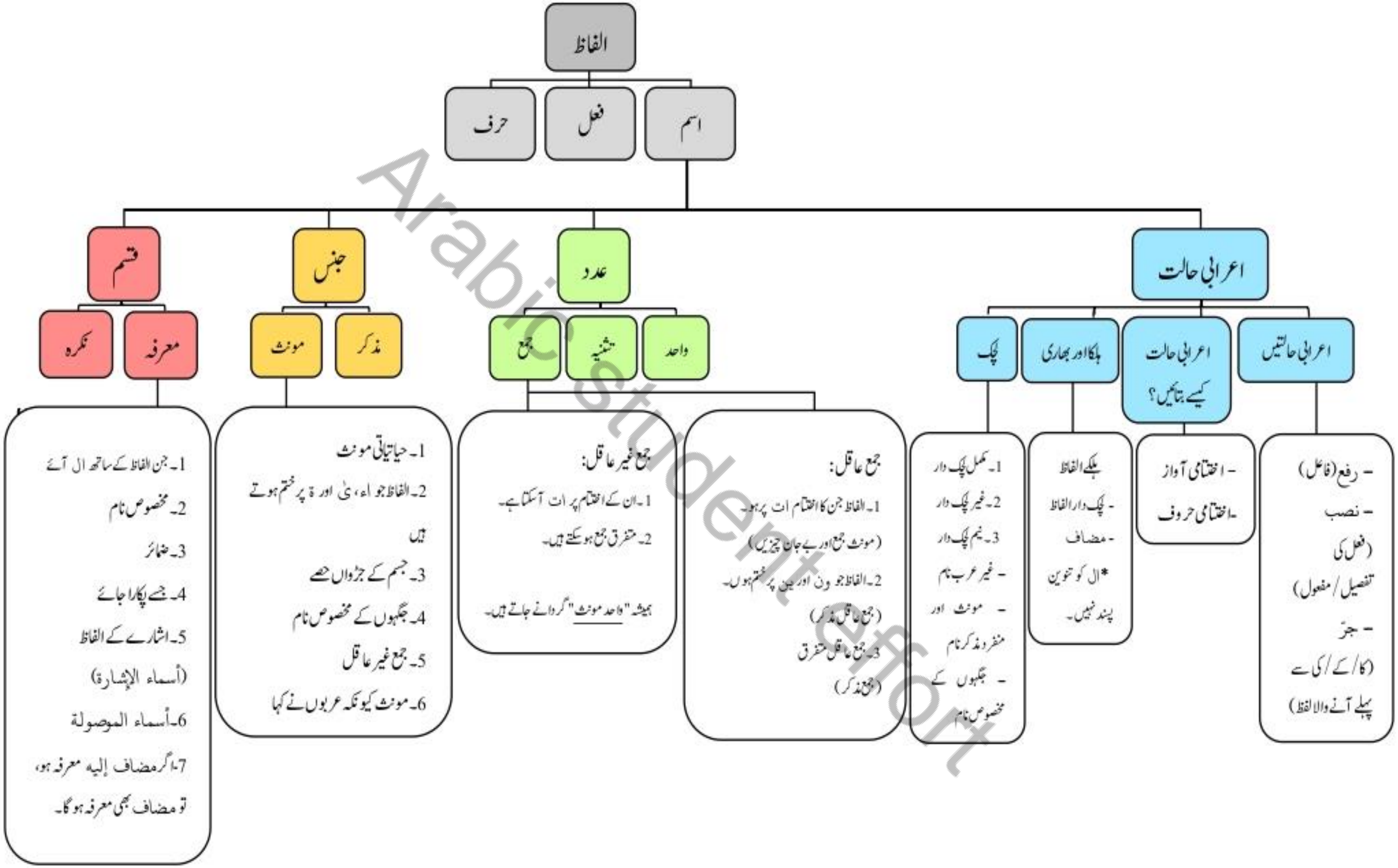
مثلاً: كُلُّ الْمَسْجِدِ پوری مسجد

(3) اگر مضاف الیہ جمع اور معرفہ ہو تو تمام کے معنی پیدا ہوں گے

مثلاً: كُلُّ الْمَسَاجِدِ تمام مسجدیں

مشق: ترجمہ کریں:

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
كُلَّ أُمَّةٍ		كُلِّ الثَّمَرَاتِ	
كُلِّ مَسْجِدٍ		كُلِّ نَفْسٍ	
كُلِّ شَيْطَانٍ		كُلُّ الطَّعَامِ	


الفاظ
اسم
فعل
حرف
اعرابی حالت
اعرابی حالتیں
- رفع (فاعل)
- نصب
(فعل کی
تفصیل/ مفعول)
- جرّ
(کا/ کے/ کی سے
پہلے آنے والا لفظ)
اعرابی حالت کیسے بتائیں؟
- اختتامی آواز
- اختتامی حروف
ہلکا اور بھاری
ہلکے الفاظ
- لچک دار الفاظ
- مضاف
*ال کو تنوین
پسند نہیں۔
لچک
1۔ مکمل لچک دار
2۔ غیر لچک دار
3۔ نیم لچک دار
- غیر عرب نام
- مونث اور
منفرد مذکر نام
- جگہوں کے
مخصوص نام
عدد
واحد
تثنیہ
جمع
جمع عاقل:
1۔ الفاظ جن کا اختتام ات پر ہو۔
(مونث جمع اور بے جان چیزیں)
2۔ الفاظ جو ون اور ین پر ختم ہوں۔
(جمع عاقل مذکر)
3۔ جمع عاقل متفرق
(جمع مذکر)
جمع غیر عاقل:
1۔ ان کے اختتام پر ات آ سکتا ہے۔
2۔ متفرق جمع ہو سکتے ہیں۔
ہمیشہ "واحد مونث" گردانے جاتے ہیں۔
جنس
مذکر
مونث
1۔ حیاتیاتی مونث
2۔ الفاظ جو اء، یٰ اور ۃ پر ختم ہوتے
ہیں
3۔ جسم کے جڑواں حصے
4۔ جگہوں کے مخصوص نام
5۔ جمع غیر عاقل
6۔ مونث کیونکہ عربوں نے کہا
قسم
معرفہ
نکرہ
1۔ جن الفاظ کے ساتھ ال آئے
2۔ مخصوص نام
3۔ ضمائر
4۔ جسے پکارا جائے
5۔ اشارے کے الفاظ
(أسماء الإشارة)
6۔أسماء الموصولة
7۔اگر مضاف إليه معرفہ ہو،
تو مضاف بھی معرفہ ہو گا۔

باب 4 -اسم کا عملی جائزہ

تعارف:

ہم اسم کی چاروں خصوصیات کا مطالعہ کر چکے ہیں، چنانچہ اب ہم باقی مرکبات کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔یاد کیجئے کہ ہم پچھلے باب میں تین مرکبات کا مطالعہ کر چکے ہیں۔باقی دو مرکبات کے لیے اسم کی چاروں خصوصیات سے واقفیت ضروری ہے۔پانچ مرکبات درج ذیل ہیں:

1۔ مرکب جارّی
2۔ حرف نصب اور اسکا اسم
3۔ مرکب توصیفی
4۔ مرکب اشاری
5۔ مرکب اضافی

4.1 مرکب توصیفی

مرکب توصیفی کی تعریف: کم از کم دو اسماء کا ایسا مرکب جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے مرکب توصیفی کہلاتا ہے

مثلاً نیک لڑکا، سست آدمی، محنتی لڑکی، زرد گائے، کالا پتھر، گونگی عورت اور سب سے بڑی لڑکی وغیرہ

- **موصوف:** جس اسم کی صفت بیان کی جائے اُسے "موصوف" کہتے ہیں
- **صفت:** جو اسم صفت بیان کرتا ہے اُسے "صفت" کہتے ہیں
- مثلاً مرکب توصیفی "نیک لڑکا" میں "لڑکا" موصوف ہے جبکہ "نیک" صفت ہے۔

نیک لڑکا — نیک لڑکی

❖ اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ — اَلْبِنْتُ الصَّالِحَةُ

دو نیک لڑکے — دو نیک لڑکیاں

مرکب توصیفی = اسم موصوف + اسم صفت	
حصے	▪ پہلا حصہ موصوف اور دوسرا حصہ اسم صفت ہوتا ہے۔
فاصلہ	▪ موصوف اور صفت کے درمیان فاصلہ ہو سکتا ہے۔
قاعدہ	▪ صفت کی چاروں خصوصیات موصوف کے مطابق ہوتی ہیں، یعنی (جنس، عدد، وسعت، اعرابی حالت) دونوں کی ایک جیسے ہوتی ہے۔ ▪ ایک موصوف کی ایک سے زیادہ صفات بھی ہو سکتی ہیں

استثناء: مرکب توصیفی میں موصوف اگر غیر عاقل کی جمع ہو تو اسکی صفت عام طور پر واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے۔ لیکن جمع مونث اور جمع مکسر بھی آسکتی ہے۔ مثلاً

- أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ — صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ
- أَيَّامٌ مَعْدُودَةٌ — أَيَّامٌ مَعْدُودَاتٌ
- أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ — بَقَرَاتٌ سِمَانٌ

مرکب توصیفی کی کچھ مثالیں:

مرکب توصیفی	معنی	مرکب توصیفی	معنی
كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ	پاکیزہ بات	اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ	نیک عمل
عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ	محترم بندے	شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ	برکت والا درخت
نِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ	ایماندار عورتیں	مَتَاعٌ قَلِيْلٌ	تھوڑا سامن زندگی
اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ	چمکدار تارا	أَجْرٌ عَظِيْمٌ	بڑا اجر
آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ	کھلی نشانیاں	اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ	سیدھا راستہ

مرکب توصیفی:

قَوْلًا ثَقِيْلًا

موصوف		صفت	
جنس:	مذکر	جنس:	مذکر
عدد:	واحد	عدد:	واحد
وسعت:	نکرہ	وسعت:	نکرہ
اعراب:	نصب	اعراب:	نصب

حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ

موصوف		صفت	
جنس:	مؤنث	جنس:	مؤنث
عدد:	جمع	عدد:	جمع
وسعت:	نکرہ	وسعت:	نکرہ
اعراب:	معرفہ	اعراب:	معرفہ

موصوف			صفت	
جنس:	مذکر	اَلْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ	جنس:	مذکر
عدد:	جمع		عدد:	جمع
وسعت:	معرفہ		وسعت:	معرفہ
اعراب:	نصب		اعراب:	نصب

موصوف			صفت	
جنس:	مؤنث	اَلطَّامَّةُ الْكُبْرٰى	جنس:	مؤنث
عدد:	واحد		عدد:	واحد
وسعت:	معرفہ		وسعت:	معرفہ
اعراب:	رفع		اعراب:	رفع

موصوف			صفت	
جنس:	مؤنث	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا	جنس:	مؤنث
عدد:	واحد		عدد:	واحد
وسعت:	معرفہ		وسعت:	معرفہ
اعراب:	رفع		اعراب:	رفع

*یہ بات ذہن میں رہے کہ وہ تمام اسماء جو ہمیشہ "معرفہ" ہوتے ہیں، ضمائر، اَسماء **اشارہ** اور اس موصولہ کبھی بھی "موصوف" نہیں ہو سکتے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا نام، اور اللہ تعالیٰ کی ایک سے زیادہ صفات یکے بعد دیگرے آئیں تو انہیں موصوف صفۃ نہیں کہا جائے گا۔ خواہ اُن کی چاروں خصوصیات ایک جیسی ہی کیوں نہ ہوں۔ قرآن مجید میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ ذیل میں دو مثالیں دی گئی ہیں۔

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

مشق: موصوف صفت تلاش کریں:

الحَجِّ الاَكْبَرِ	الاَنْعَامُ خَالِصَةٌ	وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ	قَوْمٌ مُجْرِمُوْنَ	رَبُّكُمُ الاَعْلٰى
عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ	بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ	نَارٌ حَامِيَةٌ
اِلٰى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِيْنَ	لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ	حَمَءٍ مَسْنُوْنَ

4.2 مرکب اشاری

مرکب اشاری کی تعریف: ایسا مرکب جس میں کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اسم اشارہ استعمال ہو، کو مرکب اشاری کہتے ہیں۔ مثلا: وہ لڑکا، یہ کتاب وغیرہ

- **اسم اشارہ:** ہر زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جیسے اردو میں "یہ" اور "وہ" اور انگریزی میں This اور That وغیرہ۔ یہ الفاظ **اسمائے اشارہ** کہلاتے ہیں
- **مشار الیہ:** ۔ جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے اسے **مشارٌالیه** کہا جاتا ہے۔

اسمائے اشارہ:

	اسم اشارہ قریب			
	واحد	تثنیہ: رفعی حالت	تثنیہ: نصبی وجری حالت	جمع
مذکر	هٰذَا (یہ ایک)	هٰذَانِ (یہ دو)	هٰذَيْنِ (یہ دو)	هٰٓؤُلَآءِ (یہ سب)
مونث	هٰذِهٖ (یہ ایک)	هَاتَانِ (یہ دو)	هَاتَيْنِ (یہ دو)	هٰٓؤُلَآءِ (یہ سب)

	اسم اشارہ بعید			
	واحد	تثنیہ: رفعی حالت	تثنیہ: نصبی وجری حالت	جمع
مذکر	ذٰلِكَ (وہ ایک)	ذٰنِكَ (وہ دو)	ذَيْنِكَ (وہ دو)	أُولٰٓئِكَ (وہ سب)
مونث	تِلْكَ (وہ ایک)	تَانِكَ (وہ دو)	تَيْنِكَ (وہ دو)	أُولٰٓئِكَ (وہ سب)

مرکب اشاری = اسم اشارہ + مشارالیہ	
حصے	▪ پہلا حصہ اسم اشارہ اور دوسرا حصہ مشارالیہ ہوتا ہے۔
فاصلہ	▪ اسم اشارہ اور مشارالیہ کے درمیان فاصلہ نہیں ہو سکتا۔
قاعدہ	▪ مشارالیہ ہمیشہ اَلْ سے شروع ہونیوالا اسم معرفہ ہوگا

مرکب اشاری کی مثالیں:

هٰذَاالْكِتَابُ	یہ کتاب
ذٰلِكَ الطِّفْلُ	وہ لڑکا
هٰذِهِ الشَّجَرَةُ	یہ درخت
تِلْكَ الْجَنَّةُ	وہ جنت
أُولٰئِكَ الْمُسْلِمُونَ	وہ سب مسلمان

اسم اشارہ			مشارہ الیہ	
جنس:	مذکر	ذَلِكَ الْكِتَابُ	جنس:	مزکر
عدد:	واحد		عدد:	واحد
وسعت:	معرفہ		وسعت:	معرفہ
اعراب:	رفع		اعراب:	رفع

اسم اشارہ			مشارہ الیہ	
جنس:	مذکر	أُوْلَائِكَ الرُّسُل	جنس:	مذکر
عدد:	جمع		عدد:	جمع
وسعت:	معرفہ		وسعت:	معرفہ
اعراب:	رفع		اعراب:	رفع

اسم اشارہ			مشارہ الیہ	
جنس:	مذکر	هَؤُلاءِ لقَوْمُ	جنس:	مذکر
عدد:	جمع		عدد:	جمع
وسعت:	معرفہ		وسعت:	معرفہ
اعراب:	رفع		اعراب:	رفع

اسم اشارہ			مشارہ الیہ	
جنس:	مذکر	هذا القُرْآنُ	جنس:	مذکر
عدد:	واحد		عدد:	واحد
وسعت:	معرفہ		وسعت:	معرفہ
اعراب:	رفع		اعراب:	رفع

اسم اشارہ-دیگر مرکبات میں:

یہ بات ذہن میں رہے کہ زیادہ تر اسماء الاشارہ غیر لچکدار ہونے کی وجہ سے اپنی اعرابی حالتیں ظاہر نہیں کرتے۔

اگر ہم مرکبات کی فہرست پر نظر دوڑائیں، اور اسم الإشارۃ کو اسم کی جگہ پر رکھ کر دیکھیں تو اسم الإشارۃ مندرجہ ذیل مرکبات میں دیکھے جاسکتے ہیں:

- جار المجرور مرکب میں حرف جَر کے بعد۔
- حرف نصب و اسمھا مرکب میں حرف نصب کے بعد۔
- اضافہ مرکب میں مضاف الیہ کے طور پر۔
- اسماءاشارہ کبھی بھی موصوف صفہ اور مضاف نہیں ہو سکتے، کیونکہ دونوں صورتوں میں یہ بے معنی ہوں گے۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے:

حرف جر	فی هَذَا	اسم اشارہ

حرف نصب	اِنَّ هَؤُلَاءِ	اسم اشارہ

مضاف	بعد ذٰلِكَ	اسم اشارہ

مندرجہ بالا سادہ مثالوں کے علاوہ، ہم اسماشارہ کو کئی پیچیدہ قسم کے مرکبات میں بھی دیکھتے ہیں۔ ہم اسم اشارہ و مشار الیہ کو دوسرے مرکب کے ساتھ جڑا ہوا پائیں گے۔ مثلاً اگر میں کہنا چاہوں، "اِس گھر میں"، تو اسے عربی میں یوں لکھیں گے "فِيْ هذَا البيت "۔ غور کیجئے کہ اس مثال میں ہمارے پاس جار مجرور اور ایک اسم اشارہ و مشار الیہ ہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اسم اشارہ اور مشار الیہ کی چاروں خصوصیات لازمًا ایک جیسی ہونی چاہیں، یوں ان کی اعرابی حالت بھی ایک جیسی ہوں گی۔

مندرجہ بالا مثال، فِيْ هَذَا الْبَيْتِ میں حرف جر کا اثر اسم اشارہ تک گیا ہے جسکی وجہ سے مشار الیہ بھی حالت جر میں ہے۔

مندرجہ ذیل مثالیں دیکھئے:

حرف جر کا اثر	لِهَؤُلاءِ الْقَوْمِ	اسم اشارہ
حرف نصب کا اثر	اِنَّ هذا القُرآنَ	اسم اشارہ

کسی اضافہ کی طرف اشارہ کرنا

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مضاف کے ساتھ ال نہیں آ سکتا۔ دوسری جانب مشار الیہ کے ساتھ ال لازمًا آنا چاہیے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی اضافہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ان دو اصولوں کے مابین مفاہمت کس طرح پیدا کی جائے؟ مثال کے طور پر، مرکب "بَيْتُ اللّٰه" کی طرف کس طرح اشارہ کیا جائے؟ هَذَا بَيْتُ اللّٰه، مرکب نہیں ہے کیونکہ اسم اشارہ کے بعد آنے والے اسم کے ساتھ ال نہیں۔ دوسری جانب، هٰذَا بَيْتُ اللّٰه گرامر کی روسے درس نہیں کیونکہ مضاف کے ساتھ کسی صورت " ال" نہیں آ سکتا۔ اس کا حل یہ ہے کہ اسم اشارہ کو اضافہ کے بعد لکھا جائے۔ مرکب "بَيْتُ اللّٰه" کی طرف اشارہ کرنے کا درس طریقہ یوں ہو گا:

"بَيْتُ اللّٰه هَذَا"۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیں۔

- مِنْ هٰذِهِ القرية

- بَيْتُ ذٰلِكَ الرجُلِ
- فِي عامِهِمْ هَذا
- بِوَرِقِكُمْ هَذِهِ
- لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذا

مشق: مناسب اسم اشارہ استعمال کریں:

الفاظ	پہلے / بعد میں	قریب	دور	قسم	وجہ
القَوْمُ					
قَوْمِيْ					
اليَوْمُ					
يَوْمِنَا					
نَاقَةُ اللّٰهِ					
الغُلَامَيْنِ					
نِسَاءِ العَالَمِيْنَ					

4.3 حروف عطف:

عربی میں چند ایسے الفاظ ہیں، جو زبان کی مختلف اکائیوں کو آپس میں جوڑنے کا کام کرتے ہیں۔ یہ، أسماء، مرکبات اور جملوں کے درمیان آسکتے ہیں۔ ان کو حروف عطف کہتے ہیں۔ یہ دو یا دو سے زیادہ اسماء کے درمیان رابطہ قائم کرتے ہوئے اسم کی اعرابی حالت کو آگے منتقل کرتے ہیں۔

حروف عطف میں عام طور پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والا حرف "**و**" ہے، جس کے معنی ہیں؛ اور۔ دیگر حروف عطف کا تعارف بعد میں آئے گا۔

حرف عطف "**و**" کے بعد جو کچھ بھی آئے، اسے معطوف علی کہتے ہیں۔ خالی جگہ میں وہ لفظ لکھا جائے گا جو حرف سے پہلے آئے گا۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیے:

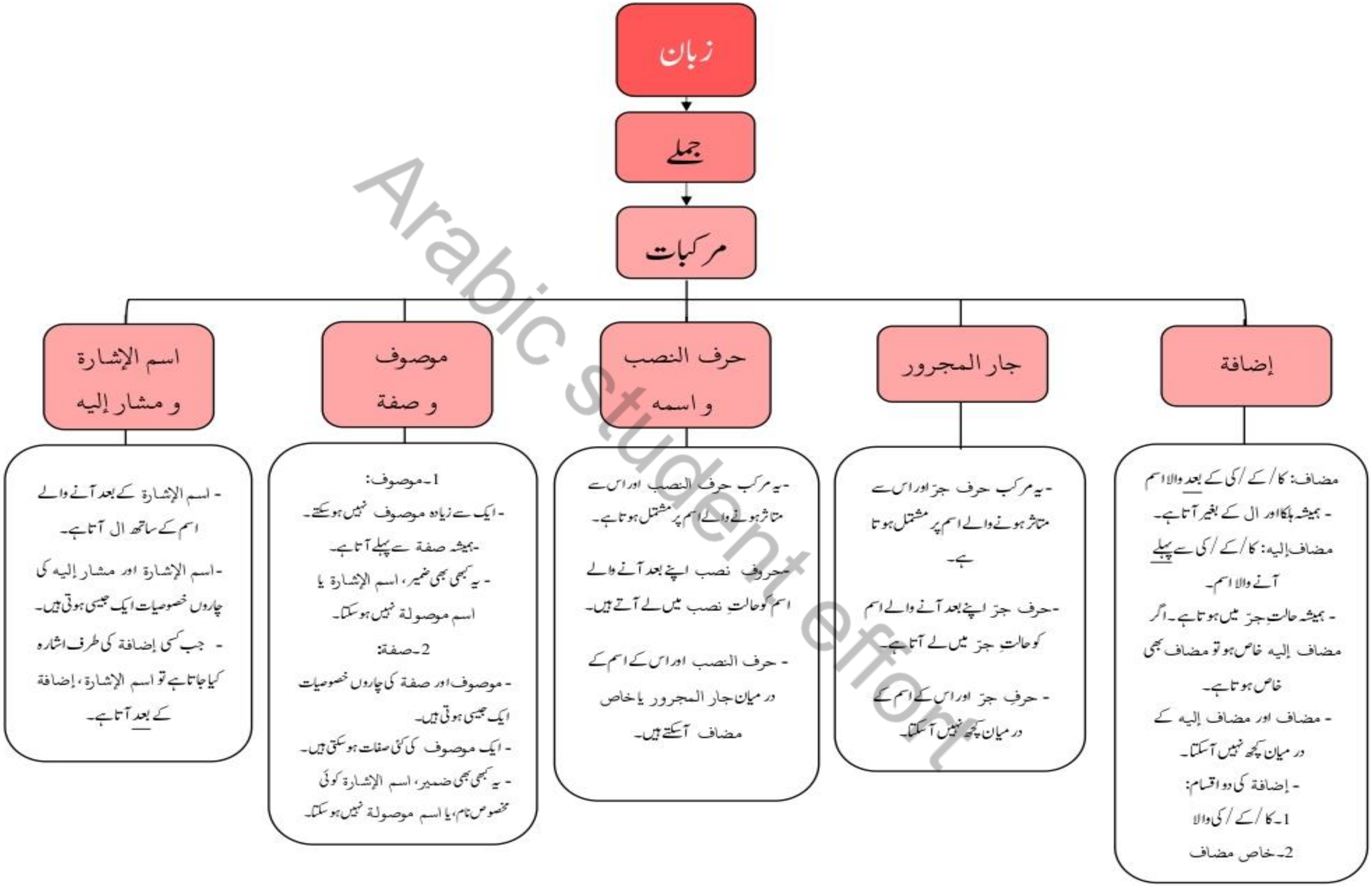
اللّٰهُ وَالرَّسُوْلُ　　**وَ**: حرف عطف　　**الرَّسُوْلُ**: معطوف علیہ　　**اللّٰه**: معطوف

نوٹ: گرامر کا مطالعہ کرتے وقت، اللہ تعالیٰ کے نام کی جگہ ہم احتراماً **لفظ الجلالة** کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ جس کا مطلب ہے، "اللہ کا نام" یا لفظی ترجمہ، "عالی شان ذات کا نام" ہے۔

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللهَ كَثِيراً وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً (35)

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور را ساز مرد اور را ساز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں۔۔۔

غور کیجئے کہ کس طرح **إِنَّ** کا اثر حرف العطف کے استعمال سے کئی الفاظ تک منتقل ہوا ہے۔ حرف العطف "**و**" نے کئی اسماء کو آپس میں جوڑ رکھا ہے، اور ان سب کی اعرابی حالت ایک ہے۔


زبان
جملے
مرکبات
إضافة
مضاف: کا/کے/کی کے بعد والا اسم
- ہمیشہ ہلکا اور ال کے بغیر آتا ہے۔
مضاف إليه: کا/کے/کی سے پہلے آنے والا اسم۔
- ہمیشہ حالتِ جرّ میں ہوتا ہے۔ اگر مضاف إليه خاص ہو تو مضاف بھی خاص ہوتا ہے۔
- مضاف اور مضاف إليه کے درمیان کچھ نہیں آسکتا۔
- إضافة کی دو اقسام:
1۔ کا/کے/کی والا
2۔ خاص مضاف
جار المجرور
- یہ مرکب حرف جرّ اور اس سے متاثر ہونے والے اسم پر مشتمل ہوتا ہے۔
- حرف جرّ اپنے بعد آنے والے اسم کو حالتِ جرّ میں لے آتا ہے۔
- حرف جرّ اور اس کے اسم کے درمیان کچھ نہیں آسکتا۔
حرف النصب و اسمه
- یہ مرکب حرف النصب اور اس سے متاثر ہونے والے اسم پر مشتمل ہوتا ہے۔
- حروف نصب اپنے بعد آنے والے اسم کو حالتِ نصب میں لے آتے ہیں۔
- حرف النصب اور اس کے اسم کے درمیان جار المجرور یا خاص مضاف آسکتے ہیں۔
موصوف و صفة
1۔ موصوف:
- ایک سے زیادہ موصوف نہیں ہوسکتے۔
- ہمیشہ صفة سے پہلے آتا ہے۔
- یہ کبھی بھی ضمیر، اسم الإشارة یا اسم موصولة نہیں ہوسکتا۔
2۔ صفة:
- موصوف اور صفة کی چاروں خصوصیات ایک جیسی ہوتی ہیں۔
- ایک موصوف کی کئی صفات ہوسکتی ہیں۔
- یہ کبھی بھی ضمیر، اسم الإشارة کوئی مخصوص نام، یا اسم موصولة نہیں ہوسکتا۔
اسم الإشارة و مشار إليه
- اسم الإشارة کے بعد آنے والے اسم کے ساتھ ال آتا ہے۔
- اسم الإشارة اور مشار إليه کی چاروں خصوصیات ایک جیسی ہوتی ہیں۔
- جب کسی إضافة کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے تو اسم الإشارة، إضافة کے بعد آتا ہے۔

باب:5

معنی یاد کریں

حَقٌّ سچائی، مقصد/حق	بَحْرٌ ـــ بِحَارٌ/أَبْحُرٌ سمندر	جَبَلٌ ـــ جِبَالٌ پہاڑ	شَجَرَةٌ ـــ شَجَرٌ/أَشْجَارٌ درخت
لَيْلٌ ـــ لَيَالٍ رات	نَهَارٌ دن	قَمَرٌ چاند	دَابَّةٌ ـــ دَوَابُّ مخلوق
رَبٌّ ـــ أَرْبَابٌ حاکم	جَنَّةٌ ـــ جَنَّاتٌ باغ	ثَمَرٌ ـــ ثَمَرَاتٌ پودوں کی پیداوار/درخت	نَهَرٌ ـــ أَنْهَارٌ دریا
وَلِيٌّ ـــ أَوْلِيَاءُ محافظ دوست	عَدُوٌّ ـــ أَعْدَاءُ دشمن	خَيْرٌ (مِنْ) اچھا/بہتر	شَرٌّ (مِنْ) برائی/شر
عِلْمٌ ـــ عُلُوْمٌ علم	حَمْدٌ شکر اور تعریف	نِعْمَةٌ ـــ أَنْعُمٌ/نِعَمٌ نعمت	عَمَلٌ ـــ أَعْمَالٌ اعمال
عَبْدٌ ـــ عِبَادٌ عبادت گزار/غلام	فَضْلٌ فضل/احسان	سَيِّئَةٌ ـــ سَيِّئَاتٌ گناہ/بری چیز	حَسَنَةٌ ـــ حَسَنَاتٌ نیک عمل/اچھی چیزیں
مَدِيْنَةٌ شہر	فَرِحٌ بہت خوش	خَائِفٌ خوفزدہ	ظَالِمٌ ظالم

أَسْمَاء – جو "عمل" کو ظاہر کرتے ہیں:

خَارِجٌ نکلنا/چھوڑنا	ذَاهِبٌ جانا	قَادِمٌ آنا
رَاجِعٌ لوٹنا	نَائِمٌ سونا	دَارِسٌ تعلیم حاصل کرنا
نَاظِرٌ (إِلَى) (کی طرف) دیکھنا	عَابِدٌ عبادت کرنا	آكِلٌ کھانا

باب:5–جملہ اسمیہ

5.1 تعارف:

عربی زبان میں جملوں کی دو اقسام ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ اسم سے شروع ہونے والے جملے کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ تاہم کچھ جگہوں پر یہ اصول لاگو نہیں ہوتا۔ دوسری جانب اگر کوئی جملہ "فعل" سے شروع ہو، تو اسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ یہ اصول ہمیشہ لاگو ہوتا ہے۔

ہم جملوں کے مطالعے کا آغاز، جملہ اسمیہ سے کریں گے۔

5.2 پوشیدہ "ہے" کی تلاش:

ہر جملہ اسمیہ میں "ہے" موجود ہوتا ہے۔ تاہم عربی میں یہ نہیں پایا جاتا۔ جملہ اسمیہ میں "ہے" پوشیدہ ہوتا ہے۔ اس پوشیدہ "ہے" کی تلاش کا ایک سنہری اصول ہے، جسے "الفاظ کی لڑی میں خلا" کہتے ہیں۔

- **الفاظ کی لڑی میں خلا:**

پچھلے باب میں، مرکبات کے مطالعے کے دوران ہم الفاظ اور ان کے آپس میں تعلق سے متعارف ہوئے تھے۔ جب تک الفاظ پانچ بنیادی مرکبات میں سے کسی مرکب کا حصہ ہوتے ہیں، اسے **"الفاظ کی لڑی"** کہا جاتا ہے، کیونکہ اس میں الفاظ کی نہ کسی تعلق کے ذریعے آپس میں منسلک ہوتے ہیں۔

تاہم جب دو الفاظ، مندرجہ ذیل تعلقات میں سے کسی بھی تعلق کا حصہ نہ ہوں تو الفاظ کی لڑی میں خلا آجاتا ہے:

- **الجار والمجرور**
- **حرف نصب و اسمها**
- **الاضافة**
- **المؤصوف و الصفة**
- **اسم الاشارة والمشار إليه**
- **حرف عطف**

لڑی میں خلا کو "ہے" سے پر کیا جاتا ہے، جو کہ جملہ اسمیہ ہونے کی نشانی ہے۔ تاہم اردو میں ترجمہ کرتے وقت "ہے" جملے کے آخر میں لکھا جاتا ہے۔ ایک جملے میں کئی خلا بھی ہو سکتے ہیں، لیکن ترجمے کے لیے ہماری توجہ کا مرکز جملے میں آنے والا پہلا خلا ہو گا۔

مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے:

- **اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا** مال اور بیٹے ہیں دنیاوی زندگی کی زینت (مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔)

المال، حرف عطف "و" کی وجہ سے البنون سے جڑا ہوا ہے۔ البنون اور زینة آپس میں منسلک نہیں، چنانچہ الفاظ کی لڑی میں خلا موجود ہے۔ **زينة، إضافة** کے ذریعے **الحياة** سے منسلک ہے اور لفظ **الدنيا**، بطور **صفة الحياة** سے جڑا ہے۔

- **اَلْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ** مال غنیمت ہے اللہ اور رسول کے لیے۔ (مال غنیمت اللہ اور رسول کے لیے ہے۔)

الانفال اور **لله** کے درمیان کوئی تعلق موجود نہیں، جس کی وجہ سے یہاں خلا پایا جاتا ہے۔ **الرسول، لله** سے حرف عطف "**و**" کے ذریعے جڑا ہوا ہے۔

- **بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ** تمہارے بعض میں سے ہیں بعض۔ (تمہارے بعض میں سے بعض ہیں۔)

بعض "**إضافة**" کے تعلق کے ذریعے **كُمْ** سے منسلک ہے۔ جبکہ **بعضكم** اور جار مجرور کے درمیان خلا پایا جاتا ہے۔

جملوں میں عام طور پر پائے جانے والے خلا کی اقسام:

الفاظ کی لڑی میں پائے جانے والے خلا کی چند اقسام درج ذیل ہیں۔ یہ جملوں میں اکثر دیکھے جاسکتے ہیں:

- **: آزاد ضمائر کے بعد:** آزاد ضمائر اپنے بعد آنے والے کسی بھی لفظ سے کسی قسم کا تعلق نہیں بناتے۔ چنانچہ آزاد ضمائر اور اس کے بعد آنے والے لفظ کے درمیان خلا موجود ہوتا ہے، جو کہ جملہ اسمیہ کی نشانی ہے۔ اس خلا کو "ہے" سے پر کیا جاتا ہے۔ آزاد ضمائر کے بعد اگر کوئی اسم آئے تو دونوں کی تعداد اور جنس ایک جیسی ہو گی۔

- **مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے:**

ہے سے پہلے	أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ	ہے کے بعد
أَنْتُمْ		قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ

ہے سے پہلے	أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ	ہے کے بعد
أَنْتُمْ	تم سب اسراف کرنے والی قوم ہو	قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ

ہے سے پہلے	هُوَ اللّٰهُ	ہے کے بعد
هُوَ	وہ اللہ ہے	اللّٰهُ

ہے سے پہلے	أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ	ہے کے بعد
أَنَا	میں اس سے بہتر ہوں	خَيْرٌ مِنْهُ

ہے سے پہلے	هُوَ مِنَ الْكِتَابِ	ہے کے بعد
هُوَ	وہ کتاب میں سے ہے	مِنَ الْكِتَابِ

ہے سے پہلے	هُوَ مِنَ الْكِتَابِ	ہے کے بعد
هُوَ	وہ کتاب میں سے ہے	مِنَ الْكِتَابِ

▪ اسم اشارہ کے فوراً بعد آنے والے اسم:

اسم اشارہ کے فوراً بعد آنے والے اسم کے کے ساتھ **ال** نہ ہو تو الفاظ کی لڑی میں خلا آجاتا ہے جو کہ جملہ اسمیہ ہونے کی نشانی ہے۔اس خلا کو "ہے" سے پُر کیا جاتا ہے۔عام طور پر ایسا، جملے کے شروع میں ہوتا ہے۔اسم اشارہ اور اس کے بعد آنے والے اسم کی تعداد اور جنس ایک جیسی ہوتی ہے۔

▪ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے:

ہے سے پہلے	أُولٰئِكَ أَصْحابُ النَّارِ	ہے کے بعد
أُولٰئِكَ	وہ آگ والے ہیں	أَصْحابُ النَّارِ

ہے سے پہلے	هٰذا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	ہے کے بعد
هٰذا	یہ اللہ کی طرف سے ہے	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

ہے سے پہلے	هٰؤُلاءِ شُفَعاؤُنا	ہے کے بعد
هٰؤُلاءِ شُفَعاؤُنا	یہ اللہ کی طرف سے ہے	هٰؤُلاءِ شُفَعاؤُنا

ہے سے پہلے	هٰذِهٖ ناقَةُ اللّٰهِ	ہے کے بعد
هٰذِهٖ ناقَةُ اللّٰهِ	یہ اللہ کی طرف سے ہے	هٰذِهٖ ناقَةُ اللّٰهِ

ہے سے پہلے	هٰذا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	ہے کے بعد
هٰذا	یہ اللہ کی طرف سے ہے	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

ہے سے پہلے	هٰذا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	ہے کے بعد
هٰذا	یہ اللہ کی طرف سے ہے	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

▪ مرکب اور جملے کے درمیان فرق:

آیئے ہم اسم اشارہ اور مشار الیہ کے دوسرے اصول کو دہرائیں۔مشار الیہ کے ساتھ لازماً ال آنا چاہیے۔یہ اس لیے کہ اگر مشار الیہ کے ساتھ ال نہ آئے تو وہ مرکب کی بجائے "جملہ" بن جاتا ہے۔مثلاً:**هٰذِهِ الآيَةُ** کا ترجمہ یوں کیا جائے گا: "یہ آیت"۔لیکن اگر مشار الیہ سے ال ہٹا دیا جائے تو اس کا ترجمہ یوں ہو جائے گا: "یہ ایک آیت ہے"۔

یادرکھیے کہ اگر مشار الیہ کے ساتھ ال ہو تو وہ مرکب ہو گا، لیکن الی نہ ہو تو یہ جملہ بن جاتا ہے۔

یہ بھی جان لیجئے کہ ایک اسم اشارہ صرف مرکب اسم اشارہ و مشار الیہ کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ، **اسم إن**، **مجرور** یا **مضاف الیہ** وغیرہ کے طور پر بھی آسکتا ہے۔

مشق 1: مرکب اور جملے کی نشاندہی کیجیے۔(* مرکب=م / جملہ=ج)

هٰذِهِ الْاَنْهَارُ	م/ج	تِلْكَ الْقُرٰى	م/ج	اُولٰٓئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ	م/ج
هٰذَا حَرَامٌ	م/ج	ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ	م/ج	هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ	م/ج

- **حرف نصب اور اس کے اسم کے بعد**

مرکب حرف نصب اور اس کے اسم کے بعد، اپنے بعد آنے والے کسی بھی لفظ سے کوئی تعلق نہیں بناتا، جس کی وجہ سے الفاظ کی لڑی میں خلا پیدا ہو جاتا ہے۔یہ جملہ اسمیہ کی نشانی ہے۔اس خلا کو "ہے" سے پر کیا جاتا ہے۔اسمِ إِنّ اور "ہے" کے بعد آنے والے اسم کی جنس اور تعداد ایک جیسی ہوتی ہے۔

حرف نصب اور اس کا اسم	اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ	خبر
اِنَّهَا	بیشک وہ(مونث) ہے زرد گائے۔(بیشک وہ زرد گائے ہے۔)	بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ

حرف نصب اور اس کا اسم	اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ	خبر
اِنَّ اللّٰهَ	بیشک اللہ ہے صبر کرنے والوں کے ساتھ۔ (بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔)	مَعَ الصَّابِرِيْنَ

- **معرفہ اور نکرہ کے درمیان**

اگر کسی معرفہ (خاص) لفظ کے فوراً بعد نکرہ(عام) لفظ آئے تو ان کے درمیان ایک خلا موجود ہوتا ہے، جو کہ جملہ اسمیہ ہونے کی نشانی ہے۔اس خلا کو "ہے" سے پر کیا جاتا ہے۔ان دونوں الفاظ کی جنس اور تعداد ایک جیسی ہوتی ہے۔

ذیل میں دی گئی مثالوں کو دیکھیے:

معرفہ	يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ	نکرہ
يَدَاهُ	اس کے دونوں ہاتھ ہیں فراخ(اس کے دونوں ہاتھ فراخ ہیں۔)	مَبْسُوْطَتَانِ

معرفہ	واللّٰهُ واسِعٌ عَلِيْمٌ	نکرہ
واللّٰهُ	اور اللہ ہے بہت وسعت والا، سب کچھ جانے والا- (اور اللہ بہت وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔)	واسِعٌ عَلِيْمٌ

یہ الفاظ کی لڑی میں عموماً پائے جانے والے خلا کی فہرست تھی۔ان چار اقسام کے علاوہ بھی اس کی کچھ اقسام ہیں۔

مشق:2 الفاظ کی لڑی میں خلا تلاش کیجئے۔ الفاظ کے معانی کی مدد سے ترجمہ بھی کیجئے۔

- هذا بَلاغٌ لِلّناسِ
- اِنِّي مَعَكُمْ
- اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ
- هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِيْنَ
- اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ
- هُمَا فِيْ الغَارِ

5.3 اعراب جملہ اسمیہ - گرامر کی رو سے جملہ اسمیہ کے اجزاء:

عربی گرامر کی رو سے جملہ اسمیہ کے اجزاء کا دو طرح سے جائزہ لیا جاتا ہے:

- جملے کی سطح پر۔
- مرکب کی سطح پر۔

جملے کی سطح پر جملہ اسمیہ کے اجزاء: کو ایک ٹوکری کی مانند سمجھے جس میں مخصوص الفاظ اور مرکبات شامل ہوتے ہیں۔ ی ایک وسیع موضوع ہے۔ دوسری جانب، مرکب کی سطح پر جملہ اسمیہ کے اجزاء کا مطالعہ، دراصل جملے کی سطح پر جملہ اسمیہ کے اجزاء کا تفصیل سے جائزہ لینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں مختلف طریقے نہیں بلکہ ایک ہی موضوع (جملہ اسمیہ) کے مطالعے کے دو انداز ہیں۔ اس بات کی وضاحت اس باب میں کی جائے گی۔

جملے کی سطح پر جملہ اسمیہ کے اجزاء:

جملہ اسمیہ کے تین اجزاء ہیں:

- **مبتداء:** ہم الفاظ کی لڑی میں پائے جانے والے خلاء کی مختلف اقسام کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ جب الفاظ آپس میں کسی قسم کا تعلق استوار کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں یہ خلا پیدا ہوتا ہے، جسے "ہے" سے پر کیا جاتا ہے۔ اس خلا سے پہلے آنے والا لفظ یا الفاظ دراصل مبتدأ کہلاتے ہیں۔ یہ واحد اسم، اسم + اسم مرکبات یا حرف النصب و اسمھا پر مشتمل ہو سکتا ہے۔ الفاظ کی لڑی میں پائے جانے والے خلاء کی چار اقسام ہی دراصل مبتدأ کی عام اقسام ہیں۔ مبتداء عام طور پر حالت رفع میں ہوتا ہے۔
- **خبر:** الفاظ کی لڑی میں آنے والے خلا کے بعد والا **لفظ یا الفاظ الخبر** کہلاتے ہیں۔ یہ واحد **اسم یا اسم + اسم** مرکبات پر ہوتا ہے۔ الخبر بنیادی طور پر حالت رفع میں ہوتا ہے۔
- **متعلق بالخبر:** یہ بھی الفاظ کی لڑی میں پائے جانے والے خلا کے بعد آتا ہے۔ یہ جار مجرور یا ظرف (خاص مضاف) پر مشتمل ہوتا ہے۔

ہر جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر یا متعلق بالخبر (یا دونوں) لازمی موجود ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ کوئی بھی جملہ اسمیہ، مبتداء کے بغیر نہیں بن سکتا۔

ذیل میں دی گئی مثالوں کو دیکھیں۔ مبتدا کے نیچے ایک، خبر کے نیچے دو اور متعلق بالخبر کے نیچے تین لکیر میں لگائی گئی ہیں۔

متعلق بالخبر	خبر	مبتدا	
لَهُمْ	سَكَنٌ	اِنَّ صَلٰوتَكَ	اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ
	خَيْرُ الحاكِمِيْنَ	وَهُوَ	وَهُوَ خَيْرُ الحاكِمِيْنَ
لَفِيْ	ضَلالٍ مُبِيْنٍ	اِنَّ اٰبانا	اِنَّ اٰبانا لَفِيْ ضَلالٍ مُبِيْنٍ

مرکب کی سطح پر جملہ اسمیہ کے اجزاء:

یاد کیجیے کہ ہم نے پڑھا تھا کہ جملے کی سطح پر جملہ اسمیہ کے تین اجزاء ہیں۔یعنی مبتدا، خبر اور متعلق بالخبر۔ان کی مثال ایک ایسی ٹوکری کی سی ہے، جس میں اسم یا مرکب شامل ہو سکتے ہیں۔اب ہم مرکب کی سطح پر جملہ اسمیہ کے اجزاء کا جائزہ لیتے ہوئے، مبتدا، خبر اور متعلق بالخبر کی ٹوکریوں میں موجود اجزاء کا الگ الگ اور تفصیلی جائزہ لیں گے۔

جملہ اسمیہ

مبتداء
- واحد اسم
- اسم + اسم مرکب
- حرف نصب اور اسکا اسم

خبر
- واحد اسم
- اسم + اسم مرکب

متعلق بلخبر
- جارو مجرور
- خاص مضاف

مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیں:

متعلق بلخبر	خبر	مبتدا	
لَهُمْ	سَكَنٌ	اِنَّ صَلٰوتَكَ	اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ
جارو مجرور	مفرد (واحد)	حرف نصب اور اس کا اسم صَلٰوتَكَ ایک اضافہ ہے	بیشک تمہاری نماز تمہارے لیے (باعث) سکون ہے

وَهُوَ خَيْرُ الحاكِمِيْنَ	وَهُوَ	خَيْرُ الحاكِمِيْنَ	
اور وہ بہترین حاکم ہے۔	مفرد (واحد)	اضافہ	

اِنَّ آبانا لَفِيْ ضَلالٍ مُبِيْنٍ	اِنَّ آبانا	ضَلالٍ مُبِيْنٍ	لَفِيْ
بیشک ہمارا باپ واضح گمراہی میں ہے۔	حرف نصب اور اس کا اسم آبانا ایک اضافہ ہے	مرکب توصیفی (موصوف صفہ)	جار

مشق:3 دیے گئے جملوں میں مبتدا کے نیچے ایک، خبر کے نیچے دو اور متعلق بالخبر کے نیچے تین لکیر میں لگائے۔

- هذا بَلاغٌ لِلنّاسِ
- اِنِّي مَعَكُمْ
- اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ
- هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِيْنَ
- اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ
- هُمَا فِيْ الغَارِ

5.4 بے قاعدہ جملے (Abnormal Sentence Structure)

عام طور پر جملہ اسمیہ کی ترتیب کچھ یوں ہوتی ہے کہ بالترتیب پہلے مبتداء، اس کے بعد خبر اور پھر متعلق بالخبر آتا ہے۔ تاہم جملے میں خاص معانی پیدا کرنے کی غرض سے یہ ترتیب تبدیل بھی کی جاسکتی ہے۔ ترتیب کی تبدیلی سے مختلف معانی پیدا ہوتے ہیں، جس کا اندازہ سیاق و سباق سے لگایا جاسکتا ہے۔ اگر جملے میں کوئی جز، معمول کے خلاف پہلے آجائے تو عربی اصطلاح میں اسے مقدم کہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے، "پہلے"۔ دوسری جانب اگر کوئی جز خلاف معمول تاخیر سے آئے تو عربی اصطلاح میں اسے مؤخر کہتے ہیں، جس کا مطلب، "تاخیر سے"۔ اگر کسی جملے میں کوئی جز مقدم ہو تو کوئی نہ کوئی دوسرا اجزا مؤخر ضرور ہو گا۔

عام طور پر آنے والے غیر معمولی جملوں کے دو نمونے درج ذیل ہیں:

- متعلق بالخبر　　مبتداء　　x
- مبتداء　　متعلق بالخبر　　الخبر

عام طور پر پہلا نمونہ (جس میں متعلق بالخبر، مبتداء سے پہلے آتا ہے) جملے میں "اختصاص" (خاص بنانا) کے معنی پیدا کرتا ہے۔

ذیل میں دی گئی مثالوں کو دیکھئے:

متعلق خبر مقدم	وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ	مبتدا مؤخر
وَاِلَى اللّٰهِ	اور صرف اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے	الْمَصِيْرُ

متعلق خبر مقدم	وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	مبتدا مؤخر
وَعِنْدَهُ	اور صرف اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

متعلق خبر مقدم	لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضِ	مبتدا مؤخر
لَهُ	آسمانوں اور زمین کی ملکیت صرف اسی کے لیے ہے	مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضِ

- یادرکھیں کہ اگر مبتداء نکرہ ہو تو اسے لازماً مؤخر بنانا پڑتا ہے۔ایسی صورت میں متعلق بالخبر تقدیم جیسے خاص معنی نہیں کرتا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ جملے کو ترتیب دینے کا اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ موجود نہیں۔

مقدم ــــــ فِي قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ ــــــ مبتدا موخر

- **اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا** مندرجہ بالا مثال میں، حرف نصب واسمھا (مبتداء مؤخر ہے۔ چونکہ حرف نصب اور اس کے اسم کے درمیان فاصلہ آسکتا ہے، اس لیے اگر اس مرکب کا ایک حصہ فاصلے پر ہو تو پورا مرکب ہی مؤخر تصور کیا جائے گا۔

- غیر معمولی جملوں کا دوسرا نمونہ (جس میں مبتداء اپنی جگہ پر ہی رہتا ہے، لیکن خبر اور متعلق بالخبر ایک دوسرے کی جگہ لے لیتے ہیں) جملے میں کئی قسم کے معانی پیدا کر سکتا ہے، جس کا انداز وسیاق وسباق سے لگایا جاتا ہے۔ زور دینا(**التوکید**) اور اہمیت دینا یا دلچسپی کا اظہار(**الإهتمام**) اس کے کئی معانی میں سے دو بنیادی معانی ہیں۔

مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے:

وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(مقدم) (موخر)

اللہ ہے ہر طرح سے ہر ایک چیز پر قادر-(اور اللہ ہر طرح سے ہر ایک چیز پر قادر ہے۔)

یہ بات یاد رکھیں کہ "بے قاعدہ"، "غیر معمولی" اور "نایاب" جملوں میں فرق ہوتا ہے۔ ابھی تک جملوں کی اس قسم کا ذکر کیا گیا ہے جو معمول سے ہٹ کر بنتے ہیں، لیکن ان کی مثالیں قرآن مجید اور ادب میں عام طور پر ملتی ہیں۔

مشق:4 دیے گئے جملوں میں مبتدا کے نیچے ایک، خبر کے نیچے دو اور متعلق بالخبر کے نیچے تین لکیریں لگائے۔ اگر کوئی جز مقدم یا مؤخر ہو تو اس کی بھی نشاندہی کیجئے۔

- وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ
- فَهُمْ فِيْهِ سَوَاءٌ
- وَعَلَى الوارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ
- وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ

5.5 ملکیت اور موجودگی ظاہر کرنے والے جملے

عربی زبان میں "بے قاعدہ" جملے دو طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ روز مرہ کی گفتگو میں استعمال ہوتے ہیں اور جملے میں خاص معانی پیدا نہیں کرتے۔

- ایسے جملے جو "ملکیت" کو ظاہر کرتے ہیں۔
- ایسے جملے جو کسی چیز یا شخص کی "موجودگی" کو ظاہر کرتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے، جملے کی ترتیب میں متعلق بالخبر "مقدم" جبکہ مبتدا "مؤخر" ہوتا ہے۔ جملے کی ترتیب کے نمونوں کو ذہن نشین کیجئے۔

ملکیت کو ظاہر کرنے والے جملے:

- ملکیت کو ظاہر کرنے کے لیے جملہ اسمیہ کے دو نمونے ہیں۔ یہ پہلے بھی بتایا جاچکا ہے کہ ایسے جملوں کی ترتیب میں متعلق بالخبر "مقدم" جبکہ مبتداء "مؤخر" ہوتا ہے۔
- پہلے نمونے میں، متعلق بالخبر "مقدم" **"لام"** (حرف جر) پر مشتمل ہوتا ہے جس کے بعد چیز کا مالک (اسم) آتا ہے۔ اس کے بعد مبتداء "مؤخر" آتا ہے جو اس اسم پر مشتمل ہوتا جس کے ساتھ ملکیت ظاہر کی جارہی ہو۔

متعلق خبر مقدم	لَهَا شِرْبٌ	مبتدا مؤخر
لَهَا	اس کے پاس پینے کا حق ہے۔	شِرْبٌ

متعلق خبر مقدم	لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	مبتدا مؤخر
لِلذَّكَرِ	مرد کے پاس دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ہے۔	مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

یہ نمونہ، ملکیت کو ظاہر کرنے کے لیے عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مشق:5 معانی کی مدد سے آیات کا ترجمہ کیجئے۔

أَعْمَال- عمل کی جمع   **عَذَاب**- سزا   **أَلِيْم**- دردناک   **أَجْر**- انعام   **نُوْر**- روشنی/نور

- لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ
- وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
- لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ

- دوسرے نمونے میں متعلق بالخبر مقدم، عِنْدَ (خاص مضاف) سے مل کر بنتا ہے جس کے بعد چیز کا مالک (اسم) آتا ہے۔ اس کے بعد مبتداء "مؤخر" آتا ہے جو کہ اس اسم پر مشتمل ہوتا جس کے ساتھ ملکیت ظاہر کی جارہی ہو۔

متعلق خبر مقدم	وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	مبتدا مؤخر
وَعِنْدَهٗ	اور صرف اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں۔	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

متعلق خبر مقدم	وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ	مبتدا مؤخر
وَعِنْدَهٗ	اور صرف اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔	اُمُّ الْكِتَابِ

- **موجودگی ظاہر کرنے والے جملے:** اس قسم کے جملوں کے بھی دو نمونے ہیں۔ جو کسی چیز یا شخص کی کسی مخصوص جگہ پر موجودگی کو ظاہر کرتے ہیں پہلا نمونہ متعلق بالخبر مقدم پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کے بعد مبتداء مؤخر آتا ہے۔

متعلق خبر مقدم	فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَرَضٌ	مبتدا مؤخر
فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ	ان کے دلوں میں بیماری ہے۔	مَرَضٌ

متعلق خبر مقدم	وَبَیۡنَهُمَا حِجَابٌ	مبتدا مؤخر
وَبَیۡنَهُمَا	اور دونوں کے درمیان حجاب ہے۔	حِجَابٌ

مشق:6 معانی کی مدد سے آیات کا ترجمہ کیجئے۔

أَعۡمَال - عمل کی جمع **عَذَاب** - سزا **أَلِيۡم** - دردناک **أَجۡر** - انعام **نُوۡر** - روشنی / نور

- وَفِیۡ السَّمَاءِ رِزۡقُكُمۡ
- فِيۡهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
- مِنۡهُمُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَ اَكۡثَرُهُمُ الفَاسِقُوۡنَ

5.6 پیچیدہ جملے (Complex Sentences)

جملہ بطور خبر: جملے اور مرکب کی سطح پر جملہ اسمیہ کے اجزاء کی بحث کو یاد کیجئے۔ جملے کی سطح پر جملہ اسمیہ میں صرف تین اجزاء پائے جاتے ہیں۔ یعنی مبتدا، خبر اور متعلق بالخبر۔ تاہم ان تینوں کے الگ الگ اجزاء کی تعداد مختلف ہو سکتی ہے۔ پیچیدہ جملوں کا موضوع خاص طور پر خبر اور اس کی ٹوکری میں شامل اجزاء کے مطالعے سے تعلق رکھتا ہے۔

خبر کی ٹوکری، باقی دونوں اجزاء سے مختلف اور خاص ہوتی ہے۔ کیونکہ خبر کی ٹوکری میں ایک مکمل جملہ بھی ہو سکتا ہے اور دو جملے (جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ) بھی ہوسکتے ہیں۔ فعل کے مطالعے کے بعد ہم جملہ فعلیہ بطور خبر کا تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

ابھی کے لیے، ہم جملہ اسمیہ بطور خبر کا تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

	مبتدا	خبر (جملہ اسمیہ)
هٰذَا هُوَ الحَقُّ یہ، یہی سچ ہے۔	هٰذَا	هُوَ الحَقُّ
اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الغُيُوۡبِ بیشک آپ، آپ غیب کے جاننے والے ہیں۔	اِنَّكَ	اَنۡتَ عَلَّامُ الغُيُوۡبِ

مندرجہ بالا مثالوں میں، جملے کی سطح پر اجزاء کے دو مرحلے ہیں۔ اس لیے کہ خبر ایک مکمل جملے پر مشتمل ہے۔ پہلے مرحلے کے بعد، دوسرے مرحلے میں خبر کی ٹوکری میں پائے جانے والے جملے کا کسی بھی عام جملے کی طرح تفصیل سے جائزہ لیا جاتا ہے۔

مشق:7 درج ذیل جملوں میں مبتدأ کے نیچے ایک، خبر کے نیچے دو اور متعلق بالخبر کے نیچے تین لکیر میں لگائیے۔ خبر کے اجزاء کو دیے گئے خانے میں دوبارہ لکھ کر مندرجہ بالا ہدایت کے مطابق اس کے نیچے لکیر میں لگائیے۔

- إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ
- إِنَّ هذا لَهُوَ الْقَصَصُ الحَقُّ
- وَأُلائِكَ هُمْ وَقُوْدُالنَّارِ

ایک سے زائد خبر:

یہ یاد رکھیں کہ ایک جملے میں یکے بعد دیگرے دو یا دو سے زیادہ سے زیادہ خبر، حرف عطف کے بغیر بھی آسکتے ہیں۔ ایسا زیادہ تر اللہ تعالی کے اسماء کے ساتھ ہوتا ہے۔ تاہم قرآن مجید اور عربی ادب میں اس کی دیگر مثالیں بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

- واللّٰهُ واسِعٌ عَلِيْمٌ — اور اللہ ہر چیز پر محیط، سب کچھ جاننے والا ہے۔
- وَرَبُّنا الرَّحمٰنُ الْمُسْتَعانُ — اور ہمارا رب نہایت مہربان، وہ جس سے مدد مانگی جاسکتی ہے۔

ضمیمہ نمبر-1

▪ منصف ضمیر (ضمیر الفصل):

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جب اسم اشارہ کے بعد آنے والے اسم پر الی نہ ہو تو وہ جملہ بن جاتا ہے۔ مثلاً، **هَذَا بَيْتٌ** کا ترجمہ یوں ہو گا؛ "یہ ایک گھر ہے"۔ لیکن اگر آپ نے کہنا ہو "یہی گھر ہے"*، اس کے لیے عربی میں لفظ "گھر" کے ساتھ ال کی ضرورت ہو گی۔ جبکہ الی کا اضافہ اس جملے کو مرکب میں تبدیل کر دے گا۔ اس مسئلے کا حل کیا ہے؟

اس کا حل یہ ہے کہ لفظ "گھر" کے ساتھ **ال** لگا کر اسم اشارہ اور اس کے بعد آنے والے اسم کے درمیان ایک فصل ضمیر کا اضافہ کیا جائے۔ اسے عربی میں ضمیر الفصل کہتے ہیں۔ اس کی تعداد اور جنس اسم اشارہ جیسی ہونی چاہیے۔ "یہی گھر ہے" کو عربی میں لکھنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

خبر	ضمیر فصل	مبتدا	
البَيْتُ	هُوَ	هَذا	**هَذا هُوَ البَيْتُ** یہی گھر ہے۔
الفَوْزُ العَظِيْمُ	هُوَ	ذَلِكَ	**ذَلِكَ هُوَ الفَوْزُ العَظِيْمُ** یہی بڑی کامیابی ہے۔
هُمُ الفاسِقُوْنَ	هُمُ	فَأُوْلائِكَ	**فَأُوْلائِكَ هُمُ الفاسِقُوْنَ** پس وہی فاسق ہیں۔

اردو میں "**ال**" کے متبادل کوئی مخصوص لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ "یہی گھر ہے"، عربی گرامر کی رو سے دراصل خاص گھر کی جانب اشارہ ہے۔ اس جملے میں لفظ "**ال**" کی کمی پوری کر رہا ہے۔

مشق:8 ضمیر فصل لگا کر جملہ بنائیں:

- أُوْلائِكَ المُفْلِحُوْنَ
- تِلْكَ الدّارُ الآخِرَةُ
- هذا البَلاءُ
- هذه اليَدُ
- هؤلاءِ المُؤْمِنَاتُ

ضمیمہ نمبر-2

جدید عربی زبان میں، "**موجودگی ظاہر کرنے والے جملے**" کا ایک اور نمونہ استعمال ہوتا ہے۔ جملے کی اس ترتیب میں **هُنَاكَ** ، اس کے بعد مبتداءمؤخر اور پھر متعلق بالخبر آتا ہے۔ یہ انداز صرف جدید عربی میں ہی استعمال ہوتا ہے اور قرآن مجید سے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ ذیل میں پچھلی مثالوں میں سے چند مثالوں کو جدید نمونے کے مطابق بیان کیا گیا ہے:

- **هُنَاكَ مَرَضٌ فِي قُلُوْبِهِمْ** ان کے دلوں میں مرض ہے۔
- **هُنَاكَ حِجَابٌ بَيْنَهُمَا** ان دونوں کے درمیان پردہ ہے۔

اس نمونے میں مبتداءلازمًا "عام" (نکرہ) ہونا چاہیے۔

باب:6

معنی یاد کریں

عام طور پر استعمال ہونے والے مفعول فيه					
سَنَةٌ – سِنِيْنَ	سال	حَيْثُ/حَيْثُمَا	کہاں / جہاں کہیں	أَمْسِ/بِالْأَمْسِ	گزشتہ روز
شَهْرٌ – أَشْهُرٌ/شُهُوْرٌ	مہینہ	يَوْمَئِذٍ	اُس روز	غَدًا/الغَد	آنے والا روز
يَوْمٌ – أَيَّامٌ	دن	الآنَ	اب	ساعَةٌ	گھڑی / ساعت
اليَوْمَ	آج	كُلَّمَا	جب بھی / جب کبھی	حِيْنَ/حِيْنَمَا	جب
أَبَدًا	ہمیشہ کیلئے / کبھی نہیں				

رَسُوْلٌ – رُسُلٌ پیغمبر	نَبِيٌّ – أَنْبِيَاءُ/نَبِيُّوْنَ نبی	مَالٌ – أَمْوَالٌ دولت	شَيْءٌ – أَشْيَاءُ چیز
حِكْمَةٌ دانائی	حَدِيْثٌ – أَحَادِيْثُ بیان	صَاحِبٌ – أَصْحَابٌ دوست / ساکن	سِرٌّ – أَسْرَارٌ راز

3 – حرفی			
سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالًا	پوچھنا	دَخَلَ يَدْخُلُ دُخُوْلًا	داخل ہونا
قَرَأَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً	پڑھنا	كَتَبَ يَكْتُبُ كِتَابَةً	لکھنا
سَمِعَ يَسْمَعُ سَمْعًا	سننا	أَكَلَ يَأْكُلُ أَكْلًا	کھانا
نَظَرَ يَنْظُرُ نَظَرًا (إِلَى)	دیکھنا	خَرَجَ يَخْرُجُ خُرُوْجًا	نکلنا / ابھرنا
ذَهَبَ يَذْهَبُ ذَهَابًا	جانا	دَرَسَ يَدْرُسُ دِرَاسَةً	مطالعہ کرنا
حَفِظَ يَحْفَظُ حِفَاظًا	یاد کرنا / حفاظت کرنا	قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا	کہنا
عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا	جاننا	ذَكَرَ يَذْكُرُ ذِكْرًا	یاد / تذکرہ کرنا
خَلَقَ يَخْلُقُ خَلْقًا	بنانا / تخلیق کرنا	رَجَعَ يَرْجِعُ رُجُوْعًا	لوٹنا
خاندان - 2			
عَلَّمَ يُعَلِّمُ تَعْلِيْمًا	سکھانا	ذَكَّرَ يُذَكِّرُ تَذْكِيْرًا (ـه ، بـ)	یاد کرانا (کسی کو کسی کے بارے میں)

باب 6– فعل ماضی

6.1 تعارف: عربی اور اردو زبان کے فعل میں بنیادی فرق یہ ہے کہ عربی میں ہر فعل کے اندر ایک ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔ یہ ضمیر فاعل کا کردار ادا کرتی ہے۔ ایک فعل اور ایک فاعل مل کر ایک مکمل جملہ بناتے ہیں۔ چونکہ ایک فعل میں یہ دونوں چیزیں موجود ہوتی ہیں، چنانچہ اسے ایک مکمل جملہ، یعنی **جملہ فعلیہ** کہا جاتا ہے۔

عربی زبان میں فعل کی تین اقسام ہیں:

- **فعل ماضی** - فعل ماضی (The past tense)
- **فعلِ مضارِع** - فعل حال / فعل مستقبل (The present / future-tense)
- **فعل امر / نہی** (The imperative sentence)

ان تین اقسام سے فعل کی مزید اقسام بنائی جاسکتی ہیں، مگر انہیں علیحدہ سے فعل کی اقسام شمار نہیں کیا جاتا۔ وہ ان تین بنیادی اقسام کی ذیلی اقسام کہلائی جاتی ہیں۔

ایک فعل کا جملے میں استعمال: یاد کیجئے کہ جب کوئی جملہ کسی فعل سے شروع ہو تو اسے **جملہ فعلیہ** کہتے ہیں۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ فعل سے مراد ایسا کام ہے جو کسی زمانے (ماضی / حال / مستقبل) میں انجام دیا گیا ہو۔ چنانچہ **جملہ فعلیہ**، جملہ کی ایک ایسی قسم ہے جس میں کسی نہ کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جاتا ہے۔

جس طرح جملہ اسمیہ کے تین حصے ہوتے ہیں، بالکل اسی طرح **جملہ فعلیہ** کے بھی تین حصے ہیں:

- فعل–کام / عمل
- فاعل–کام کرنے والا
- مفعول–کام کی تفصیل

آیئے اب ان تینوں اجزاء کا ایک ایک کر کے تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

6.2 فعل ماضی:

چونکہ ہر فعل میں ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے، اس لیے فعل اپنے پوشیدہ ضمیر کے مطابق مختلف صورتیں اختیار کرتا ہے۔ غور سے دیکھئے کہ ہر فعل کے اختتام پر ہونے والی تبدیلی کا انحصار اس کے پوشیدہ ضمیر پر ہوتا ہے۔

ذیل میں دیے گئے اَفعال کو ان کے ضمائر کے ساتھ ذہن نشین کیجیے۔

	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هُوَ	نَصَرَ	هُمَا	نَصَرَا	هُمْ	نَصَرُوْا
	اس نے مدد کی		ان دونے مدد کی		ان سب نے مدد کی	
مؤنث غائب	هِيَ	نَصَرَتْ	هُمَا	نَصَرَتَا	هُنَّ	نَصَرْنَا
	اس عورت نے مدد کی		اس دو عورتوں نے مدد کی		ان سب عورتوں نے مدد کی	
مذکر حاضر	اَنْتَ	نَصَرْتَ	اَنْتُمَا	نَصَرْتُمَا	اَنْتُمْ	نَصَرْتُمْ
	تونے مدد کی		تم دونے مدد کی		تم سب نے مدد کی	
مؤنث حاضر	اَنْتِ	نَصَرْتِ	اَنْتُمَا	نَصَرْتُمَا	اَنْتُنَّ	نَصَرْتُنَّ
	تونے مدد کی		تم دونے مدد کی		تم سب نے مدد کی	
مذکر مؤنث متکلم	اَنَا	نَصَرْتُ			نَحْنُ	نَصَرْنَا
	میں نے مدد کی				ہم سب نے مدد کی	

مشق 1: مندرجہ ذیل اَفعال سے نَصَرَ چارٹ بنائیے۔

كَتَبَ عَبَدَ دَخَلَ خَرَجَ سَمِعَ فَتَحَ عَلَّمَ اَسْلَمَ

مشق 2: مندرجہ ذیل افعال میں پوشیدہ ضمائر کی نشاندہی کیجیے۔ افعال کے اختتام پر غور کیجیے۔

- اَخَذَتْ ________
- سَمِعُوْا ________
- دَخَلَا ________
- سَمِعْتُ ________
- خَرَجْنَا ________
- كَتَبْتُمْ ________
- نَصَرَتْ ________
- نَصَرُوْا ________
- خَرَجْتِ ________
- شَرِبْتُ ________

6.3 فاعل:

کسی بھی فعل کو سرانجام دینے والے کو فاعل کہتے ہیں۔ فاعل کی دو اقسام ہیں:

- اندرونی فاعل: الضمیر المستتر یہ وہ فاعل ہے جو ہر فعل میں پوشیدہ ہوتا ہے۔
- بیرونی فاعل: فاعل کی یہ قسم تب استعمال ہوتی ہے جب ضمیر کی بجائے کوئی شخص یا چیز کسی فعل کو سرانجام دے۔ مثلاً "وہ" کی بجائے "علی"

❖ بیرونی فاعل کے اصول مندرجہ ذیل ہیں:

- ہمیشہ فعل کے بعد آنا چاہیے۔
- ہمیشہ مرفوع ہونا چاہیے۔
- فعل ہمیشہ هُوَ یا هِیَ کے صیغے پر مبنی ہونا چاہیے۔
- جنس کے اعتبار سے فعل اور فاعل ایک جیسے ہونے چاہیے۔

درج ذیل مثالوں کو دیکھئے:

- نَصَرَ الْمُسْلِمُ — ایک مسلمان نے مدد کی
- نَصَرَتِ الْمُسْلِمَةُ — ایک مسلمان عورت نے مدد کی
- نَصَرَ الْمُسْلِمَانِ — دو مسلمانوں نے مدد کی۔
- نَصَرَتِ الْمُسْلِمَتَانِ — دو مسلمان عورتوں نے مدد کی۔
- نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ — مسلمانوں نے مدد
- نَصَرَتِ الْمُسْلِمَاتُ — مسلمان عورتوں نے مدد کی۔

غور کیجئے کہ بیرونی فاعل کی مختلف تعداد کے باوجود فعل کا صرف هُوَ یا هِیَ والا صیغہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ فعل اور بیرونی فاعل کی جنس ایک جیسی ہونی چاہیے۔

یاد رہے کہ ہر جملہ فعلیہ میں فاعل ضرور ہوتا ہے، خواہ وہ اندرونی ہو یا بیرونی۔ لیکن بیک وقت دونوں قسم کے فاعل نہیں ہو سکتے۔

مشق:3 اندرونی (ا) اور بیرونی (ب) فاعل تلاش کیجئے۔ اندرونی فاعل کی صورت میں پوشیدہ ضمیر کی نشاندہی بھی کیجئے۔

فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ	ا/ب	وَدَخَلَ جَنَّتَهُ	ا/ب	قَالَ لَهُ مُوْسَى	ا/ب
جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ	ا/ب	بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ	ا/ب	قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ	ا/ب
قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ	ا/ب	نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ	ا/ب	خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ	ا/ب

6.4 مفعول:

کسی بھی فعل کے متعلق تفصیل کو مفعول کہتے ہیں۔ تفصیل سے مراد فعل کے بارے میں اضافی معلومات ہے۔ ان معلومات میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہو سکتی ہیں:

- فعل **کس شخص / چیز** پر سرانجام دیا گیا۔
- فعل **کہاں** سرانجام دیا گیا۔
- فعل **کب** سرانجام دیا گیا۔
- فعل **کیسے** سرانجام دیا گیا۔
- فعل **کیوں** سرانجام دیا گیا۔

درج ذیل مثال کو دیکھئے:

احمد نے گزشتہ روز گھر پر خوشی سے چاکلیٹ کھائی کیونکہ وہ بھوکا تھا۔

فاعل کب کہاں کیسے کیا فعل کیوں

مندرجہ بالا جملے میں پانچ تفاصیل موجود تھیں:

- چاکلیٹ: یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ فعل **کس شخص / چیز** پر سرانجام دیا گیا۔
- گھر پر: یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ فعل **کہاں** سرانجام دیا گیا۔
- گزشتہ روز: یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ فعل **کب** سرانجام دیا گیا۔
- خوشی سے: یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ فعل **کیسے** سرانجام دیا گیا۔
- کیونکہ وہ بھوکا تھا: یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ فعل **کیوں** سرانجام دیا گیا۔

کسی بھی جملے میں فعل کی تفصیل تلاش کرنے کے دو مراحل ہیں:

- فعل کی شناخت کیجئے۔
- جملے میں فعل سے متعلق ہر معلومات کا غور سے جائزہ لیں اور خود سے سوال کیجئے کہ:
  - فعل کس شخص / چیز پر سرانجام دیا گیا؟ — مثلاً: احمد نے کیا کھایا؟ - چاکلیٹ
  - فعل کہاں سرانجام دیا گیا؟ — مثلاً: احمد نے چاکلیٹ کہاں کھائی؟ - گھر پر
  - فعل کب سرانجام دیا گیا؟ — مثلاً: احمد نے چاکلیٹ کب کھائی؟ - گزشتہ روز
  - فعل کیسے سرانجام دیا گیا؟ — مثلاً: احمد نے چاکلیٹ کیسے کھائی؟ - خوشی سے
  - فعل کیوں سرانجام دیا گیا؟ — مثلاً: احمد نے چاکلیٹ کیوں کھائی؟ - کیونکہ وہ بھوکا تھا

- **مفاعیل خمسہ**

اس قسم کے سوالوں کے جوابات کو مفعول کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ فعل کے متعلق تفصیل منصوب ہوتی ہے۔ مفعول کی چھ اقسام ہیں، جو مختلف قسم کے سوالات کے جوابات دیتی ہیں۔

1۔ **مفعول بہ**

مفعول بہ بتاتا ہے کہ فعل کس شخص / چیز پر سرانجام دیا گیا۔ **مفاعیل** کی چھ اقسام میں یہ سب سے عام قسم ہے۔ مفعول بہ دو طرح سے جملے میں آ سکتا ہے۔ یہ جملے میں یا تو باقاعدہ اسم یا پھر فعل سے منسلک ضمیر (**الضَّمائر المُتصلة**) کے طور پر آ سکتا ہے۔

- **خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ** اس نے آسمان اور زمین تخلیق کیے۔ اس نے کیا تخلیق کیا؟ آسمان اور زمین۔
- **فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ** پھر عذاب نے انہیں پکڑ لیا۔ عذاب نے کس کو پکڑا؟ عذاب نے انہیں پکڑا۔

فعل کے ساتھ منسلک کوئی بھی ضمیر ہمیشہ مفعول بہ اور حالت نصب میں ہوتی ہے۔

نوٹ: لفظ کی بہتر ادائیگی کے لیے فعل کے أنتم والے صیغے کے ساتھ ضمیر منسلک کرتے وقت فعل اور منسلک ضمیر کے درمیان ایک امدادی و کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

نَصَرْتُمْ+هُ=نَصَرْتُمُوْهُ

مشق:4 پہلی سطر میں اندرونی فاعل لکھیں۔ دوسری سطر میں منسلک ضمیر لکھیں۔ اس کے بعد ترجمہ کیجئے۔

▪ نَصَرَكُمْ			
▪ عَلَّمْنَاهُ			
▪ سَأَلْتَهُمْ			
▪ كَتَبْنَاهَا			
▪ دَخَلُوْهُ			

2۔ مفعول فيه

فعل کب اور کہاں سرانجام دیا گیا، اس کی وضاحت **مفعول فيه** کہلاتی ہے۔ یہ اکثر جملے میں وقت اور جگہ کو بیان کرنے والے خاص مضاف ظرف کی صورت میں آتے ہیں۔ یہ ایک ایسے اسم کے طور پر بھی آسکتا ہے جو مضاف تو نہیں ہوتا مگر وقت کا تعین کرتا ہے۔ جب جملہ فعلیہ میں **في** آئے تو وہ جار مجرور ہمیشہ **مفعول فيه** ہوتا ہے۔

- **وَرَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ الطُّوۡرَ** — اور ہم نے آپ کے اوپر پہاڑ بلند کر دیا۔
  ہم نے کہاں پہاڑ بلند کیا؟ آپ کے اوپر۔ **فَوۡقَ** ایک خاص مضاف ہے۔
- **إِنِّي دَعَوۡتُ قَوۡمِي لَيۡلًا وَّ نَهَارًا** — بیشک میں نے اپنی قوم کو رات اور دن دعوت دی۔
  میں نے کب دعوت دی؟ رات اور دن۔ **لَيۡلًا وَّ نَهَارًا** ایسے الفاظ ہیں جو وقت کا تعین کرتے ہیں۔
- **مَكَرۡتُمُوۡهُ فِي الۡمَدِيۡنَةِ** — تم سب نے شہر میں سازش کی۔
  تم سب نے کہاں سازش کی؟ شہر میں۔ اکثر اوقات في وقت اور جگہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3۔ مفعول لهٗ

مفعول لهٗ بتاتا ہے کہ کوئی فعل کیوں سرانجام دیا گیا۔ یہ اکثر جملے میں "کیونکہ" کے ترجمے کے ساتھ آتا ہے، لیکن یہ محض اس ترجمے تک محدود نہیں۔ **مفعول لهٗ** زیادہ تر مصدر ہوتا ہے۔ ہم مصدر کی پہچان حصہ صرف میں سیکھیں گے۔

- **صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ** — انہوں نے اپنے ربّ کی رضا کے لیے صبر کیا۔
  انہوں نے صبر کیوں کیا؟ اپنے ربّ کی رضا کے لیے۔

4۔ مفعول مطلق

مفعول مطلق کے تین بنیادی کام ہیں:

- فعل پر زور ڈالنے کے لیے (جب مفعول مطلق واحد لفظ پر مشتمل ہو۔)
- فعل کو بیان کرنے کے لیے۔ (جب مفعول مطلق کے ساتھ صفہ ہو۔)
- یہ بتانے کے لیے کہ فعل کتنی مرتبہ سرانجام دیا گیا۔ (جب مفعول مطلق کے ساتھ تعداد بتائی گئی ہو۔)

یہ ایک ایسے مصدر کے طور پر استعمال ہوتا ہے، جو فعل میں استعمال ہونے والے اصلی حروف Root letters سے بنتا ہے۔ ہم اس کا تفصیلی مطالعہ حصہ صرف میں کریں گے۔

- **وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰى تَكۡلِيۡمًا** — اور اللہ نے موسیٰؑ سے براہ راست کلام کیا۔

5۔ الحال

الحال بتاتا ہے کہ کوئی فعل کس طرح سرانجام دیا گیا۔ یہ فاعل کام کرنے والا کی حالت کو بیان کرتا ہے۔ عام طور پر اس کا ترجمہ متعلق فعل Adverb کے طور پر کیا جاتا ہے یا یہ جملے میں "جیسا کہ" اور "جبکہ" کے ترجموں کے ساتھ آتا ہے لیکن یہ محض ان ترجموں تک محدود نہیں۔

- **فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا** پھر وہ اس سے ڈرتے ہوئے نکلا۔ وہ کس حالت میں نکلے؟ وہ ڈرتے ہوئے نکلے۔
- **وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ** اور وہ ذلیل ہو کر نکلے۔ وہ کس حالت میں نکلے؟ وہ ذلیل ہو کر نکلے۔

یاد رکھیں کہ ایک جملہ فعلیہ کو مکمل ہونے کے لیے مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوسری جانب، ایک جملے میں مفاعل کی تعداد کی کوئی قید نہیں

6۔ متعلق بالفعل

یاد کیجیے کہ جملہ اسمیہ میں جار و مجرور کو "متعلق بالخبر" کہا جاتا ہے۔ ایک جملہ فعلیہ میں جار و مجرور کو "متعلق بالفعل" کہتے ہیں۔ "متعلق" کے لفظی معنی ہیں، "بارے میں"۔ بہت سے افعال ایسے ہیں جو حرف سے وابستہ ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر، **نَظَرَ**، جس کا مطلب ہے "دیکھنا"، حرف "**إِلٰى**" کے ساتھ آتا ہے۔

مثلاً: اگر ہم کہنا چاہیں "اس نے اُس کی طرف دیکھا" تو "**نَظَرَهُ**" کی بجائے "**نَظَرَ إِلَيْهِ**" لکھا جائے گا۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔ فعل کا حرف کے ساتھ آنا عام قاعدہ ہے۔

یاد رکھیں کہ جو حروف فعل کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں، اکثر ان کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔

- **نَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ** انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ ان میں سے کچھ نے کچھ دوسروں کی جانب دیکھا
- **ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ** اور پھر اس نے ت سب کو ان سے پھیر دیا۔

مشق 5: فعل، فاعل، مفعول، متعلق بلفعل پہچانیں:۔

- فَجَعَلْنَا هُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِيْنَ
- وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ
- قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ
- وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ
- اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيَاتِنَا
- فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ

6.6 بے قاعدہ جملہ (Abnormal Sentence Structure)

عام طور پر ایک جملہ فعلیہ کی ترتیب کچھ یوں ہوتی ہے کہ بالترتیب پہلے فعل، اس کے بعد فاعل اور اس کے بعد مفعول آتا ہے۔ یاد کیجیے کہ فاعل کا ایک اصول یہ تھا کہ فاعل ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے۔ یہ اصول بے قاعدہ جملوں میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ صرف مفعول بہ اور متعلق بالفعل کی ترتیب تبدیل ہو سکتی ہے۔ یہ فاعل یا فعل سے پہلے آ سکتے ہیں۔

دوسری جانب، جملے کی ترتیب میں مفعول فیہ کی جگہ مخصوص نہیں۔ اور اس کی ترتیب میں تبدیلی کی وجہ سے جملے کو بے قاعدہ نہیں کہا جا سکتا۔

عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْنَا
متعلق بالفعل مقدم	فعل مؤخر
ہم صرف اللہ پر توکل کرتے ہیں۔	

مندرجہ بالا مثال میں، ترتیب میں تبدیلی سے معانی میں اختصاص پیدا ہو گیا ہے۔

ضمائر متصلہ:

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ مفعول بہ منسلک (**ضمیر الضمائر المُتصلَة**) کے طور پر فاعل سے پہلے آ سکتا ہے، کیونکہ یہ فعل سے منسلک ہوتے ہیں اور انہیں فعل سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اسے جملے کی بے قاعدہ ترتیب نہیں کہا جا سکتا۔

قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ

6.7 پیچیدہ جملے (Complex Sentences) جملہ بطور خبر:

یاد کیجیے کہ ایک جملہ اسمیہ خبر کے طور پر آ سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح، ایک جملہ فعلیہ بھی خبر ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں، پورے جملے کو خبر کہا جاتا ہے۔ یہ جملے کی سطح پر اس کے اجزاء کے جائزے کا پہلا درجہ ہے۔ جبکہ دوسرے درجے میں، جملے کو خبر کی ٹوکری سے نکال کر اس کے اجزاء کا کسی بھی دوسرے جملہ فعلیہ کی طرح جائزہ لیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے:

- **إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا** بلاشبہ ہم نے، ہم نے آپ کو کھلی فتح دی۔ اب ہم خبر کی ٹوکری کے اجزاء کا جائزہ لیں گے۔

فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا خبر کی ٹوکری میں، ہمارے پاس ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے۔ جملے کی سطح پر، لفظ **فَتَحْنَا** میں بیک وقت فعل اور فاعل موجود ہیں۔ مرکب **لَكَ**، متعلق بالفعل اور **فَتْحًا مُّبِيْنًا** مفعول مطلق ہے۔

- جب خبر ایک جملہ فعلیہ ہو تو، فعل میں پوشیدہ ضمیر کی تعداد اور جنس مبتداء جیسی ہونی چاہیے۔ مندرجہ بالا مثال میں، مبتداء(إِنْ + نَحْنُ) کی تعداد اور جنس، خبر میں موجود ضمیر کی تعداد اور جنس جیسی ہے۔
- جملہ "اَلْمُسْلِمُوْنَ نَصَرُوْا" لیجئے:
  - لفظ اَلْمُسْلِمُوْنَ مبتداء مذکر اور جمع ہے۔
  - جمع مذکر ضمیر، هُمْ ہے۔
  - جملہ نَصَرُوْا خبر میں پوشیدہ ضمیر هُمْ ہے۔
  - مبتداء اور خبر کی تعداد اور جنس ایک جیسی ہے۔

مشق 6: مندرجہ ذیل جملہ فعلیہ کو جملہ اسمیہ میں تبدیل کیجیے۔ یاد رہے کہ مبتداء اور خبر ایک جیسے ہونے چاہیں۔ آپ کی آسانی کے لیے پہلا سوال حل کیا گیا ہے۔

- نَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اَلْمُسْلِمُوْنَ نَصَرُوْا
- كَتَبَتِ النِّسَاءُ
- حَضَرَ الطَّالِبَانِ
- إِسْتَمْتَعَتِ الْاَمَّانِ

- **اقوال (Quotes)**

عربی میں اقوال، مفعول بہ کی ایک قسم ہے، کیونکہ یہ اس بات کا جواب ہے کہ فلاں شخص نے کیا کہا؟" عربی میں اس کے لیے مَقُوْلُ الْقُوْلِ کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

ایک مقول القول میں جملہ اسمیہ اور جملہ اسمیہ بھی آسکتا ہے۔

- وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّىْ مَعَكُمْ اور اللہ تعالٰی نے فرمایا، "بیشک میں تم سب کے ساتھ ہوں"۔

اس جملے میں مَقُوْلُ الْقَوْل ایک سادہ جملہ اسمیہ ہے، جس میں مبتداء اور متعلق بالخبر شامل ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر مرتبہ ایک مکمل جملہ ہی ہو۔ مندرجہ ذیل مثال کو دیکھئے:

- قَالُوْا نَعَمْ انہوں نے کہا، "ہاں"۔

6.8 سوالیہ الفاظ (Question Words)

عربی میں، زیادہ تر سوالیہ الفاظ کا گرامر کی رو سے کوئی اثر نہیں ہوتا اور یہ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی ابتداء میں شامل کیے جاسکتے ہیں۔ ذیل میں کچھ سوالیہ الفاظ دیے گئے ہیں جو عام طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

مَنْ	مَاذَا/مَا	مَتَى	أَيْنَ	لِمَاذَا	كَيْفَ	هَلْ/أَ	أَيّ
کون	کیا	کب	کہاں	کیوں	کیسا	کیا	کونسا

ذیل میں سوالیہ الفاظ کو جملہ فعلیہ میں استعمال کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

مَنْ دَرَسَ؟	کس نے پڑھا؟
هَلْ/أَدَرَسَتْ زَيْنَبُ؟	کیا زینب نے پڑھا؟
مَتَى دَرَسَتْ زَيْنَبُ؟	زینب نے کب پڑھا؟
أَيْنَ دَرَسَتْ زَيْنَبُ؟	زینب نے کہاں پڑھا؟
لِمَاذَا دَرَسَتْ زَيْنَبُ؟	زینب نے کیوں پڑھا؟
كَيْفَ دَرَسَتْ زَيْنَبُ؟	زینب نے کیسے پڑھا؟
مَاذَا/مَا دَرَسَتْ زَيْنَبُ؟	زینب نے کیا پڑھا؟
فِيْ أَيِّ مَدْرَسَةٍ دَرَسَتْ زَيْنَبُ؟	زینب نے کس سکول میں پڑھا؟

دیکھئے کہ یہ سوالیہ الفاظ **جملہ اسمیۃ** میں کیسے استعمال ہوتے ہیں۔

مَنْ هُوَ؟	وہ کون ہے؟
هَلْ هُوَ مَوجُودٌ؟	کیا وہ موجود ہے؟
مَتَى هُوَ؟	یہ کب ہوا؟
أَيْنَ هُوَ؟	یہ کہاں ہے؟
لِمَاذَا هُوَ مَوجُودٌ؟	وہ یہاں کیوں (موجود) ہے؟
مَاذَا/مَا هُوَ؟	یہ کیا ہے؟

غور کیجئے کہ أَيْنَ اور مَا ایسے جملوں میں استعمال ہوتے ہیں جن میں جار المجرور ہو۔ حرفِ جر سوالیہ الفاظ سے پہلے آتا ہے۔

دوسری جانب حرف جر سوالیہ لفظ مَا کے ساتھ مل جاتا ہے اور مَا کا الفتحہ سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے:

مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ — وہ کہاں سے (تعلق رکھتا) ہے؟

حرف جر (مِنْ) سوالیہ لفظ سے پہلے آیا ہے۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ؟ — وہ ایک دوسرے سے کس بارے میں پوچھتے ہیں؟

حرف جر (عَنْ) سوالیہ لفظ سے پہلے آیا ہے۔ سوالیہ لفظ عَمَّ کا الف فتحہ سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

فِيْمَ كُنْتُمْ — تم سب کہاں تھے؟

حرف جر سوالیہ لفظ سے پہلے آیا ہے۔ سوالیہ لفظ مَا کا ال فتحہ سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ؟ — تم نے انہیں اجازت کیوں دی؟

لِمَ کا لفظی مطلب ہے، "کس لیے"، مگر اس کا ترجمہ "کیوں" کے طور پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

باب:7

معنی یاد کریں

عِقَابٌ	عَذَابٌ	جَزَاءٌ	أَجْرٌ – أُجُوْرٌ
سزا	عذاب	بدلہ	انعام
حِسَابٌ	إِثْمٌ	ثَوَابٌ	ذَنْبٌ – ذُنُوْبٌ
اندازہ لگانا	گناہ	انعام	گناہ
تَقْوٰی	قُوَّةٌ	ضَعْفٌ	وَقْتٌ
پرہیزگاری	طاقت	کمزوری	وقت

3-حرفی			
فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا	کھولنا	حَضَرَ يَحْضُرُ حُضُوْرًا	حاضر ہونا
بَدَأَ يَبْدَأُ بِدَايَةً	شروع کرنا	طَلَبَ يَطْلُبُ طَلَبًا	گزارش کرنا
نَصَحَ يَنْصَحُ نَصِيْحَةً	نصیحت کرنا	تَرَكَ يَتْرُكُ تَرْكًا	ترک کرنا
شَرِبَ يَشْرَبُ شُرْبًا	پینا	غَضِبَ يَغْضَبُ غَضَبًا	غضبناک ہونا
لَبِسَ يَلْبَسُ لِبَاسًا	اوڑھنا/پہننا	حَكَمَ يَحْكُمُ حُكْمًا (علی/بَیْنَ)	فیصلہ کرنا
صَبَرَ يَصْبِرُ صَبْرًا (علی)	صابر رہنا	سَكَنَ يَسْكُنُ سَكَنًا	سکونت اختیار کرنا
ظَلَمَ يَظْلِمُ ظُلْمًا	ظلم کرنا	عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا	عمل کرنا
أَمَرَ يَأْمُرُ أَمْرًا	حکم دینا	أَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا	لینا
خاندان – 2			
صَدَّقَ يُصَدِّقُ تَصْدِيْقًا	تصدیق کرنا	كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيْبًا	تکذیب/انکار کرنا
خاندان – 3			
جَادَلَ يُجَادِلُ جِدَالًا وَ مُجَادَلَةً (ـہ، في)		جھگڑا کرنا	
خاندان – 4			
أَرَادَ يُرِيْدُ إِرَادَةً	ارادہ کرنا	أَفْسَدَ يُفْسِدُ إِفْسَادًا	فساد کرنا
ءامَنَ يُؤْمِنُ إِيْمَانًا (بـ)	یقین کرنا	أَكْمَلَ يُكْمِلُ إِكْمَالًا	مکمل کرنا
خاندان – 5			
تَكَلَّمَ يَتَكَلَّمُ تَكَلُّمًا (مع)		بولنا	
خاندان – 8			
اِنْتَظَرَ يَنْتَظِرُ اِنْتِظَارًا (ـہ)		انتظار کرنا	

باب:7
معنی یاد کریں

الحروف الجازمة للمضارع	
إِنْ	اگر
لَمْ	(نہیں کیا) (فعل ماضی)
لَمَّا	ابھی تک نہیں
وَلْـ	اور چاہیے
فَلْـ	پس چاہیے
لِـ	چاہیے

الحروف الناصبة للمضارع	
أَنْ	کہ — ضاحت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
لَنْ	(نہیں کرے گا) (فعل مستقبل)
لِكَيْ	تاکہ /۔۔۔کی غرض سے
حَتَّى	یہاں تک کہ / تاکہ

سـ/سَوْفَ + مضارع	قد + ماض	قد + مضارع
کرے گا (فعل مستقبل)	پہلے سے	لسان القرآن: بیشک فصحیٰ عربی: شاید

المصطلحات

فِعْلٌ مُضَارِعٌ	فعل حال
فِعْلُ أَمْرٍ	فعل أمر (جس میں کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے)
فِعْلُ نَهْيٍ	فعل نهى (جس میں کسی کام سے روکا جاتا ہے)
فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَرْفُوْعٌ	بھاری فعل حال
فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَنْصُوْبٌ	ہلکا فعل حال
فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَجْزُوْمٌ	ہلکا ترین فعل حال
الحُرُوْفُ النَّاصِبَةُ	ہلکے حروف
الحُرُوْفُ الجَازِمَةُ	ہلکے ترین حروف

باب 7– فعل مضارع

7.1 **تعارف:** یاد کیجئے کہ فعل مضارع ان افعال کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جنہیں حال یا مستقبل میں سرانجام دیا گیا ہو۔ فعل مضارع کے لیے جملہ فعلیہ کے تمام تر اصول لاگو ہوتے ہیں۔ اس باب میں ہم فعل مضارع کا چارٹ اور اس سے متعلق کچھ اہم اصولوں کا مطالعہ کریں گے۔

7.1 **فعل مضارع:** یاد کیجئے کہ فعل ماضی میں، الفاظ کے صرف اختتام تبدیل ہوتے تھے۔ فعل مضارع کے چارٹ کو غور سے دیکھئے کہ کس طرح جملہ ہر فعل کی ابتداء اور اختتام اپنے پوشیدہ ضمیر کی بنا پر تبدیل ہوتی ہے

	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هُوَ	يَنْصُرُ	هُمَا	يَنْصُرَانِ	هُمْ	يَنْصُرُوْنَ
	وہ مدد کرتا ہے		وہ دو مدد کرتے ہیں		وہ سب مدد کرتے ہیں	
مؤنث غائب	هِيَ	تَنْصُرُ	هُمَا	تَنْصُرَانِ	هُنَّ	يَنْصُرْنَ
	وہ مدد کرتی ہے		وہ دو مدد کرتی ہیں		وہ سب مدد کرتی ہیں	
مذکر حاضر	اَنْتَ	تَنْصُرُ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ	اَنْتُمْ	يَنْصُرُوْنَ
	تم مدد کرتے ہو		تم دو مدد کرتے ہو		تم سب مدد کرتے ہو	
مؤنث حاضر	اَنْتِ	تَنْصُرِيْنَ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَانِ	اَنْتُنَّ	تَنْصُرْنَ
	تم مدد کرتی ہو		تم دو مدد کرتی ہو		تم سب مدد کرتی ہو	
مذکر مؤنث متکلم	اَنَا	اَنْصُرُ			نَحْنُ	نَنْصُرُ
	میں مدد کرتا ہوں				ہم سب مدد کرتے ہیں	

فعل مضارع کی نشانیاں:

غور کیجئے کہ فعل مضارع ہمیشہ چار حروف **أ ي ت ن** میں سے کسی ایک حرف سے ہی شروع ہوتا ہے۔ ان حروف پر فتحہ (زبر) یا ضمہ (پیش) آسکتی ہے۔ ان میں سے جو بھی حرکت ہو، وہ پورے چارٹ میں استعمال ہو گی۔

یاد رکھیے کہ پوشیدہ ضمیر کی شناخت کے لیے فعل کی ابتداء اور اس کے اختتام کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ذیل میں دیے گئے چارٹ کو غور سے دیکھئے۔

ي+ـُ	ي+ان	ي+ونَ
ت+ـُ	ت+ان	ي+نَ
ت+ـُ	ت+ان	ت+ونَ
ت+ يْنَ	ت+ان	ت+نَ
أ+ـُ		نَ+ـُ

مشق:1 ذیل مندرجہ ذیل افعال سے **يَنْصُرُ** چارٹ بنایئے۔

يَكْتُبُ يَسْمَعُ يُعَلِّمُ يُسْلِمُ يَشْهَدُ يَتَكَبَّرُ يَسْتَمْسِكُ

مشق:2 مندرجہ ذیل مندرجہ ذیل افعال میں سے پوشیدہ ضمیر کی نشاندہی کیجئے۔ ہر فعل کی ابتداء اور اس کے اختتام پر غور کیجئے۔

- يَسْتَبْشِرُوْنَ ________
- يَتَراجَعَانِ ________
- يَكْتُمُ ________
- تَعْلَمُ ________
- يُنَزِّلُ ________
- أُنَبِّئُ ________
- تُؤْمِنُوْنَ ________
- يَشْهَدُوْنَ ________
- يَسْرِقْنَ ________
- تُجَادِلُ ________

7.3 فعل مضارع کے تغیرات:

فعل مضارع، فعل ماضی کے مقابلے میں مختلف "حالتیں" اور صورتیں اپنا سکتا ہے۔ یاد کیجئے کہ اسم کے مطالعے میں ہم نے جانا تھا کہ کچھ مخصوص حروف جر اور حروف نصب اسم سے پہلے آکر اس کی اعرابی حالت کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ اسی طرح، مخصوص حروف فعل مضارع سے پہلے آکر ان کی "حالتیں" اور صورتیں تبدیل کر دیتے ہیں۔ ایسا فعل ماضی کے ساتھ نہیں ہوتا۔ فعل مضارع تین طرح کی حالتیں اپنا سکتا ہے:

- **بھاری (مرفوع)** یہ فعل کی طے شدہ (Default) حالت ہے اور اس حالت میں کسی قسم کے حروف اثرانداز نہیں ہوتے۔
- **ہلکا (منصوب)** یہ فعل کی ایسی حالت ہے جو حروف الناصبہ مضارع سے متاثر ہونے کے بعد وجود میں آتی ہے۔
- **ہلکاترین (مجزوم)** یہ فعل کی ایسی حالت ہے جو حروف جازمہ مضارع سے متاثر ہونے کے بعد وجود میں آتی ہے۔

اب ہم حروف کی ان دو اقسام کو سیکھیں گے۔ اور اس کے بعد فعل مضارع کو ہلکا اور ہلکاترین بنانے کا طریقہ سیکھیں گے۔

ہلکا

ذیل میں دیے گئے حروف ناصبہ مضارع کو ان کے معانی کے ساتھ ذہن نشین کیجئے۔

أَنْ	وضاحت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
لَنْ	(نہیں کرے گا) (فعل مستقبل)
لِ، كَيْ، لِكَيْ	تاکہ / ۔۔۔ کی غرض سے
حَتّٰى	یہاں تک کہ / تاکہ

نوٹ:

- لِکَیْ دو حروف کا مرکب ہے۔ لِ اور کَیْ الگ الگ اور اکھٹے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں معانی ایک ہی رہیں گے۔
- حَتّٰی فعل ماضی سے پہلے آسکتا ہے۔ اس صورت میں، اس کا مطلب "یہاں تک کہ" ہو گا۔ چونکہ فعل ماضی تبدیل نہیں ہوتا اسی لیے اس حرف کا فعل ماض پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

فعل مضارع کو ہلکا منصوب طریقہ:

فعل مضارع کو ہلکا منصوب بنانے کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے:

- اگر فعل کا اختتام ضمہ (پیش) پر ہو تو اسے فتح (زبر) سے تبدیل کر دیا جائے گا۔
- اگر فعل کا اختتام ن پر ہو تو ن گرا دیا جائے گا۔
- هُنَّ اور اَنْتُنَّ صیغے تبدیل نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ ایک جیسے رہتے ہیں۔

واحد		تثنیہ		جمع	
هُوَ	يَنْصُرَ	هُمَا	يَنْصُرَا	هُمْ	يَنْصُرُوْ
هِيَ	تَنْصُرَ	هُمَا	تَنْصُرَا	هُنَّ	يَنْصُرْنَ
اَنْتَ	تَنْصُرَ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَا	اَنْتُمْ	يَنْصُرُوْ
اَنْتِ	تَنْصُرِيْنَ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَا	اَنْتُنَّ	تَنْصُرْنَ
اَنَا	اَنْصُرَ			نَحْنُ	نَنْصُرَ

ذیل میں دی گئی مثالوں کو دیکھئے۔ غور کیجئے کہ حروف کس طرح اَفعال کو اثر انداز کرتے ہیں۔

- يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ — چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری زمین سے نکال دے۔
- قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ — کہو، "فرار ہونا تمہیں فائدہ نہیں دے گا"۔
- وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ — اور ہم نے آپ کی طرف ذکر بھیجا تاکہ تم لوگوں سے بیان کر سکیں۔" اور ہم نے خاص طور پر آپ کی طرف ذکر بھیجا تاکہ آپ لوگوں سے بیان کر سکیں۔
- كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا — تاکہ ہم آپ کا کثرت سے ذکر کر سکیں۔
- وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا — اور بیشک ہم اس میں داخل نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ وہ سب اس سے نکل نہ جائیں
- وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ — اور جھوٹی خواہشات نے تمہیں دھوکے میں ڈالا ہوا تھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا۔

ہلکاترین

ذیل میں دیے گئے حروف جازمہ مضارع کو ان کے معانی کے ساتھ ذہن نشین کیجیے۔

اِنْ	اگر
لَمْ	نہیں کیا(فعل ماضی)
لَمَّا	ابھی تک
وَلْ	اور چاہیے
فَلْ	پس چاہیے
لِ	چاہیے

نوٹ:

- اِنْ کبھی کبھار دو افعال کو متاثر کرتے ہوئے "اگر-تو(شرط)" کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً: اگر محنت کروگے تو کامیاب ہوگے۔
- اگرچہ لَمْ فعل مضارع سے پہلے آتا ہے، اس کے باوجود یہ فعل ماضی (نہیں کرے گا) کے معنی دیتا ہے۔
- یہ بھی جان رکھیں کہ لَمَّا، فعل ماضی سے پہلے آسکتا ہے۔ ایسی صورت میں، اس کا مطلب "جب" ہوگا۔ تاہم یہ فعل پر بظاہر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

- **فعل مضارع مجزوم: فعل مضارع کو ہلکاترین بنانے کا طریقہ:**
  - اگر فعل کا اختتام ضمہ (پیش) پر ہو تو اسے سکون (جزم) سے تبدیل کردیا جائے گا۔
  - اگر فعل کا اختتام ن پر ہو تو ن گرادیا جائے گا۔
  - هُنَّ اور أَنْتُنَّ صیغے تبدیل نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ ایک جیسے رہتے ہیں۔

واحد		تثنیہ		جمع	
هُوَ	يَنْصُرْ	هُمَا	يَنْصُرَا	هُمْ	يَنْصُرُوْ
هِيَ	تَنْصُرْ	هُمَا	تَنْصُرَا	هُنَّ	يَنْصُرْنَ
اَنْتَ	تَنْصُرْ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَا	اَنْتُمْ	يَنْصُرُوْ
اَنْتِ	تَنْصُرِيْ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَا	اَنْتُنَّ	تَنْصُرْنَ
اَنَا	اَنْصُرْ			نَحْنُ	نَنْصُرْ

- **ذیل میں دی گئی مثالوں کو دیکھیے۔ غور کیجیے کہ حروف کس طرح اَفعال کو اثرانداز کرتے ہیں۔**
  - اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ — اگر تم اللہ کی مدد کروگے، وہ تمہاری مدد کرے گا۔
    غور کیجیے کہ اِنْ دو الفاظ کو متاثر کررہا ہے۔
  - لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا — اُس نے اس کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔
  - لَمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ — انہوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزا نہیں چکھا۔
  - وَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ — اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا۔

غور کیجئے کہ **لَمَّا** فعل ماضی کے ساتھ آیا ہے۔ایسی صورت میں،اس کا ترجمہ "جب" کیا جائے گا اور اس کا فعل پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔

- **فَل یَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ** پس چاہیے کہ وہ سب میرا حکم مانیں اور چاہیے کہ وہ سب مجھ پر ایمان لائیں۔
- **لِیَتَفَقَّھُوۡا فِی الدِّیۡنِ وَلِیُنۡذِرُوۡا قَوۡمَھُمۡ** انہیں چاہیے کہ وہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنی قوم کو خبر دار کریں

مشق:3 مندرجہ ذیل افعال کو ہلکا اور ہلکا ترین بنائیں

	ہلکا	ہلکاترین
تُؤۡمِنُوۡنَ	__________	__________
تَعۡلَمُ	__________	__________
تُنَزِّلُ	__________	__________
یَتَرَاجَعَانِ	__________	__________
یَسۡرِقۡنَ	__________	__________

ہلکے (منصوب) اور ہلکے ترین (مجزوم) فعل مضارع کی پہچان کا طریقہ:

اگر فعل کا اختتام۔۔۔پر ہو	تو اصل میں اس پر۔۔۔حرکت ہو گی	چنانچہ اس میں درج ذیل ضمیر پوشیدہ ہو سکتی ہیں۔
ـَ یا ـُ	ـُ	هُوَ هِیَ اَنۡتَ اَنَا نَحۡنُ
ـا و ی	ن	هُمَا اَنۡتُمَا هُمۡ اَنۡتُمۡ اَنۡتِ
ـۡنَ	ـۡنَ	هُنَّ اَنۡتُنَّ

7.4 فعل امر فعل نہی

فعل نہی:

- جس فعل میں کسی کام نہ کرنے کا حکم دیا جائے یا کسی کو کسی کام سے روکا جائے اس کو **فعل نہی** کہتے ہیں۔

مثلاً: **لَاتُشْرِكْ**۔ شرک نہ کر

- فعل نہی فعل مضارع کے حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے

نمبر	صیغہ	واحد مذکر حاضر	جمع مذکر حاضر
1	فعل نہی مذکر حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے	تَفْعَلُ	تَفْعَلُوْنَ
2	مضارع کو مجزوم کر دیں	تَفْعَلْ	تَفْعَلُوْ
3	مضارع کے شروع میں لَا لگادیں	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلُوْ

فعل نہی کا چارٹ یاد کریں:

مذکر	لَا تَنْصُرْ تم مدد مت کرو	لَا تَنْصُرَا تم دونوں مدد مت کرو	لَا تَنْصُرُوْا تم سب مدد مت کرو
مونث	لَا تَنْصُرِيْ تم مدد مت کرو	لَا تَنْصُرَا تم دونوں مدد مت کرو	لَا تَنْصُرْنَ تم سب مدد مت کرو

فعل نہی کی پہچان کا طریقہ:

فعل نہی کی پہچان دو باتوں سے کی جاسکتی ہے:

- **لَا**
- ایک فعل جو ہلکاترین (مجزوم) ہو۔
- یاد رکھیں کہ **لَا** فعل نہی کے علاوہ منفی فعل مضارع کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اگر **لَا** کے ساتھ آنے والا فعل ہلکاترین (مجزوم) نہ ہو تو وہ منفی فعل ہو گا فعل نہی
- منفی فعل ایک سادہ جملہ ہوتا ہے۔ جبکہ فعل نہی ایسا جملہ ہوتا ہے جس میں کسی شخص کو کسی کام سے رکنے کا حکم دیا جاتا ہے۔
- مثال کے طور پر **لَا تَنْصُرِيْ** فعل نہی ہے۔ کیونکہ فعل ہلکاترین ہے۔ چنانچہ اس کا ترجمہ یوں کیا جائے گا: "تم (مؤنث) مدد مت کرو"
- اس فعل نہی کا **لَاتَنْصُرِيْنَ** سے موازنہ کیجیے جو کہ ہلکاترین نہیں ہے۔ یہ ایک منفی جملہ ہے۔ جس کا ترجمہ یوں کیا جائے گا: "تم (مؤنث) مدد نہیں کرتی ہو"

جملوں کہ یہ دونوں اقسام قرآن مجید میں بار بار دیکھی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ ان دونوں اقسام میں فرق جاننا بہت ضروری ہے۔

فعل نفی اور فعل نھی کے درمیان فرق:

فعل نھی	فعل نفی
لا کے بعد آنے والا فعل ہلکا ترین (مجزوم) نہ ہو تو وہ فعل نھی ہو گا	لا کے ساتھ آنے والا فعل مضارع مرفوع ہو تو وہ فعل منفی ہو گا

مشق: 4 فعل نھی (1) اور منفی جملوں (2) کی نشاندہ کریں:

2/1	▪ لَا تَقْعُدْ	2/1	▪ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا
2/1	▪ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ	2/1	▪ فَلَا تَنْتَصِرَانِ
2/1	▪ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الحَقَّ	2/1	▪ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا

فلاں (شخص) کو فلاں (کام) نہیں کرنا چاہیے:

یاد کیجئے کہ کسی غیر موجود شخص کو کسی کام سے رکنے کا حکم دینا ممکن نہیں۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ "اُ ُسے فلاں کام نہیں کرنا چاہیے تھا"۔ اس طرح کے جملوں کو بلاواسطہ فعل نہ یا ضمیر غائب فعل نھی کہا جاتا ہے۔

جمع	تثنیہ	واحد	
هُمْ لَا يَنْصُرُوْا	هُمَا لَا يَنْصُرَا	هُوَ لَا يَنْصُرْ	مذکر
ان سب کو مدد نہیں کرنی چاہیے	ان دونوں کو مدد نہیں کرنی چاہیے	اسے مدد نہیں کرنی چاہیے	
هُنَّ لَا يَنْصُرْنَ	هُمَا لَا تَنْصُرَا	هِيَ لَا تَنْصُرْ	مونث
ان سب کو مدد نہیں کرنی چاہیے	ان دونوں کو مدد نہیں کرنی چاہیے	اسے مدد نہیں کرنی چاہیے	

جس شخص کو کسی کام سے روکا جائے، اگر وہ ضمیر نہیں تو بیرونی فاعل تلاش کیجئے۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیں۔

- لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُوْنَ الكَافِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ — مومنوں کو چاہیے کہ کافروں کو دوست نہ بنائیں
- فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ — اس کا کفر آپ کو اداس نہیں کرنا چاہیے

7.5 فعل امر:

- جس فعل میں کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے یا التجا کی جائے اسکو **فعل امر** کہتے ہیں۔ مثلا: **اُعْبُدْ**۔عبادت کر
- فعل امر فعل مضارع کے حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے
- اردو کے بر عکس عربی میں فعل امر کا مطلب ہے حکم، التجا، دعا، پکار، درخواست وغیرہ
- فعل امر فعل مضارع کے حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے

	صیغہ	واحد مذکر حاضر	جمع مذکر حاضر
1	فعل امر مذکر حاضر کے صیغوں سے بنتا ہے	تَفْعَلُ	تَفْعَلُوْنَ
2	مضارع کو مجزوم کر دیں	تَفْعَلْ	تَفْعَلُوْ
3	مضارع کی علامت گرا دیں	فْعَلْ	فْعَلُوْ
4	اگر ف کلمہ پر جزم ہو تو شروع میں ھمزہ لگا دیں	افْعَلْ	افْعَلُوْ
5	اگر ع کلمہ پر زبر یا زیر ہے تو ھمزہ پر زیر لگا دیں	اِفْعَلْ	اِفْعَلُوْ
6	اگر ع کلمہ پر پیش ہے تو ھمزہ پر پیش لگا دیں	تَعْبُدُ۔تَعْبُدْ۔عْبُدْ۔اُعْبُدْ تَعْبُدُوْنَ۔تَعْبُدُوْ۔عْبُدُوْ۔اُعْبُدُوْ	

فعل امر کا چارٹ یاد کریں:

مذکر	اُنْصُرْ تم مدد کرو!	اُنْصُرَا تم دونوں مدد کرو!	اُنْصُرُوْا تم سب مدد کرو!
مونث	اُنْصُرِيْ تم مدد کرو!	اُنْصُرَا تم دونوں مدد کرو!	اُنْصُرْنَ تم سب مدد کرو!

همزہ الوصل کا قاعدہ

یاد رکھیں کہ اگر سہارے کے ال سے پہلے کوئی لفظ ہو تو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سہارے کا **ال** پڑھ نہیں جاتا۔ عثمانی رسم الخط میں سہارے کے ال پر کوئی حرکت نہیں لکھی جاتی یہ بھی یاد رہے کہ **أَسْلَمَ** خاندان کا امر اسے شروع ہوتا ہے۔ اوپر بیان کیا گیا اصول صرف اس خاندان پر لاگو نہیں ہوتا۔ ہم اس خاندان کے بارے میں حصہ **صَف** میں مزید جانیں گے۔ ابھی کے لیے اتنا جان لیں کہ، اگر کوئی فعل لفظ **أَسْلَمَ** (فعل ماضی) اور **يُسْلِمُ** (فعل مضارع) کے ہم آواز ہو تو اس کا تعلق **أَسْلَمَ** خاندان سے ہو گا۔

آپ کی معلومات کے مطابق، **أَسْلَمَ** خاندان سے تعلق رکھنے والے الفاظ **"خاندان 4"** کے ضرے میں آتے ہیں۔ اس کے امر کا **ال** ہمیشہ ہی لکھا جاتا ہے۔

مشق 5: افعال سے فعل امر اور فعل نہی بنائیں

	فعل امر	فعل نھی
▪ يَسْتَبْشِرُوْنَ		
▪ تَعْلَمُ		
▪ تُنَزِّلِيْنَ		
▪ يَتَرَاجَعَانِ		
▪ يَسْرِقْنَ		

▪ **بے قائدہ جملوں کی بناوٹ**

قاعدہ جملے کی بناوٹ کے وہ تمام اصول جو ماضی میں لاگو ہوتے ہیں، وہ مضارع اور اَمر پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ تاہم جملے کی ایک خاص بناوٹ ایسی بھی ہے جو فعل مضارع اور فعل امر میں تو ممکن ہوتی ہے لیکن فعل ماضی میں نہیں۔

فعل مضارع اور فعل امر میں مفعول بہ کو فعل سے پہلے لایا جاسکتا ہے، خواہ مفعول بہ ضمیر ہی کیوں نہ ہو۔ جملے کی ترتیب میں اس قسم کی تبدیلی لفظ **إِيَّا** کے استعمال سے لائی جاسکتی ہے۔

- **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ** — ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ سہارے کا لفظ ایک ضمیر کو دوسرے ضمیر پر معطوف کرتے ہوئے بھی استعمال ہوتا ہے۔
- **نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ** — ہم انہیں رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔

▪ **نون التوکید:**

نون التوکید، جملے کی ایسی بناوٹ ہے جس کا فعل ماضی سے کوئی تعلق نہیں، اور یہ صرف مضارع اور نہی سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ نون فعل میں تاکید کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے فعل مضارع کے آخر میں جڑتا ہے۔ یہ اکثر لام توکید کے ساتھ آتا ہے۔ یاد رہے کہ ایسا فعل جس کے ساتھ نون التوکید ہو، اُس کا ترجمہ ہمیشہ زمانہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

▪ **فعل مضارع مؤکد:**

- فعل مضارع میں تاکید پیدا کرنے کے لیے، فعل کے آخر میں ایک نون کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسے نون تو کید خفیفہ ہلکا نون تو کید کہا جاتا ہے۔
- فعل مضارع میں انتہائی تاکید پیدا کرنے کے لیے، فعل کے آخر میں دو نون کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسے نون تو کید ثقیلہ بھاری نون تو کید کہا جاتا ہے۔
- ہلکا نون تو کید، قرآن مجید میں صرف دو بار، جبکہ بھاری نون تو کید قرآن میں بے شمار مقامات پر آیا ہے۔ اسی وجہ سے ہم اس پر زیادہ توجہ دیں گے۔

مندرجہ ذیل چارٹ کو غور سے دیکھیں۔ بار بار استعمال ہونے والے صیغوں کو نمایاں کیا گیا ہے۔ ان کی پہچان کرنا سیکھیں۔

واحد		تثنیہ		جمع	
هُوَ	يَنْصُرَنَّ	هُمَا	يَنْصُرَانِّ	هُمْ	يَنْصُرُنَّ
هِيَ	تَنْصُرَنَّ	هُمَا	تَنْصُرَانِّ	هُنَّ	يَنْصُرْنَانِّ
اَنْتَ	تَنْصُرَنَّ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَانِّ	اَنْتُمْ	تَنْصُرُنَّ
اَنْتِ	تَنْصُرِنَّ	اَنْتُمَا	تَنْصُرَانِّ	اَنْتُنَّ	تَنْصُرْنَانِّ
اَنَا	اَنْصُرَنَّ			نَحْنُ	نَنْصُرَنَّ

غور کیجئے کہ وہ افعال (**هُمْ / أَنْتُمْ**) جن کے اختتام پر و آتا ہے، ان میں نون کے اضافے سے و کو ضمہ (پیش) سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ وہ افعال **هُوَ/ هِيَ/أَنْتَ /أَنَا /نَحْنُ** (جن کے اختتام پر ضمہ (پیش) آتی ہے، ان میں نون کے اضافے سے ضمہ (پیش) کو فتحہ (زبر) سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر نظر ڈالیں۔ پوشیدہ ضمیر کی تلاش کے لئے فعل کے پہلے حرف اور آخری حرکت پر خاص توجہ دیں۔

- **لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا** ہم ضرور نکال دیں گے ت سب کو اپنی زمی سے یا ت ضرور لوٹو گے ہمارے دین میں ۔(ہم تمہیں اپنی زمین سے ضرور نکالیں گے یا ت ضرور ہمارے دین میں لوٹو گے۔)

نون تو کید سے پہلے کی حرکت پر غور کیجئے۔ **لَنُخْرِجَنَّكُمْ** پر فتحہ (زبر) ہے اس کا مطلب ہے کہ اصل میں یہاں ضمہ (پیش) تھا اور **لَتَعُوْدُنَّ** پر ضمہ (پیش) ہے اس کا مطلب ہے کہ اصل میں یہاں **واو** تھا۔

- **لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا** تم ضرور آگاہ کرو گے اُن کو ان کے کام کے بارے میں۔
تم انہیں ان کے کاموں کے بارے میں ضرور آگاہ کرو گے۔

▪ فعل نھی موکد:

نھی میں تاکید پیدا کر کے "تم جرات بھی مت کرنا" جیسا مفہوم پیدا کیا جاسکتا ہے۔ ضمیر حاضر کے لئے اس کا ترجمہ، "تم جرات بھی مت کرنا" ہو گا جب کہ ضمیر غائب کے لئے اس کا ترجمہ، "فلاں شخص کو فلاں کام بالکل بھی نہیں کرنا چاہیئے" ہو گا۔ یہ فعل، مضارع کی طرح ہی بنایا جاتا ہے اور فعل کے شروع میں ل کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

نیچے دی گئے چارٹ کو دیکھیں۔

َنْتَ لَا تَنْصُرَنَّ	اَنْتُمَا لَا تَنْصُرَانِّ	اَنْتُمْ لَا تَنْصُرُنَّ
اَنْتِ لَا تَنْصُرِنَّ	اَنْتُمَا لَا تَنْصُرَانِّ	اَنْتُنَّ لَا تَنْصُرْنَانِّ

- وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ — اور تم یہ گمان کرنے کی جرات بھی مت کرنا کہ اللہ ظالموں سے غافل ہے۔
- فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا — پس چاہیئے کہ ہر گز نہ دھوکے میں ڈالے تمہیں دنیاوی زندگی۔
  پس چاہیے کہ تمہیں دنیاوی زندگی ہر گز دھوکے میں نہ ڈالے۔

مشق:6 درج ذیل افعال کے پوشیدہ ضمیر کی شناخت کیجئے۔ فعل کے پہلے حرف اور نون سے پہلے والے حرف کی حرکت پر توجہ دیجئے۔

▪ لَيَقُوْلُنَّ		▪ لَا كُفِّرَنَّ	
▪ لَنَنْزِعَنَّ		▪ لَتُسْـَٔلُنَّ	
▪ لَتُبَيِّنُنَّ		▪ لَيُبَطِّئَنَّ	
▪ لَتَقُوْلَنَّ		▪ لَنُدْخِلَنَّ	

7.8 اسماء اور افعال کے درمیان فرق:

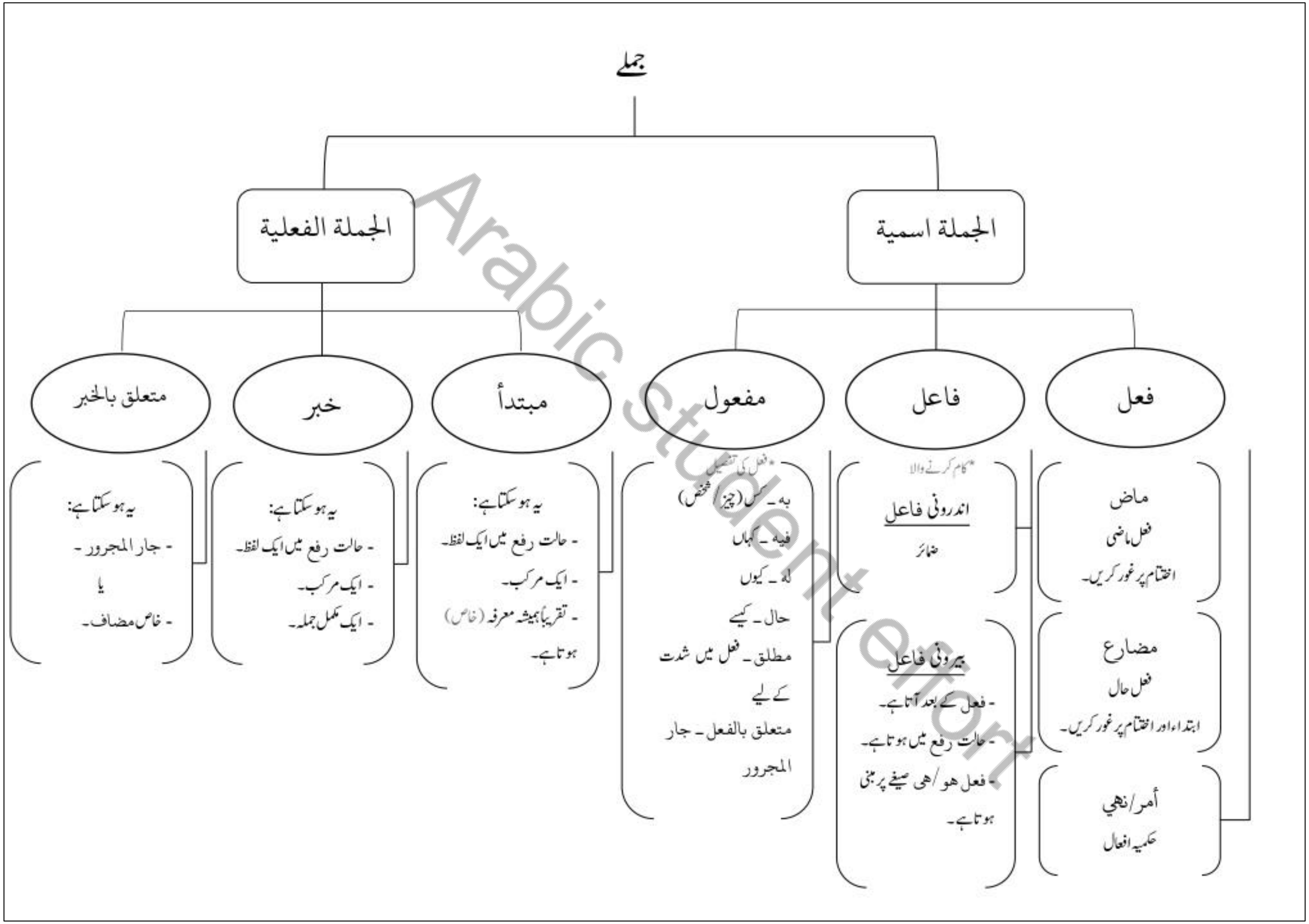
ہم اسماء اور افعال کے متعلق بنیادی باتیں جان چکے ہیں۔اس لئے اب ہم اسماء اور افعال کو دیکھتے ہی ان کے درمیان فرق کرسکتے ہیں۔ چاہے ہم ان کے معانی جانتے ہوں یا نہیں۔

ذیل میں دیے گئے مفید اشارات اسماء اور افعال کے مابین فرق کرنے میں مدد دیں گے۔

اسم	فعل
ایک اسم پر ال، تنوین اور ۃ آسکتے ہیں۔	جبکہ فعل پر نہیں۔
ایک اسم شاذونادر ہی سکون پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔	فعل کے کچھ صیغے سکون پر اختتام پذیر ہوتے ہیں۔
اگر کوئی لفظ ونَ /ینَ پر ختم ہو اور اس کا پہلا حرف ت یا ی کے علاوہ کوئی حرف ہو تو، وہ اسم ہو گا۔	اگر کوئی لفظ ونَ /ینَ پر ختم ہو اور اس کا پہلا حرف ت یا ی ہو تو، وہ فعل ہو گا۔
اگر کوئی لفظ حرف جر، حرف نصب یا خاص مضاف کے بعد آئے تو وہ اسم ہو گا۔	اگر کوئی لفظ حرف ناصبہ، حرف جازمہ، قَدْ، سَ یا سَوْفَ کے بعد آئے تو ہو فعل ہو گا۔

درج ذیل الفاظ میں سے اسم اور فعل کی نشاندہی کیجئے۔

▪ شَفِيْع		▪ اِنْتَثَرَتْ	
▪ مُسْتَبْشِرُوْنَ		▪ بَعْدَ الذِّكْرٰى	
▪ السَّائِلَ		▪ سَيُصِيْبُ	
▪ قَدْ اَفْلَحَ		▪ اَنْ يَتَرَاجَعَا	
▪ اِنَّ الْمُنَافِقُوْنَ		▪ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	


جملے
الجملة اسمية
الجملة الفعلية
فعل
فاعل
مفعول
مبتدأ
خبر
متعلق بالخبر
ماض
فعل ماضی
اختتام پر غور کریں۔
مضارع
فعل حال
ابتداء اور اختتام پر غور کریں۔
أمر/نهي
حکمیہ افعال
*کام کرنے والا
اندرونی فاعل
ضمائر
بیرونی فاعل
- فعل کے بعد آتا ہے۔
- حالت رفع میں ہوتا ہے۔
- فعل هو/هی صیغے پر مبنی
ہوتا ہے۔
*فعل کی تفصیل
به ـ کس (چیز/شخص)
فیه ـ کہاں
له ـ کیوں
حال ـ کیسے
مطلق ـ فعل میں شدت
کے لیے
متعلق بالفعل ـ جار
المجرور
یہ ہو سکتا ہے:
- حالت رفع میں ایک لفظ۔
- ایک مرکب۔
- تقریباً ہمیشہ معرفہ (خاص)
ہوتا ہے۔
یہ ہو سکتا ہے:
- حالت رفع میں ایک لفظ۔
- ایک مرکب۔
- ایک مکمل جملہ۔
یہ ہو سکتا ہے:
- جار المجرور -
یا
- خاص مضاف۔

باب:8

معنی یاد کریں

شَرِيْكٌ – شُرَكَاءُ شریک	إِلٰهٌ – آلِهَةٌ خدا	أَنْعَامٌ ریوڑ	عَالَمٌ – عَالَمُوْنَ دنیا/تخلیق
مَرَّةٌ – مَرَّاتٌ کسی کام کے واقع ہونے کی تعداد (یعنی کوئی عمل کتنی مرتبہ واقع ہوا)	وَحْدَ (هُ) اکیلا	أَحَدٌ – إِحْدٰی (مونث) ایک	وَاحِدٌ – وَاحِدَةٌ (مونث) ایک

3-حرفی			
عَرَفَ يَعْرِفُ مَعْرِفَةً	جاننا	جَمَعَ يَجْمَعُ جَمْعًا	جمع کرنا (کسی چیز کو)
هَلَكَ يَهْلِكُ هَلَاكًا	ہلاک کرنا	رَفَعَ يَرْفَعُ رَفْعًا	بلند کرنا
وَجَدَ يَجِدُ وُجُوْدًا	تلاش کرنا	قَتَلَ يَقْتُلُ قَتْلًا	قتل کرنا
ظَنَّ يَظُنُّ ظَنًّا	گمان کرنا	مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعًا	روکنا/حفاظت کرنا
جَعَلَ يَجْعَلُ جَعْلًا	بنانا	رَزَقَ يَرْزُقُ رِزْقًا	رزق مہیا کرنا
عَبَدَ يَعْبُدُ عِبَادَةً	عبادت کرنا	حَسِبَ يَحْسَبُ حُسْبَانًا	فرض کرنا
خاندان – 2			
بَيَّنَ يُبَيِّنُ تَبْيِيْنًا	کسی چیز کو واضح کرنا	كَلَّمَ يُكَلِّمُ تَكْلِيْمًا (ــه)	بولنا
بَدَّلَ يُبَدِّلُ تَبْدِيْلًا	تبدیل کرنا/(کسی چیز کا) تبادلہ کرنا	غَيَّرَ يُغَيِّرُ تَغْيِيْرًا	کسی چیز کو بدلنا
عَذَّبَ يُعَذِّبُ تَعْذِيْبًا		تکلیف/اذیت دینا	
خاندان – 4			
أَعْجَبَ يُعْجِبُ إِعْجَابًا	متاثر کرنا	أَخْرَجَ يُخْرِجُ إِخْرَاجًا	(کسی کو) نکالنا/آگے لانا
أَهْلَكَ يُهْلِكُ إِهْلَاكًا (بـ)	تباہ و برباد کرنا	أَطْعَمَ يُطْعِمُ إِطْعَامًا	کھلانا
أَكْرَمَ يُكْرِمُ إِكْرَامًا	عزت کرنا	أَدْخَلَ يُدْخِلُ إِدْخَالًا	داخل کرنا
خاندان – 5			
تَفَكَّرَ يَتَفَكَّرُ تَفَكُّرًا (عن/فی)	غور و فکر کرنا	تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا	واضح ہونا
خاندان – 8			
اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ اِتِّخَاذًا		اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ اِخْتِلَافًا (فی)	فرق/اختلاف کرنا

باب 8 فعل مجہول

8.1 تعارف:

فعل مبنی مجہول، فعل کی ایسی قسم ہے جس میں فاعل (کام کرنے والا) نامعلوم یا گمنام ہوتا ہے۔ عربی میں "مَجہول کے لفظی معنی "نامعلوم" یا "گمنام" کے ہیں۔ مثال کے طور پر، "کیک کھایا گیا" مجہول کہلائے گا کیونکہ اس کا فاعل معلوم نہیں ہے۔ اسی طرح، "کیک کھایا جاتا ہے" بھی مجہول ہے۔ ماض اور مضارع، دونوں کو ہی مجہول بنایا جاسکتا ہے۔ عربی یا اردو میں، یہ جاننے کے لیے کہ کوئی فعل مجہول ہے یا معلوم:

- سب سے پہلے فعل تلاش کیجئے۔
- پھر خود سے پوچھیں، "کیا میں جانتا ہوں کہ فعل کس نے سر انجام دیا؟"

اگر آپ کا جواب نفی میں ہو تو، وہ فعل "مجہول" ہو گا۔

مشق 1: کیامندرجہ ذیل جملے مجہول (1) ہیں یا معلوم (2)؟

ہمیں عربی پروگرام کے بارے میں اچھی باتیں بتائی گئیں۔	½	طلبہ نے آج صبح کیمپس میں ناشتہ کیا۔	½
اس کے والدین بیرونِ ملک سے جا رہے تھے۔	½	الماریوں کو اسی وقت خالی کیا جارہا ہے۔	½
انہیں کیلیفورنیا میں جائیداد خریدنے کے خلاف مشورہ دیا گیا۔	½	ہم کام پر جارہے تھے جب اس نے کال کی۔	½

2.8 جملے کی ساخت: جملے کی ساخت کے دو بنیادی حصے ہیں

- فعل مجہول۔
- نائب الفاعل۔ یعنی وہ شخص یا چیز جس پر کام کیا گیا۔

"کیک کھایا گیا،" اس جملے میں فعل مجہول "کھایا گیا" ہے۔ "کیک" نائب فاعل ہے، یعنی وہ چیز جس پر کام کیا گیا ہو۔ یہ بات جان لیں کہ چونکہ فاعل گمنام ہے، اس لیے ایسا جملہ جس میں فعل مجہول ہو، اس میں فاعل کسی صورت موجود نہیں ہوتا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ چونکہ وہ چیز یا شخص جس پر کوئی کام کیا گیا ہو نائب فاعل کہلاتی ہے، اس لیے فعل مجہول میں مفعول بہ نہیں پایا جاتا۔

جملے میں فعل کے متعلق اضافی تفصیل متعلق بالفعل یا ظرف کی صورت میں آسکتی ہے۔

آیئے جملہ فعلیہ میں مجہول کے دو بنیادی حصوں کو مزید جانیں۔

مشق 2: فعل اور نائب الفاعل پہچانیں

- سبزیوں اور پھلوں کو ایک ایک کرکے دھو کر خشک کیا گیا۔
- شہنشاہ کے لباس ہاتھ سے سی ے گئے ہیں۔
- معاہدے پر دستخط کے بعد قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔
- اس لغت کو کئی سال پہلے مرتب کیا گیا۔
- میری ٹیم کو کبھی شکست نہیں ہوئی۔ ہمیں پچھلے سال مقابلے میں طلائی تمغہ دیا گیا۔
- اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر کو لوٹ لیا گیا۔

فعل ماضی مجہول

مندرجہ ذیل مجہول اَفعال کو دیکھیں۔

نُصِرَ	نُصِرُوْا	أُخْرِجَتْ	رُفِعْتُ
اس کی مدد کی گئی	ان کی مدد کی گئی	اُسے نکالا گیا	مجھے اٹھایا/بلند کیا گیا

فعل مجہول کی پہچان:

فعل ماضی مجہول	فعل مضارع مجہول
ف کلمے پر ہمیشہ پیش ضمہ آئے گی	ف کلمے پر ہمیشہ پیش ضمہ آئے گی
ع کلمے پر ہمیشہ زیر کسرہ آئے گی	ع کلمے پر ہمیشہ زبر فتح آئے گی
ل کلمے پر کوئی تبدیلی نہیں آئے گی	ل کلمے پر کوئی تبدیلی نہیں آئے گی
قُتِلَ سُمِعُوْا فُتِحْنَا	يُقْتَلُ يُسْمَعُوْنَ نُفْتَحُنَا

مندرجہ ذیل چارٹ کو ذہن نشین کیجئے۔توجہ دیجئے کہ فعل معلوم اور فعل مجہول کی حرکات ایک دوسرے سے کس طرح مختلف ہیں۔

	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هُوَ	نُصِرَ	هُمَا	نُصِرَا	هُمْ	نُصِرُوْا
	اس نے مدد کی		ان دو نے مدد کی		ان سب نے مدد کی	
مؤنث غائب	هِيَ	نُصِرَتْ	هُمَا	نُصِرَتَا	هُنَّ	نُصِرْنَا
	اس عورت نے مدد کی		اس دو عورتوں نے مدد کی		ان سب عورتوں نے مدد کی	
مذکر حاضر	اَنْتَ	نُصِرْتَ	اَنْتُمَا	نُصِرْتُمَا	اَنْتُمْ	نُصِرْتُمْ
	تو نے مدد کی		تم دو نے مدد کی		تم سب نے مدد کی	
مؤنث حاضر	اَنْتِ	نُصِرْتِ	اَنْتُمَا	نُصِرْتُمَا	اَنْتُنَّ	نُصِرْتُنَّ
	تو نے مدد کی		تم دو نے مدد کی		تم سب نے مدد کی	
مذکر مؤنث متکلم	اَنَا	نُصِرْتُ			نَحْنُ	نُصِرْنَا
	میں نے مدد کی				ہم سب نے مدد کی	

مشق 3: دیے گئے اَفعال کو مجہول بنائیں اور پھر زبانی "نصر" فعل مجہول چارٹ بنائیے

جَمَعَ	أَخَذَ	عَلِمَ	خَلَقَ	بَعَثَ	أَنْشَأَ	قَاتَلَ	تَقَبَّلَ

فعل مضارع مبنی مجہول

مندرجہ ذیل مضارع مبنی مجہول افعال کو دیکھیں۔

يُنْصَرُ	يُنْصَرُوْنَ	تُخْرَجُ	أُرْفَعُ
اس کی مدد کی جاتی ہے	ان کی مدد کی جاتی ہے	تمھیں نکالا جاتا ہے	مجھے اٹھایا/بلند کیا جاتا ہے

مندرجہ ذیل چارٹ کو ذہن نشین کیجیے۔ توجہ دی کہ فعل معلوم اور فعل مجہول کی حرکات ایک دوسرے سے کس طرح مختلف ہیں۔

	واحد		تثنیہ		جمع	
مذکر غائب	هُوَ	يُنْصَرُ	هُمَا	يُنْصَرَانِ	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ
	وہ مدد کرتا ہے		وہ دو مدد کرتے ہیں		وہ سب مدد کرتے ہیں	
مؤنث غائب	هِيَ	تُنْصَرُ	هُمَا	تُنْصَرَانِ	هُنَّ	يُنْصَرْنَ
	وہ مدد کرتی ہے		وہ دو مدد کرتی ہیں		وہ سب مدد کرتی ہیں	
مذکر حاضر	أَنْتَ	تُنْصَرُ	أَنْتُمَا	تُنْصَرَانِ	أَنْتُمْ	يُنْصَرُوْنَ
	تم مدد کرتے ہو		تم دو مدد کرتے ہو		تم سب مدد کرتے ہو	
مؤنث حاضر	أَنْتِ	تُنْصَرِيْنَ	أَنْتُمَا	تُنْصَرَانِ	أَنْتُنَّ	تُنْصَرْنَ
	تم مدد کرتی ہو		تم دو مدد کرتی ہو		تم سب مدد کرتی ہو	
مذکر مؤنث متکلم	أَنَا	أُنْصَرُ			نَحْنُ	نُنْصَرُ
	میں مدد کرتا ہوں				ہم سب مدد کرتے ہیں	

مشق 4: دیے گئے افعال کو مجہول بنائیے اور پھر زبانی "يُنْصَرُ" فعل مجہول چارٹ بنائیے؟

يَجْمَعُ	يَأْخُذُ	يُعَلِّمُ	يَخْلُقُ	يَبْعَثُ	يُنْشِئُ	يُقَاتِلُ	يَتَقَبَّلُ

فعل مجہول کی پہچان اور اس کا ترجمہ: کسی بھی فعل کو دیکھ کر، آپ کو یہ اندازہ لگانے کے قابل ہو جانا چاہیے کہ وہ فعل ماضی ہے یا مضارع اور معلوم ہے یا مجہول۔

- سب سے پہلے تو اس بات کا تعین کیجیے کہ فعل ماض ہے یا مضارع۔ اس مقصد کے لیے ایتن سے شروعات اور مضارع کے مخصوص اختتام یا پھر فعل ماض کے اختتام کو تلاش کیجیے۔
- اگر فعل، ماضی ہو تو اُوْ۔۔۔اِیْ (ــُـــِـ) کی آواز تلاش کیجیے۔
- اگر فعل، مضارع ہو تو اُوْ۔۔۔اَا (ــُـــَـ) کی آواز تلاش کیجیے۔

- پوشیدہ ضمیر کی شناخت کیجئے۔

ترجمہ: فعل ماضی / مضارع، پوشیدہ ضمیر اور فعل کے معلوم یا مجہول ہونے کے تعین کے بعد، آپ کو ترجمہ کرنے کے قابل ہو جانا چاہیے۔ ترجمے کا طریقہ مثالوں کی صورت میں بیان کیا گیا۔

- **فعل ماضی مجہول کا ترجمہ:** عربی سیکھی گئی۔ کھانا کھایا گیا۔ اسے مارا گیا۔ احمد کو انعام دیا گیا۔
- **فعل مضارع مجہول کا ترجمہ:** عربی سیکھی جاتی ہے۔ احمد کو انعام دیا جاتا ہے۔ کھانا کھایا جاتا ہے۔ اسے مارا جاتا ہے۔

مشق 5: خالی جگہوں کو پُر کیجئے۔

الفاظ	زمانہ	معلوم/ مجہول	پوشیدہ ضمیر	ترجمہ
خُلِقُوْا	ماض/مضارع	مجہول/معلوم		
عُلِّمْنَا	ماض/مضارع	مجہول/معلوم		
نُفَضِّلُ	ماض/مضارع	مجہول/معلوم		
أُمِرْتُ	ماض/مضارع	مجہول/معلوم		
يَتَذَكَّرُ	ماض/مضارع	مجہول/معلوم		
تُرْجَعُوْنَ	ماض/مضارع	مجہول/معلوم		

نائب الفاعل: یاد کیجئے کہ، وہ چیز یا شخص جس پر کوئی کام کیا جائے، نائب الفاعل کہلاتا ہے۔ "کیک کھایا گیا"، اس جملے میں "کیک" نائب الفاعل ہے۔ اگرچہ جملے میں فاعل اور نائب الفاعل کے کردار مختلف ہوتے ہیں، تاہم نائب الفاعل اور فاعل کے اصولوں میں کوئی فرق نہیں۔

نائب الفاعل کی دو اقسام ہیں:

- **اندرونی نائب الفاعل:** ضمیر مستتر / پوشیدہ ضمیر اگر وہ چیز یا شخص جس پر کام کیا جائے، ضمیر ہو۔
- **بیرونی نائب الفاعل:** اگر وہ چیز یا شخص جس پر کام کیا جائے ضمیر کے علاوہ کوئی اسم ہو۔

- **بیرونی نائب الفاعل**
  - یہ ہمیشہ فعل کے بعد آنا چاہیے۔
  - فعل ہمیشہ ھو / ہ صیغے پر مبنی ہو۔
  - یہ مرفوع ہونا چاہیے۔

مثال کے طور پر، جملہ "نُصِرْنَا" میں نائب الفاعل پوشیدہ ضمیر "نَحْنُ" ہے۔

جملہ "نُصِرَ الْمُسْلِمُوْنَ" میں، نائب الفاعل "الْمُسْلِمُوْنَ" ہے۔ غور کیجئے کہ یہ فعل کے بعد آیا ہے۔ فعل **ھو** صیغے پر مبنی ہے اور یہ مرفوع بھی ہے۔

قرآن مجید میں سے فعل مجہول کی چند مثالیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

- **ضُرِبَ مَثَلٌ** مثال دی گئی۔
- **اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ** سورۃ نازل کی گئی۔
- **يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا** انہیں اس میں رزق دیا جاتا ہے۔

- اِعِدَّتْ لِلّمُتَّقِيْنَ یہ متقین کے لیے تیار کی گئی ہے۔

جملے میں نائب الفاعل کی تلاش کا طریقہ:

- اگر فعل **ھو/ھی** صیغے پر مبنی ہو تو نائب الفاعل کی تلاش کیجئے۔ فعل کے بعد آنے والا پہلا مرفوع اسم، نائب الفاعل ہو گا۔
- اگر فعل **ھو/ھی** صیغے پر مبنی نہ ہو تو نائب الفاعل کی تلاش کی کوئی ضرورت نہیں۔
- خواہ نائب الفاعل اندرونی ہو یا بیرونی، اس کا ترجمہ ایسے شخص یا چیز کے طور پر کیا جائے گا جس پر فعل واقع ہوا ہو۔

مشق 6: دیے گئے افعال کے نیچے ایک جبکہ نائب الفاعل کے نیچے دو لکیریں لگائیے۔ اندرونی نائب الفاعل کی صورت میں فعل کے نیچے پوشیدہ ضمیر لکھی۔ پھر معانی کی مدد سے آیات کا ترجمہ کیجئے۔

نَفَخَ	صُوْر	كَتَبَ	قِتَال	قَبِلَ	شَفَاعَةٌ
پھونکنا	صور	حکم دینا	لڑائی	قبول کرنا	شفاعت

- ثُمَّ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
- نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ
- كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
- لا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

8.3 فعل مجہول کے بلاغی فوائد:

ہر فعل مجہول کا متبادل فعل معلوم ہوتا ہے۔ ان دونوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ فعل مجہول میں فاعل معلوم نہیں ہوتا۔ جب متکلم بولنے والا فاعل کا تذکرہ نہیں کرتا تو بات کی توجہ کا مرکز فعل یا نائب الفاعل بن جاتا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔

❖ **جب فاعل کا ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہ ہو:**

- وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کہا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی (الفاظ) کہہ دو۔ یہ حکم سلام بھیجنے والے شخص کی تفریق کے بغیر لاگو ہوتا ہے۔ یہاں فاعل کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔
- إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا أَوْ يُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ اور جب تم اللہ کی آیات کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا ہے یا ان کی تضحیک کی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھ۔ یہ حکم اللہ کی آیات سے انکار کرنے والوں اور اس کا مذاق اڑانے والوں کی تفریق کے بغیر لاگو ہوتا ہے۔ یہاں فاعل کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ف
- فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا پھر اگر اس بارے میں معلوم ہو جائے کہ دونوں گناہ میں مبتلا ہو گئے تو دوسرے دو ان کی جگہ اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ حکم مجرم کو دریافت کرنے والے شخص سے قطع نظر لاگو ہوتا ہے۔ یہاں فاعل کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

❖ اللہ تعالیٰ کے احترام کی وجہ سے:

- وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا اور یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اہل زمی کے لیے برائی مقصود ہے یا ان کے پروردگار نے ان کی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ غور کیجئے کہ جب برائی کا ذکر کیا گیا تو وہاں فعل مجھول استعمال کیا گیا ہے۔ جب بھلائی کی بات کی گئی تو وہاں فاعل لفظ الجلال کا ذکر کیا گیا۔ یہ بات تو طے ہے چونکہ دونوں مقامات پر فاعل ایک ہی ہے۔ اس کے باوجود، جنّوں نے اللہ کے احترام کو ملحوظ حاضر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام صرف بھلائی کے ساتھ منسوب کیا۔

❖ فعل کی وسعت میں اضافے کے لیے:

- لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ان پر اس دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی۔ فاعل کے ذکر سے فعل صرف اسی فاعل تک محدود ہو جاتا ہے۔ جب کہ فاعل کا تذکرہ نہ کرنے سے فعل لا محدود ہو جاتا ہے۔ مندرجہ بالا آیت کا "لَعَنَهُمُ اللّٰهُ" سے موازنہ کیجئے جہاں فاعل مذکور ہے۔

8.4 عبوریت (Transitivity)

آپ نے دیکھا ہو گا کہ جملہ فعلیہ مبنی مجھول میں نائب فاعل کا کردار اور جملہ فعلیہ معلوم میں مفعول بہ کا کردار یکساں ہے۔ اگرچہ ان کے نام اور حالتیں مختلف ہیں، مگر دونوں ہی ایسی چیز یا شخص کا کردار ادا کرتے ہیں جو فعل سے متاثر ہوتا ہے۔

درج ذیل مثالوں کو دیکھئے:

- "حمزہ نے بسکٹ کھایا"، اس جملے میں "بسکٹ" فعل سے متاثر ہونے والی چیز ہے۔ یہ جملہ مجھول نہیں، اس لیے "بسکٹ" مفعول بہ ہے۔
- "بسکٹ کھایا گیا،" اس جملے میں "بسکٹ" فعل سے متاثر ہونے والی چیز ہے۔ یہ جملہ مجھول ہے، اس لیے "بسکٹ" نائب الفاعل ہے۔
- اگرچہ نائب الفاعل اور مفعول بہ کے نام مختلف ہیں، تاہم دونوں ایک جیسا کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ جان لینے کے بعد، یہ بات آپ کو حیرت زدہ نہیں کرے گی کہ فعل معلوم کو مجھول بناتے وقت، جو چیز یا شخص مفعول بہ تھا، وہ نائب الفاعل بن جائے گا۔
- یاد کیجئے کہ ہر جملہ فعلیہ مجھول میں نائب فاعل ضرور ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی جملے میں مفعول بہ نہ ہو تو اس جملے کو مجھول نہیں بنایا جا سکتا۔
- اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مفعول بہ نہ ہو تو، ہمارے پاس ایسا کچھ بھی موجود نہیں ہو گا جسے نائب الفاعل بنایا جا سکے۔
- یاد کیجئے کہ جملے میں مفعول بہ لازم و ملزوم نہیں۔ فعل اور فاعل کے ساتھ ایک جملہ مکمل سمجھا جاتا ہے۔ مفعول بہ کی عدم موجودگی کی ایک وجہ متکلم کا اندازِ تخاطب ہوتا ہے۔
- دوسری جانب، کچھ جملے ایسے ہوتے ہیں جن میں مفعول بہ نہیں آ سکتا۔ ایسا فعل جس کے ساتھ مفعول بہ نہ آ سکے، اسے فعل لزم کہتے ہیں۔

الفعل لازم

فعل لازم، ایسا فعل ہے جس کے ساتھ مفعول بہ نہیں آسکتا۔ اس فعل کی نوعیت ہی کچھ اس طرح کی ہوتی ہے کہ یہ صرف فاعل کو ہی متاثر کرتا ہے۔ مثلاً، "سونا" فعل لزم کی ایک مثال ہے، کیونکہ سونے کا عمل فاعل کے علاوہ کسی اور شخص یا چیز کو متاثر نہیں کرتا۔ فعل لزم کی پہچان کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ فعل اور فاعل کے ساتھ مفعول بہ کو جملے میں شامل کر کے دیکھا جائے کہ کیا مفعول بہ کے اضافے سے جملے کا توازن اور اس کے معانی قائم بر قرار رہتے ہیں یا نہیں۔ اگر مفعول بہ کے اضافے سے جملہ توازن بر قرار نہ رکھ سکے اور بے معنی بن جائے تو ایسا فعل، لزم ہو گا۔ یاد رہے کہ فعل اور مفعول بہ کے درمیان کسی قسم کا حرف نہیں آسکتا۔ حرف آنے کی صورت میں فعل، متعدی کہلائے گا۔

آیئے، فعل "پڑھنا" کو اوپر بتائے گئے طریقے کے مطابق جانچتے ہیں:

میں نے (مفعول بہ) پڑھ۔

اس خالی جگہ کو کسی بھی مفعول بہ سے پُر کر کے دیکھیے۔ مثلاً

- میں نے کتاب پڑھی۔
- میں نے سبق پڑھا۔

مفعول بہ کے اضافے کے بعد بھی جملہ با معنی ہے، اور فعل اور مفعول بہ کے ساتھ کسی قسم کا حرف بھی نہیں آیا۔ اس لیے فعل "پڑھنا"، لازم نہیں۔

آیئے، فعل "گرنا" کو اوپر بتائے گئے طریقے کے مطابق جانچتے ہیں: مثلاً

- میں (مفعول بہ) گرا۔

آپ یہاں پر کوئی بھی مفعول بہ شامل کرنے کی کوشش کیجئے۔ حرف کے بغیر مفعول بہ جملے کو بالکل بے معنی بنا دیے گا۔ چنانچہ فعل "گرنا" لازم ہے۔

آیئے، فعل "ہنسنا" پر یہ طریقہ استعمال کرتے ہیں:

- وہ (مفعول بہ) ہنسا۔

آپ یہاں پر کوئی بھی مفعول بہ شامل کرنے کی کوشش کیجئے۔ حرف کے بغیر مفعول بہ جملے کو بالکل بے معنی بنا دیے گا۔ چنانچہ فعل "ہنسنا" لازم ہے۔

چونکہ فعل "گرنا" اور "ہنسنا" کو کسی حرف کی ضرورت ہے، اس لیے یہ لازم ہیں اور انہیں مجھول نہیں بنایا جا سکتا۔

فعل متعدی

فعل متعدی، فعلِ لازم کا بلکل الٹ ہے۔ اس فعل کے ساتھ مفعول بہ آسکتا ہے۔ یہ فعل کی ایسی قسم ہے، جس میں فعل، فاعل کے علاوہ کسی چیز یا شخص کو بھی متاثر کرتا ہے۔ یہ جاننے کے لیے کہ کوئی فعل متعدی ہے یا لازم، مندرجہ بالا طریقہ استعمال کیجئے۔ ایسے فعل کو مجھول بنایا جا سکتا ہے۔

مشق 7: متعدی اور لازم کی نشاندہی کیجئے۔

اٹھانا	متعدی/لازم	کھانا	متعدی/لازم	چیخنا	متعدی/لازم
فکرمند ہونا	متعدی/لازم	لکھنا	متعدی/لازم	پڑھنا	متعدی/لازم

تہ لگانا متعدی/لازم	دھونا متعدی/لازم	مایوس ہونا متعدی/لازم

فعل متعدی مفعولین

فعل متعدی مفعولین، ایسا فعل ہے جس کے ساتھ دو مفعول بہ آسکتے ہیں۔ یہ موضوع فعل مجھول کے مطالعے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ فعل مجھول میں صرف ایک نائب الفاعل آسکتا ہے۔ جب فعل متعدی مفعولین، مجھول بن کر آتا ہے، تو اس کے ساتھ ایک نائب الفاعل اور ایک مفعول بہ آتا ہے۔ کسی بھی فعل مجھول کے ساتھ مفعول بہ کے آنے کی یہی ایک صورت ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیں:

- **عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ** ہمیں پرندوں کی زبان سکھائی گئی۔

غور کیجئے کہ یہاں ایک نائب الفاعل عُلِّمْنَا کے اندر پوشیدہ نَحْنُ (اور ایک مفعول بہ) مَنْطِقَ الطَّيْرِ ہے۔

مجھول کا خلاصہ:

- **فعل مجھول:** ایسا فعل جس میں فاعل نامعلوم ہوتا ہے۔
- **فعل مجھول کی پہچان:** پہلے زمانے کی شناخت کیجئے!

اگر فعل، ماضی ہو تو مندرجہ ذیل آواز تلاش کیجئے۔۔۔ اگر آوازیں مل جائیں تو پھر مندرجہ ذیل مثال کی طرح اس کا ترجمہ کیجئے۔۔۔

ـُـ ـُـ ـِـ **اسے مارا گیا۔**

اگر فعل، مضارع ہو تو مندرجہ ذیل آواز تلاش کیجئے۔۔۔ اگر آوازیں مل جائیں تو پھر مندرجہ ذیل مثال کی طرح اس کا ترجمہ کیجئے۔۔۔

ـُـ ـَـ ـَـ **اسے مارا جاتا ہے۔**

فِعْل لازِم	فعل لازم: ایسا فعل جس کے ساتھ مفعول بہ نہیں آسکتا	اسے مجھول نہیں بنایا جاسکتا۔
فِعْل مُتَعَدِّ	فعل متعدی: ایسا فعل جس کے ساتھ مفعول بہ آسکتا ہے	اسے مجھول بنایا جاسکتا ہے۔
مُتَعَدِّ لِمَفْعُوْلَيْن	ایسا فعل جس کے ساتھ دو مفعول بہ آسکتے ہیں	اسے مجھول بنایا جاسکتا ہے۔ اس میں ایک نائب فاعل اور ایک مفعول بہ ہوتا ہے۔

باب:9

معنی یاد کریں

أَوَّل – أُوْلَى (مونث)	آخِرٌ – آخری	آخَرُ / أُخْرَى (مونث)	هَكَذَا – كَذَلِكَ
پہلا		دوسرا	اس طرح
فَقِيْرٌ – فُقَرَاءُ	غَنِيٌّ – أَغْنِيَاءُ	أُوْلُوْ – ذُوْر	مَجْنُوْنٌ – مَجَانِيْنُ
غریب	امیر	۔۔۔کے لوگ	پاگل / مجنون
ذَكَرٌ – ذُكُوْرٌ	أُنْثٰى – إِنَاثًا	بَصَرٌ – أَبْصَارٌ	جَوَابٌ
نر	مادہ	بصارت	جواب

3-حرفی			
سَجَدَ يَسْجُدُ سُجُوْدًا	سجدہ کرنا	نَزَلَ يَنْزِلُ نُزُوْلًا	نیچے آنا
رَحِمَ يَرْحَمُ رَحْمَةً	رحم کرنا	غَفَرَ يَغْفِرُ غُفْرَانًا (لـ)	معاف کرنا
نَفَعَ يَنْفَعُ نَفعًا	نفع کرنا	كَرِهَ يَكْرَهُ كُرْهًا	ناپسند کرنا
جَلَسَ يَجْلِسُ جُلُوْسًا	بیٹھنا	حَزِنَ يَحْزَنُ حَزنًا	افسردہ ہونا
خَسِرَ يَخْسَرُ خُسْرَانًا	نقصان کرنا / خسارہ اٹھانا	سَقَطَ يَسْقُطُ سُقُوْطًا	گرنا
فَرِحَ يَفْرَحُ فَرَحًا	خوش ہونا	شَكَرَ يَشْكُرُ شُكْرًا	شکر گزار ہونا
حَمَلَ يَحْمَلُ حَمْلًا	اٹھانا	مَلَكَ يَمْلِكُ مُلْكًا	ملکیت رکھنا
خاندان – 2			
قَدَّمَ يُقَدِّمُ تَقْدِيْمًا	سامنے لانا	حَرَّقَ يُحَرِّقُ تَحْرِيْقًا	کسی چیز کو جلانا
خاندان – 4			
أَشْرَكَ يُشْرِكُ إِشْرَاكًا	شرک کرنا	أَنْزَلَ يُنْزِلُ إِنْزَالًا	نازل کرنا
خاندان – 8			
اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا	پیروی کرنا	اِخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ اِخْتِصَامًا	جھگڑا کرنا

باب:9

اصطلاحات

لَا نَافِيَّة	انکار کے لیے استعمال ہونے والا "لا" (یہ اسم اور فعل سے پہلے آتا ہے، اعرابی حالت پر کوئی اثر نہیں ڈالتا)۔
لَا نَافِيَّةُ لِلْجِنْسِ	قطعی انکار کے لیے استعمال ہونے والا "لا" (صرف اسم سے پہلے آتا ہے، یہ اسم کو ہلکا اور منصوب بنا دیتا ہے)۔
لَا النَّاهِيَة	فعل النهی والا "لا" (فعل مضارع کو ہلکا ترین بنا دیتا ہے)۔
الحُرُوْف الزَّائِدَة	وہ حروف جو جملے میں تاکید پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مگر یہ جملے میں کردار کو متاثر نہیں کرتے۔

باب 9- جملوں کو منفی بنانا

9.1 تعارف:

ابھی تک، ہم نے مثبت جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو بنانا اور ان کی پہچان کرنا سیکھا ہے۔ اب ہم انہیں منفی بنانا سیکھیں گے۔ جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کے کچھ منفرد طریقے ہیں۔ اسی طرح، جملہ فعلیہ کے بھی کچھ منفرد طریقے ہیں۔ اور کچھ طریقے ایسے ہیں جو جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ، دونوں کے لیے ہی استعمال ہو تے ہیں۔

9.2 منفی جملہ فعلیہ:

جملہ فعلیہ کو منفی بنانے کے طریقے ہر زبان میں مختلف ہیں۔ ماض، حال اور مستقبل کو منفی بنایا جا سکتا ہے۔

منفی فعل ماضی

فعل ماض کو منفی بنانے کے دو طریقے ہیں:

- لَمْ + مضارع
- ما + ماضی

یاد کیجئے کہ **لَمْ** صرف **مضارع** کے ساتھ ہی آسکتا ہے، تاہم یہ ہمیشہ معانی کو ماض میں تبدیل کر دیتا ہے۔ یہ فعل کو مَجزوم ہلکا ترین بھی بنا دیتا ہے۔ اس ما کو **مَا** نافیہ کہتے ہیں۔ یہ فعل کو کسی صورت متاثر نہیں کرتا۔ معانی کے اعتبار سے، **لَمْ کے** برعکس یہ تردید اور بحث و تکرار کے لیے استعمال ہو تا ہے۔

- **لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ** وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا۔

اس آیت میں ابلیس کی بات ہوئی ہے۔ اس بات میں بحث کی کوئی ضرورت نہیں کہ ابلیس نے سجدہ کیا یا نہیں، اسی لیے **ما** کی جگہ **لم** استعمال ہوا۔

- **مَاكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ** نہیں، وہ شرک کرنے والوں میں سے نہیں تھا۔

مندرجہ بالا آیت میں حضرت ابراھیمؑ کی بات ہوئی ہے۔ اہل کتاب کے مابین اُن کے عقائد کے بارے میں بحث ہوتی تھی، اسی لیے تردید کے لیے م اکا استعمال کیا گیا۔

منفی فعل حال

فعل مضارع کو منفی بنانے کے دو طریقے ہیں:

- لَا + مضارع
- ما + مضارع

فعل مضارع کو منفی بنانے **والے لا** کو **لا نافیہ** کہتے ہیں، اور یہ فعل کو کسی صورت متاثر نہیں کرتا۔ اسے **فعل النهی** میں استعمال ہونے والے **لا** سے مت ملائیں۔

ما النافية،**لا النافية** سے مختلف ہوتا ہے۔ **ما النافية** تردید یا بحث و تکرار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ فعل مضارع سے ہی فعل حال اور فعل مستقبل بنتے ہیں، فعل مضارع کو منفی بنانے سے کبھی کبھار فعل کا ترجمہ زمانہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

- **لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ** وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے۔
- **وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ** نہیں، وہ تمہیں بالکل بھی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

منفی فعل مستقبل

فعل مستقبل کو واضح طور پر منفی بنانے کے لیے لَنْ استعمال ہوتا ہے۔ یاد کیجئے کہ لَنْ، فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے اور یہ فعل کو منصوب (ہلکا) بنا دیتا ہے۔

- **لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ** ہم ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر نہیں کریں گے۔

غور کیجئے کہ ل م ابھی جملے کو منفی بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ کسی زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں، اور اس کا ترجمہ "ابھی تک نہیں" کیا جاتا ہے۔ یہ فعل مضارع کے ساتھ آتا ہے اور اسے مَرْوم) ہلکا ترین (بنا دیتا ہے۔

- **وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ** ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔

مشق:1 مندرجہ ذیل جملوں کو منفی بنائیے۔

- **سَتُقْبَلُ تَوْبَتُهُمْ**
- **يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ**
- **يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ آمِنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ**
- **قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ سَنُؤْمِنُ لَكَ**

9.3 منفی جملہ اسمیہ:

لَيْسَ اور **مَا**، جملہ اسمیہ کو منفی بناتے ہیں۔ ان دونوں کا طریقہ استعمال ایک ہی ہے۔ جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کے چار طریقے ہیں۔

- ما مبتدأ مرفوع خبر منصوب
- ما مبتدأ مرفوع بـ + خبر مجرور
- ليس مبتدأ مرفوع خبر منصوب
- ليس مبتدأ مرفوع بـ + خبر مجرور

یہ دونوں مبتداء سے پہلے آتے ہیں، اور یہ اسکی اعرابی حالت کو تبدیل نہیں کرتے۔ ان دونوں کے استعمال کے وقت خب کے ساتھ درج ذیل صورتحال پیش آسکتی ہے:

- خبر، منصوب بن سکتی ہے۔
- ایک باء کو خبر کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے، جو کہ اسے مجرور بنا دیتا ہے۔

عام طور پر منفی جملے بنانے کے دو طریقے ہیں جبکہ ایک عام منفی جملہ اسمیہ میں خبر کو مزید دو طریقوں سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح چار طریقوں سے جملہ اسمیہ کو منفی بنایا جا سکتا ہے۔

آیئے، جملہ "الرَّجُلُ مُسْلِمٌ" کو چار ممکنہ طریقوں سے منفی بنائیں:

- ما الرَّجُلُ مُسْلِمًا
- مَا الرَّجُلُ بِمُسْلِمٍ
- لَيْسَ الرَّجُلُ مُسْلِمًا
- لَيْسَ الرَّجُلُ بِمُسْلِمٍ

ان چاروں طریقوں سے بننے والے جملوں سے ایک جیسے ہی معانی نکلتے ہیں۔ ہر طریقے کا الگ الگ تجزیہ کیجئے اور دیکھئے کہ یہ ایک دوسرے سے کس طرح مختلف ہیں۔

باءزائدہ

یہ **ب** اضافی تاکید کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے اضافی کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ یہ **ب** جس لفظ کے ساتھ جڑ کر آتا ہے۔ جملے میں اس لفظ کا کردار اس کی وجہ سے ہرگز متاثر نہیں ہوتا، بلکہ یہ صرف تاکید کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ جملے جن میں باءزائدہ موجود نہ ہو، وہ عام منفی جملے ہوتے ہیں۔ جبکہ جن جملوں میں باءزائدہ ہوتا ہے، ان کے معانی میں "پُرزور" نفی کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔ گرامر کی رو سے، یہ باء، حروف جر میں سے ہے، مگر چونکہ یہ اضافی ہے اس وجہ سے یہ متعلق بالخبر نہیں بناتا۔ باء کے ساتھ خبر کو متعلق بالخبر کی بجائے خبر ہی کہا جائے گا۔ یہ ان چند صورتوں میں سے ایک صورت ہے جب جملہ اسمیہ میں جار مجرور کو متعلق بالخبر نہیں کہا جاتا۔

ما

ما کو تردید یا بحث و تکرار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جبکہ **لَيْسَ** صاف صاف انکار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کو ترجمے میں شامل کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جملے کے آغاز میں "نہیں" لکھا جاتا ہے۔

ليس

ليس، فعل ماضی کی عجیب و غریب قسم ہے۔ یعنی اس کی گردان ہوتی ہے اور اس میں ضمائر پوشیدہ ہو سکتے ہیں۔ ایسے جملے کو منفی بناتے وقت، جس میں مبتداء کوئی ضمیر ہو۔ تو وہ ضمیر، آزاد ضمیر، ضمیر المنفصلہ کی بجائے **ليس** کے اندر پوشیدہ ضمیر کی صورت میں آتی ہے۔ دوسری جانب، **ما** کی گردان ہوتی ہے نہ ہی اس کے اندر کوئی ضمیر پوشیدہ ہوتی ہے۔

هُوَ	لَيْسَ	هُمَا	لَيْسَا	هُمْ	لَيْسُوْا
هِيَ	لَيْسَتْ	هُمَا	لَيْسَتَا	هُنَّ	لَسْنَ
أَنْتَ	لَسْتَ	أَنْتُمَا	لَسْتُمَا	أَنْتُمْ	لَسْتُمْ
أَنْتِ	لَسْتِ	أَنْتُمَا	لَسْتُمَا	أَنْتُنَّ	لَسْتُنَّ
أَنَا	لَسْتُ	نَحْنُ	لَسْنَا		

لَيْسَ ایک بے قاعدہ فعل ہے۔ دیکھئے کہ هُنَّ سے لے کر نَحْنُ تک، تمام صیغوں میں ی کو گرا دیا گیا ہے۔

لَيْسَ کو استعمال کرتے ہوئے، آزاد ضمیر بطورِ مبتداء پر مشتمل جملے کو منفی بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے:

آزاد ضمیر (ضمیر المنفصلہ) کے مطابق لَيْسَ کے صیغے کا انتخاب کیجئے۔

- آزاد ضمیر (ضمیر المنفصلہ) کو جملے سے ہٹا دیں۔
- خبر کو منصوب بنادیں یا خبر کے ساتھ ب (باء الزائدہ) لگائیں۔

أَنْتَ مُؤْمِنٌ	لَسْتَ مُؤْمِنًا	یا	لَسْتَ بِمُؤْمِنٍ
هُنَّ مُؤْمِنَاتٌ	لَسْنَ مُؤْمِنَاتٍ	یا	لَسْنَ بِمُؤْمِنَاتٍ

جملہ بناتے اور اس کا ترجمہ کرتے وقت، یہ بات مدِ نظر رکھی جائے کہ لیس اور خبر کی تعداد اور جنس ایک جیسی ہو۔ مندرجہ بالا مثالوں میں، لیس اور اس کا خبر، دونوں ہی مذکر ہیں۔

نیچے دی گئی مثالوں کو دیکھئے۔ غور کیجئے کہ قرآن مجید میں جملوں کو منفی بنانے کے کون کون سے طریقے استعمال ہوئے ہیں، اور طریقوں کے فرق سے کس طرح ترجمہ بھی متاثر ہوتا ہے۔

ما	مبتداء مرفوع	خبر منصوب
ما هذا بَشَرًا نہیں، یہ ایک انسان نہیں ہے۔		

ما	مبتداء مرفوع	ب+خبر منصوب
و ما اللّٰهُ بِغَافِلٍ نہیں، اللہ ہرگز بھی غافل نہیں ہے		

ليس	مبتداء مرفوع	خبر منصوب
لَيْسُوْا سَوَاءً وہ ایک جیسے نہیں ہیں۔		

ليس	مبتداء مرفوع	ب+خبر منصوب
لَيْسَ بِظَلَّامٍ وہ ظالم ہرگز نہیں ہے۔		

یاد رہے کہ اگر جملے میں متعلق بالخبر ہو تو، لیس اور ما کا متعلق بالخبر پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

مشق:2 تمام ممکنہ طریقوں سے مندرجہ ذیل جملوں کو منفی بنائیں۔

- هِيَ مُؤْمِنَةٌ
- الدَّرْسُ طَوِيْلٌ
- هُمْ مِنَ الخَاسِرِيْنَ
- أُمُّهُ مِنْ مِصْرِ

لائے نفی جنس (لام نافیہ جنس)

لائے نفی جنس، جملہ اسمیہ کو منفی بنانے کا ایک اور طریقہ ہے، جو صرف جملہ اسمیہ میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ "ہر گز نہیں۔۔۔" کے معنی دیتا ہے۔ اس قسم کا جملہ **ل**، جسے **لم** نافیہ جنس کہتے ہیں اور اس کے بعد آنے والے اسم سے مل کر بنتا ہے۔ یہ اسم:

- ہلکا ہونا چاہیے۔
- منصوب ہو۔
- اس کے بعد جار المجرورِ آنا چاہیے۔

معانی کے اعتبار سے، یہ کسی قسم کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔

درج ذیل مثالوں کو دیکھئے:

- لَا إِكْرَاهَ فِيْ الدِّيْنِ — دین میں ہر گز کوئی جبر نہیں۔
- لَاشَرِيْكَ لَهُ — اس کا ہر گز کوئی شریک نہیں۔
- لَارَيْبَ فِيْهِ — اس میں ہر گز کوئی شک نہیں۔

لام نافیہ جنس اور اس کے اسم (اسم لا) کو مل کر مبتداء بنتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا جار مجرور، متعلق بِالخبر ہوتا ہے۔
کسی بھی اسم کے ہلکا ہونے کی تیسری وجہ **لام نافیہ** جنس ہے۔ یاد کیجئے کہ اسم کے ہلکا ہونے کی دیگر دو وجوہات، مضاف اور نیم لچکدار الفاظ ہیں۔
اگر لا کے بعد آنے والا اسم بھاری اور مرفوع ہو تو وہ **لام نافیہ** جنس نہیں ہو گا۔ یہ عام **لا نافیہ** ہو گا اور اس میں استثنا کی گنجائش ہوتی ہے۔

- لَابَيْعٌ فِيْهِ — اس میں کوئی سودا نہیں ہے۔

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو منفی بنانے کے یکساں طریقے:

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو منفی بنانے کے دو یکساں طریقے ہیں:

ما + إِلَّا / إِنْ + إِلَّا

منفی جملوں کے ان نمونوں کا ترجمہ "کچھ نہیں مگر۔۔۔" کیا جاتا ہے۔ جملہ فعلیہ میں، اس کا مطلب یوں نکلتا:

"_____کچھ نہیں ہے مگر (/سوائے)_____کے"۔ اس کا جملے کے کسی بھی حصے پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ جملے کا اضافی حصہ ہیں۔ اگر انہیں نکال دیا جائے تو آپ کے پاس ایک مثبت اور مکمل جملہ اسمیہ یا جملہ فعلیہ رہ جائے گا۔

ما اور **إِنْ**، دونوں ہی تردید کے لیے استعمال ہوتے ہیں، تاہم **إِنْ** نسبتاً زیادہ پر زور ہے۔

درج ذیل مثالوں اور ان کے ترجموں کو غور سے دیکھیں۔

- **اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ** یہ کچھ نہیں مگر ذکر اور واضح قرآن ہے۔ (جملہ اسمیہ)

اگر جملے سے **إِنْ** اور **إِلَّا** کو نکال دیا جائے تو ھو ذکر للعالمین رہ جائے گا، جو کہ ایک عام جملہ اسمیہ ہے۔

- **مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا** لوگ کچھ نہیں مگر ہم جیسے ہی انسان ہو۔ (جملہ اسمیہ)

اگر جملے سے **إِنْ** اور **إِلَّا** کو نکال دیا جائے تو انتم بشٌ مثلنا رہ جائے گا، جو کہ ایک عام جملہ اسمیہ ہے۔

- **اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا** وہ کچھ نہیں بولتے سوائے جھوٹ کے۔ (جملہ فعلیہ)

اگر جملے سے **إِنْ** اور **إِلَّا** کو نکال دیا جائے تو **یقولون کذبا** رہ جائے گا، جو کہ ایک عام جملہ فعلیہ ہے۔

- **مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ** وہ اپنے پیٹ میں کچھ نہیں بھرتے سوائے آگ کے۔ (جملہ فعلیہ)

اگر جملے سے **إِنْ** اور **إِلَّا** کو نکال دیا جائے تو **یاکلون فی بطونھم النار** رہ جائے گا، جو کہ ایک عام جملہ فعلیہ ہے۔

- **وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ** رسول کے ذمے کچھ نہیں سوائے کھلی دعوت کے۔ (جملہ اسمیہ)

اگر جملے سے **إِنْ** اور **إِلَّا** کو نکال دیا جائے تو **وعلی الرسول البلاغ المبین** رہ جائے گا، جو کہ ایک عام جملہ اسمیہ ہے۔

مشق 3: درج ذیل جملوں کو غیر منفی بنائیں۔ پھر منفی جملوں کا ترجمہ کیجئے۔

اِتَّبَعَ، يَتَّبِعُ ــــ پیروی کرنا **ظَنَّ** ــــ گمان **مَسْحُوْر** ــــ قابض **خَرَصَ، يَخْرُصُ** ــــ اندازہ لگانا

- **اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا**
- **اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا**
- **اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ**
- **اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ**

من الزائدہ

زائد کا مطلب "اضافی" ہے۔ حروف الزائدہ وہ حروف ہیں جو کسی اسم یا مرکب کے کردار کو متاثر کیے بغیر اس کے ساتھ منسلک ہو سکتے ہیں۔ یہ ترجمے میں ایک نیا انداز پیدا کرتا ہے۔ من الزائدہ، "ایک بھی نہیں" اور "کوئی بھی" جیسے معانی پیدا کرتا ہے۔

- جملہ اسمیہ میں من الزائدہ خود کو مبتداء کے ساتھ جوڑتا ہے۔
- جملہ فعلیہ میں من الزائدہ خود کو فاعل یا مفعول بہ کے ساتھ جوڑتا ہے۔

کوئی بھی من، من الزائدہ ہو سکتا ہے، اگر وہ مندرجہ ذیل شرائط پر پورا اترتا ہو:

- یہ ہمیشہ منفی یا سوالیہ جملے میں آئے گا۔
- اس کے بعد آنے والا لفظ ہمیشہ نکرہ (عام) ہو گا۔
- اسے جملے سے نکال دیے جانے کے باوجود جملہ بامعنی رہے گا۔

مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیں:

- **مَالَهُ قَلَمٌ** اس کے پاس قلم نہیں ہے
- **مَالَهُ مِنْ قَلَمٍ** اس کے پاس ایک بھی قلم نہیں
- **مَا فِي الْبَيْتِ رَجُلٌ** گھر پر کوئی آدمی نہیں ہے
- **مَا فِيْ الْبَيْتِ مِنْ رَجُلٍ** گھر پر ایک بھی آدمی نہیں ہے
- **هَلْ فِيْ الْمَطْبَخِ اَكْلٌ ؟** کیا کھانا باورچی خانے میں ہے؟
- **هَلْ فِيْ الْمَطْبَخِ مِنْ اَكْلٌ؟** کیا باورچی خانے میں کچھ کھانے کو ہے؟

مندرجہ بالا مثالوں میں دیکھئے کہ من زائدہ نے کس طرح خود کو مبتداء سے جوڑا ہے۔ اس نے مبتداء کی اعرابی حالت تبدیل کر کے اس کے معانی میں ایک نیا رنگ شامل کیا ہے۔ تاہم من الزائدہ نے مبتداء کے کردار کو ہرگز متاثر نہیں کیا۔

جملہ اسمیہ میں من الزائدہ کی شناخت بہت آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ اگر جملے میں متعلق بالخبر کی لڑی موجود ہو، اور کوئی بھی اسم حالتِ رفع میں دکھائی نہ دے تو من زائدہ ہی مبتدأ (**فی محل رفع**) ہو گا۔ یہ ہمیشہ ایسے جملوں میں آتا ہے جس میں ملکیت یا کسی شخص یا چیز کی موجودگی بتائی گئی ہو۔

ذیل مثالوں کو دیکھئے۔

- مَاۤ اَتَاهُمۡ نَذِيۡرٌ — ان کے پاس خبر دار کرنے والا نہیں آیا
- مَاۤ اَتَاهُمۡ مِنۡ نَذِيۡرٍ — ان کے پاس ایک بھی خبر دار کرنے والا نہیں ایا
- مَاتَسۡقُطُ وَرَقَةٌ — ایک پتا نہیں گرتا۔
- مَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَرَقَةٍ — ایک پتا بھی نہیں گرتا۔
- وَمَا يُعَلِّمَانِ اَحَدًا — وہ (دونوں) کسی کو نہیں سکھاتے؟
- وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنۡ اَحَدٍ — وہ (دونوں) کسی ایک کو بھی نہیں سکھاتے؟
- لَا يَمۡلِكُوۡنَ قِطۡمِيۡرًا — وہ کھجور کی گٹھلی کے گرد ریشے کے مالک نہیں۔
- لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِيۡرٍ — وہ کھجور کی گٹھلی کے گرد ایک بھی ریشے کے مالک نہیں۔

یہ آیت ان جھوٹے خداؤں کے بارے میں ہے جنہیں لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بناتے ہیں، کہ وہ نہایت چھوٹی اور ادنیٰ چیز کے بھی مالک نہیں۔

پہلی دو مثالوں میں دیکھئے کہ من الزائدہ نے کس طرح خود کو فاعل اور اگلی دو مثالوں میں مفعول بہ سے جوڑا ہے۔ اس نے اعرابی حالت تبدیل کر کے معانی کو ایک نیا رنگ دیا ہے۔ تاہم اس نے فاعل یا مفعول بہ کے کردار کو متاثر نہیں کیا۔

جملہ اسمیہ کی نسبت جملہ فعلیہ میں من الزائدہ کی شناخت اتنا آسان کام نہیں۔ تاہم کچھ ایسی نشانیاں ہیں جو اس کی شناخت میں مدد دے سکتی ہیں۔

ترجمہ کرتے وقت، اگر آپ کو من کے اصل معانی ترجمے میں غیر معقول لگے اور آپ اس من کو من زائدہ تصور کرنے لگیں تو اس وقت خود سے درج ذیل سوال کریں:

- کیا جملہ منفی یا سوالیہ ہے؟
- کیا من کے بعد آنے والا لفظ عام (نکرہ) ہے؟

اگر ان دونوں سوالات کے جوابات مثبت آئیں تو مندرجہ ذیل نکات آپ کو جملے میں من کے کردار کو سمجھنے میں مدد دیں گے۔

- اگر فعل لازم ہو تو، من زائدہ فاعل ہو گا کیونکہ فعل لازم میں مفعول بہ نہیں آسکتا۔
- اگر فعل کے ساتھ مفعول بہ پہلے سے ہی موجود ہو (منسلک ضمیر کی صورت میں) تو، توقوی امکان ہے کہ من زائدہ فاعل ہو گا کیونکہ زیادہ تر افعال کے ساتھ ایک سے زیادہ مفعول بہ نہیں آتے۔
- اگر فعل (هو یا هی کے علاوہ) کے اندر پہلے سے ہی پوشیدہ ضمیر موجود ہو تو، من زائدہ بلاشبہ مفعول بہ ہو گا۔

مشق 4: جملے میں جارِ مجرور کے کردار کی نشاندہی کیجئے، پھر اس کا ترجمہ کیجیے۔

سَقَطَ، يَسۡقُطُ ـــ پیروی کرنا وَرَقَة ـــ گمان زَوَال ـــ قابض اَوۡحَىٰ، يُوۡحِىۡ ـــ اندازہ لگانا

- مَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَرَقَةٍ ________ مبتداء فاعل مفعول بہ
- مَا لَكُمۡ مِنۡ زَوَالٍ ________ مبتداء فاعل مفعول بہ
- مَا اَسۡاَلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ________ مبتداء فاعل مفعول بہ

منفی جملوں کا خلاصہ:

منفی جملہ فعلیہ

ماضی	حال	مستقبل
نہیں کیا مَا + فعل ماضی لَمْ + فعل ماضی	نہیں کرتا ہے مَا + فعل مضارع لَا + فعل مضارع	نہیں کرے گا / ابھی تک نہیں لَنْ + فعل مضارع منصوب (ہلکا) لَمَّا + فعل مضارع مجزوم (ہلکا ترین)

منفی جملہ اسمیہ

	مبتداء	خبر	متعلق بالخبر
ما	قاعدے کے مطابق	اسم منصوب یا باء زائدہ + اسم مجرور "بالکل" کے معنی کا اضافہ کرتا ہے	حالت رفع میں بھاری اسم
لیس	قاعدے کے مطابق	اسم منصوب یا باء زائدہ + اسم مجرور "بالکل" کے معنی کا اضافہ کرتا ہے	پوشیدہ ضمیر یا حالتِ رفع میں بیرونی اسم
لا نافیہ جنس	قاعدے کے مطابق	×	ہلکا اور منصوب اسم

لا کے مختلف استعمال

"نہیں کرنا چاہیے" کے معنی پیدا کرنے والا لا	فعل نھی والا لا	جملے کو منفی بنانے والا لا	
لا + ضمیر غائب (فاعل) کو (فعل) نہیں کرنا چاہیے۔	لا + ضمیر حاضر مت / نہ (فعل)!	لا + فعل مضارع (فاعل) نہیں (فعل مضارع)	فعل کے ساتھ

جملے کو منفی بنانے والا لا	لائے نفی جنس (لام نافیہ جنس)	
لا + ایک مرفوع، واحد اور عام (نکرہ) اسم نہیں ہے۔۔۔	لا + ایک منصوب، واحد اور عام (نکرہ) اسم ہرگز نہیں ہے۔۔۔	فعل کے ساتھ

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو منفی بنانے کے یکساں طریقے

من زائدہ

- ایک اضافی من، جملے میں اپنے بعد آنے والے اسم کے کردار کو متاثر نہیں کرتا۔
- اس کی چند شرائط درج ذیل ہیں:
  - یہ ہمیشہ منفی یا سوالیہ جملوں میں آتا ہے۔
  - اس کے بعد آنے والا لفظ ہمیشہ نکرہ (عام) ہونا چاہیے۔
  - اسے جملے سے نکالنے کے باوجود جملہ بامعنی ہونا چاہیے۔
- جملہ اسمیہ میں من الزائدہ خود کو مبتدأ سے جوڑتا ہے۔
- جملہ فعلیہ میں من الزائدہ خود کو فاعل یا مفعول بہ سے جوڑتا ہے۔

ما + إلّا/إنْ + إلّا

- یہ "نہیں۔۔۔ مگر" اور "صرف" کے معنی آتے ہیں۔
- یہ جملے میں اضافی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہیں جملے سے نکالا جا سکتا ہے، اور نکالے جانے کے باوجود جملہ بامعنی رہے گا۔

باب:10
معنی یاد کریں

أَجَلٌ مُسَمًّى مقررہ مدت	لِقَاءٌ ملاقات	عَظْمٌ / عِظَامٌ ہڈیاں	بَيِّنَةٌ واضح نشانی
زَكَاةٌ زکوۃ	مِسْكِيْنٌ – مَسَاكِيْنُ غریب شخص	تُرَابٌ مٹی	طِيْنٌ کیچڑ
صِرَاطٌ راستہ	دِيْنٌ دین / حساب کتاب	أَمْرٌ – أُمُوْرٌ معاملہ	أَمْرٌ – أَوَامِيْرُ حکم
ظَلَامٌ – ظُلُمَاتٌ اندھیرا	نُوْرٌ روشنی	غَيْبٌ – غُيُوْبٌ غیب	شَهَادَةٌ گواہی / جو چیز واضح ہو

3-حرفی

عَقَلَ يَعْقِلُ عَقْلًا	سمجھنا	وَضَعَ يَضَعُ وَضْعًا	رکھنا
شَعَرَ يَشْعُرُ شُعُوْرًا (بِـ)	محسوس کرنا	شَهِدَ يَشْهَدُ شَهَادَةً	گواہی دینا
قَعَدَ يَقْعُدُ قُعُوْدًا	بیٹھنا / انتظار میں بیٹھنا	نَزَلَ يَنْزِلُ نُزُوْلًا	نیچے آنا
زَعَمَ يَزْعَمُ زَعْمًا	جھوٹا دعوہ کرنا	فَعَلَ يَفْعَلُ فِعْلًا (بِـ)	عمل کرنا
أَذِنَ يَأْذَنُ إِذْنًا	اجازت دینا		

خاندان – 2

أَجَّلَ يُؤَجِّلُ تَأْجِيْلًا	مؤخر کرنا	فَضَّلَ يُفَضِّلُ تَفْضِيْلًا	ترجیح دینا
أَذَّنَ يُؤَذِّنُ تَأْذِيْنًا	پکارنا	أَنْشَأَ يُنْشِئُ إِنْشَاءً	شروع کرنا / بنانا

خاندان – 3

جَاهَدَ يُجَاهِدُ جِهَادًا و مُجَاهَدَةً	جدوجہد / کوشش کرنا

خاندان – 4

أَعْتَدَ يُعْتِدُ إِعْتَادًا	تیار کرنا	أَنْفَقَ يُنْفِقُ إِنْفَاقًا	خرچ کرنا
أَعْرَضَ يُعْرِضُ إِعْرَاضًا (عن)	دور کرنا	أَفْلَحَ يُفْلِحُ إِفْلَاحًا	کامیاب ہونا

خاندان – 5

تَوَكَّلَ يَتَوَكَّلُ تَوَكُّلًا (علی)	بھروسہ کرنا

خاندان – 8

اِكْتَسَبَ يَكْتَسِبُ اِكْتِسَابًا	کمانا

باب 10–افعال ناقصہ

10.1 تعارف:

افعال ناقصہ ایسے افعال کا مجموعہ ہیں جو معانی کے لحاظ سے نامکمل ہوتے ہیں۔ افعال ناقصہ کو **کان و اخوتھا** یا "**کان** اور اس کی بہنیں" بھی کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ **کان** سب سے زیادہ استعمال ہونے والا فعل ناقص ہے۔ نیچے دی گئی فہرست پر نظر ڈالیے اور ان کے معانی پر توجہ دیجئے۔

كَانَ	(تھا)	**غَدَا**	(بمعنی صار، ہو گیا)
صَارَ	(ہوا)	**رَاحَ**	(بمعنی صار، ہو گیا)
ظَلَّ	(دن میں ہوا)	**مَازَالَ**	(ہمیشہ)
بَاتَ	(رات کو ہوا)	**مَاانْفَكَّ**	(ہمیشہ)
اَصْبَحَ	(صبح کو ہوا)	**مَابَرِحَ**	(ہمیشہ)
اَضْحٰى	(چاشت کو ہوا)	**مَافَتِئَ**	(ہمیشہ)
اَمْسٰى	(شام کو ہوا)	**مَادَامَ**	(جب تک)
عَادَ	(بمعنی صار، ہو گیا)	**لَيْسَ**	(نہیں)
اٰضَ	(بمعنی صار، ہو گیا)		

غور کیجئے کہ مندرجہ بالا افعال میں کوئی بھی خیال مکمل نہیں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ کسی کو "**كَانَ** " / "وہ تھا۔۔۔" کہتے سنیں، تو آپ کے ذہن میں یہ سوال آئے گا کہ، "وہ کون / کیا تھا؟" اس کا عام فعل سے موازنہ کیجئے۔ **اَكَلَ**، "اس نے کھایا"۔ یہ مکمل جملہ ہے کیونکہ اس میں ایک مکمل خیال بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ ان افعال کے معانی نامکمل ہوتے ہیں، اس لیے یہ عام فعل کی طرح کام نہیں کرتے۔ بلکہ، ایسا جملہ جس میں افعال ناقصہ ہوں، انہیں جملہ فعلیہ کی بجائے جملہ اسمیہ سمجھا جاتا ہے۔

تاہم ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ عام جملہ اسمیہ میں خلا موجود ہوتا ہے جسے "ہے" سے پُر کرتے ہیں، جبکہ اس نئے قسم کے جملہ اسمیہ میں **كَانَ** یا اس کی بہنوں میں سے کوئی بھی (کی صورت میں "تھا" پوشیدہ ہونے کی بجائے مبتداء کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ قسم، عام جملہ اسمیہ سے کچھ مختلف ہوتی ہے۔ آیئے اس منفرد جملہ اسمیہ کی ساخت کا جائزہ لیتے ہیں۔

مشق 1: مندرجہ ذیل جملوں میں سے مبتداء کے نیچے ایک   خبر کے نیچے دو اور متعلق بل خبر کے نیچے تین لکیریں لگائیے۔

وہ کھیلتا رہا۔	لڑکا ڈاکٹر بن گیا۔
ہم خوشحال تھے۔	بچہ دن بھر روتا رہا۔
وہ ایک استاد نہیں ہے۔	ہم بدستور اُسی مکان میں رہ رہے ہیں۔

2.10 جملے کی ساخت:

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ایسا جملہ جس میں افعال ناقصہ ہوں، اسے جملہ اسمیہ سمجھا جاتا ہے۔ جملے کی سطح پر، اس میں ایک مبتداء، ایک خبر یا ایک متعلق بالخبر ہوتا ہے۔ آیئے اب ان تمام اجزاء کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

مبتداء

اردو جملوں میں مبتداء کی شناخت

ہم جانتے ہیں کہ اس نئے قسم کے جملہ اسمیہ میں موجود خلا جسے عام طور پر اردو ترجمے میں "ہے" سے پُر کیا جاتا ہے، پوشیدہ ہونے کی بجائے **کان** اور اس کی بہنوں کی صورت میں مبتداء کا حصہ ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ فعل ناقص کا کسی بھی عام فعل کی طرح اندرونی اور بیرونی فاعل موجود ہوتا ہے۔ مگر اسے فاعل کی بجائے اسم کان یا کوئی بھی دوسرا فعل ناقص کہتے ہیں۔

فعل ناقص پر مبنی جملہ اسمیہ میں مبتداء دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

- فعل ناقص۔ جو ماضی / مضارع ہو سکتا ہے۔
- اس لفظ یا مرکب پر مشتمل ہوتا ہے جو فعل ناقص سے تعلق رکھتا ہو، اور جسے اسم کان یا کوئی بھی فعل ناقص کہتے ہیں۔

اردو جملوں کی ترتیب مختلف ہوتی ہے اور عموماً فعل ناقص جملے کے آخر میں آتا ہے۔

اسم **کان** + **کان** فعل ماضی ناقص

اردو جملے میں مبتداء: بچے بھوکے تھے۔

مشق 2: مندرجہ ذیل جملوں میں سے فعل ناقص کے نیچے ایک اور اسم کے نیچے دو لکیریں لگائیے۔

وہ کھیلتا رہا۔	لڑکا ڈاکٹر بن گیا۔
ہم خوشحال تھے۔	بچہ دن بھر روتا رہا۔
وہ ایک استاد نہیں ہے۔	ہم بدستور اُسی مکان میں رہ رہے ہیں۔

اردو جملوں میں خبر اور متعلق بالخبر کی شناخت

اس منفرد جملہ اسمیہ میں مفعول خبر اور جار مجرور متعلق بالخبر ہو گا۔

- **مبتداء(کان+اسم)** ہم خوش تھے خبر (مفعول)
- **مبتداء(کان+اسم)** بچے سکول میں رہے متعلق بالخبر (جار مجرور)

مشق 3: درج ذیل جملوں میں مبتداء، خبر اور متعلق بالخبر کی نشان دہی کریں۔

وہ گھر میں رہے۔	ہم حیران تھے۔
بدمعاش فائر فائٹر بن گئے۔	میں بدستور انتظار کر رہا ہوں۔
ہماری کمپنی بدستور پانچویں منزل پر ہے۔	وہ ایک طالبعلم نہیں ہے۔

عربی جملوں میں المبتداء کی شناخت

جملہ اسمیہ کی عام قسم میں مبتداء ہر طرح کی شکل وہیت میں آ تا تھا۔ جبکہ جملہ اسمیہ کی اس قسم میں مبتداء ہمیشہ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

- ایک فعل ناقص۔
- ایک اسم جو فعل ناقص سے تعلق رکھتا ہو۔

فعل ناقص کے اسم اور فاعل کے اصول، بالکل ایک جیسے ہیں۔

اسم کی دو اقسام ہیں: اندرونی اور بیرونی اسم۔

- بیرونی اسم کی صورت میں، یہ ہمیشہ مرفوع ہونا چاہیے۔ بیرونی اسم ہمیشہ فعل کے بعد آتا ہے اور یہ صرف انہیں افعال کے ساتھ آ سکتا ہے جو **ھو / ھی** صیغے پر مبنی ہوتے ہیں۔
- اندرونی فاعل کی صورت میں، یہ فعل کے اندر پوشیدہ ضمیر ہو گا، جسے فعل ناقص کا اسم کہتے ہیں۔

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ اندرونی اسم کی صورت میں اسم ضمیر ہو گا اور اسی ضمیر کے مطابق صیغہ استعمال کیا جائے گا۔ ذیل میں دیے افعال ناقصہ کے چارٹ ذہن نشین کیجئے۔

ماض

هُمْ كَانُوْا	هُمَا كَانَا	هُوَ كَانَ
هُنَّ كُنَّ	هُمَا كَانَتَا	هِيَ كَانَتْ
أَنْتُمْ كُنْتُمْ	أَنْتُمَا كُنْتُمَا	أَنْتَ كُنْتَ
أَنْتُنَّ كُنْتُنَّ	أَنْتُمَا كُنْتُمَا	أَنْتِ كُنْتِ
نَنَكُنَّا		أَنَا كُنْتُ

مضارع

هُمْ يَكُوْنُوْنَ	هُمَا يَكُوْنَان	هُوَ يَكُوْنُ
هُنَّ يَكُنَّ	هُمَا تَكُوْنَان	هِيَ تَكُوْنُ
أَنْتُمْ تَكُوْنُوْنَ	أَنْتُمَا تَكُوْنَان	أَنْتَ تَكُوْنُ
أَنْتُنَّ تَكُنَّ	أَنْتُمَا تَكُوْنَان	أَنْتَ تَكُوْنِي
نَنَكُوْنُ		أَنَا أَكُوْنُ

امر

اَنْتُمْ كُوْنُوْا	اَنْتُمَا كُوْنَا	اَنْتَ كُنْ
اَنْتُنَّ كُنَّ		اَنْتِ كُوْنِي

نہی

أَنْتُمْ لَاتَكُوْنُوْا	أَنْتُمَالَاتَكُوْنَا	أَنْتَ لاتَكُنْ
أَنْتُنَّ لَا تَكُنَّ	أَنْتُمَالَاتَكُوْنَا	أَنْتَ لَاتَكُوْنِي

ماض

هُمْ ظَلُّوْا	هُمَا ظَلَّا	هُوَ ظَلَّ
هُنَّ ظَلِلْنَ	هُمَا ظَلَّتَا	هِيَ ظَلَّتْ
أَنْتُمْ ظَلِلْتُمْ	أَنْتُمَا ظَلِلْتُمَا	أَنْتَ ظَلِلْتَ
أَنْتُنَّ ظَلِلْتُنَّ	أَنْتُمَا ظَلِلْتُمَا	أَنْتِ ظَلِلْتِ
نَحْنُ ظَلِلْنَا		أَنَا ظَلِلْتُ

مضارع

هُمْ يَظَلُّوْنَ	هُمَا يَظَلَّ ن	هُوَ يَظَلُّ
هُنَّ يَظْلَلْنَ	هُمَا تَظَلَّنَ	هِيَ تَظَلُّ
أَنْتُمْ تَظَلُّوْنَ	أَنْتُمَا تَظَلَّنَ	أَنْتَ تَظَلُّ
أَنْتَّ تَظْلَلْنَ	أَنْتُمَا تَظَلَّ ن	أَنْتَ تَظَلَّ
نَحْنُ نَظَلُّ		أَنَا أَظَلُّ

ماض

هُمْ مَازَالُوْا	هُمَا مَازَالَا	هُوَ مازَالَ
هُنَّ مَا زِلْنَ	هُمَا مَازَالَتَا	هِيَ مازَالَتْ
أَنْتُمْ مَازِلْتُمْ	أَنْتُمَا مَازِلْتُمَا	أَنْتَ مَازِلْتَ
أَنْتُنَّ مَازِلْتُنَّ	أَنْتُمَا مَازِلْتُمَا	أَنْتَ مَازِلْتَ
نَحْنُ مَازِلْنَا		أَنَا مَازِلْتُ

مضارع

هُمْ لَا/مَايَزَالُوْنَ	هُمَا لَا/مَايَزَالَانِ	هُوَ لَا/مايَزَالُ
هُنَّ لَا/مَايَزَلْنَ	هُمَا لَا/ماتَزَالَانِ	هِيَ لَا/مَاتَزَالُ
أَنْتُمْ لَا/مَاتَزَالُوْنَ	أَنْتُمَا لَا/مَاتَزَالَانِ	أَنْتَ لَا/ماتَزَالُ
أَنْتُنَّ لَا/مَاتَزَلْنَ	أَنْتُمَا لَا/مَاتَزَالَانِ	أَنْتَ لَا/مَاتَزَالِيْنَ
نَحْنُ لَا/مَانَزَالُ		أَنَا لَا/مَا أَزَالُ

مضارع

هُمْ مَا دَامُوْا	هُمَا مَادَامَا	هُوَ مَادَامَ
هُنَّ مَادُمْنَ	هُمَا مَادَامَتَا	هِيَ دَامَتْ
أَنْتُمْ مَادُمْتُمْ	أَنْتُمَا مَادُمْتُمَا	أَنْتَ مَا دُمْتَ
أَنْتُنَّ مَادُمْتُنَّ	أَنْتُمَا مَادُمْتُمَا	أَنْتَ مَا دُمْتِ
نَحْنُ مَا دُمْنَا		أَنَا مَادُمْتُ

غور کیجئے کہ **مَادَامَ** اور **لَيْسَ** ہم پہلے کر چکے ہیں صرف ماضی میں آتے ہیں۔ لیکن ان کا ترجمہ حال میں کیا جاتا ہے۔ مضارع استعمال نہیں ہوتا۔ مزید یہ کہ **أَصْبَحَ ، يُصْبِحُ** کے چارٹ شامل نہیں کیے گئے کیونکہ اس کا چارٹ **نَصَرَ يَنْصُرُ** چارٹ کی طرح ہی بنتا ہے۔

مشق 4: اردو سے عربی میں ترجمہ کیجئے۔

▪ وہ تھی	▪ ہو جاؤ! (تم سب)
▪ ہم بن گئے	▪ جب تک وہ سب
▪ وہ بدستور ہیں	▪ تم سب تھے
▪ وہ رہا	▪ ہو جاؤ! (تم)
▪ وہ دو نہیں ہیں	▪ تم سب بن گئے

خبر اور متعلق بالخبر

- ایک عام جملہ اسمیہ کی طرح ہی اس نئے قسم کے جملہ اسمیہ میں بھی خبر ایک لفظ یا ایک مرکب ہو سکتا ہے۔
- عربی میں، ایک عام خبر اور فعل ناقص کے خبر میں صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ اگر کسی جملے میں فعل ناقص موجود ہو تو اس کا خبر منصوب ہوتا ہے۔ جبکہ عام جملہ اسمیہ میں خبر مرفوع ہوتا ہے۔
- دوسری جانب، متعلق بالخبر کا اصول وہی ہے۔ یہ جار مجرور یا ظرف پر مشتمل ہوتا ہے۔
- عام جملہ اسمیہ کی طرح ہی اس نئے قسم کے جملہ اسمیہ کو بھی مکمل بننے کے لیے خبر یا متعلق بالخبر میں سے کسی ایک کی ہی ضرورت ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھئے۔

- وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا — اور میرے رب کا وعدہ تھا سچا
- وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ — اور اس کا عرش تھا پانی کے اوپر
- وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا — اور میرا رب تھا وسعت والا حکمت والا
- كُنْتُمْ اَعْدَاءً — تم سب تھے دشمن

مشق 5: مبتداء کے نیچے ایک، خبر کے نیچے دو اور متعلق بالخبر کے نیچے تین لکیریں لگائیے۔

- وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا
- مَادُمْتُ عَلَيْهِ قَآئِمًا
- فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا
- ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا

10.3 بے قاعدہ جملوں کی ساخت (Abnormal Sentence Structure)

عام طور پر جملے کی ترتیب میں بالترتیب مبتداء، اس کے بعد خبر اور اس کے بعد متعلق بالخبر آتا ہے۔ ذیل میں فعل ناقص میں تقدیم اور تاخیر کے د وکوائف بیان کیے گئے ہیں۔

متعلق بالخبر، خبر سے پہلے آسکتا ہے۔

- **قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا** تم ہمارے درمیان امید کا ذریعہ بنے رہے۔

متعلق بالخبر کا مبتداء سے پہلے آنا بھی ممکن ہے۔ یہ صرف ملکیت ظاہر کرنے والے جملوں (**لَهٗ**) تک محدود نہیں۔

- **وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ** اور اس کے پاس پھل تھا۔

لفظی معنی: اور اس کے لیے پھل تھا۔

- **فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ** پس تم سب پر کوئی الزام نہیں۔

غور کیجئے کہ متعلق بالخبر، فعل ناقص اور اس کے اسم کے درمیان آیا ہے۔ یہ فعل سے پہلے نہیں آسکتا۔

10.4 پیچیدہ جملوں کی ساخت (Complex Sentence Structure)

ایک عام جملہ اسمیہ میں خبر ایک مکمل جملہ (جملہ اسمیہ / جملہ فعلیہ) بھی ہو سکتا ہے۔ تاہم **کان** جملوں میں خبر صرف جملہ فعلیہ پر مشتمل ہو سکتا ہے۔

اگر **کان** کے بعد فعل مضارع آئے تو ایسے جملوں سے دو طرح کے معنی نکل سکتے ہیں۔ ایک معنی، "کر رہا تھا" ہو سکتا ہے۔ مثلاً "میں کھانا پکا رہا تھا"۔ دوسرا معنی، "۔۔۔کیا کرتا تھا" ہو سکتا ہے مثلاً: "میں کھانا پکایا کرتا تھا"۔ سیاق و سباق ہی یہ بات واضح کرتا ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا معنی جملے میں لاگو ہو رہا ہے۔

ایک عام جملہ اسمیہ میں مبتداء اور خبر کی تعداد اور جنس ایک جیسی ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح مبتداء (**کان**) کے اندر پوشیدہ ضمیر اور خبر میں موجود فعل مضارع میں پوشیدہ ضمیر ایک ہی ہوگا۔ یاد رکھیں کہ اسم کی اعرابی حالت تبدیل نہیں ہوتی۔ یہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

- **اِنَّمَا كُنَّا (نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ)** ہم صرف ہنسنے اور کھیلنے میں مصروف تھے۔

هما

- **كَانَا (يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ)** وہ دونوں کھایا کرتے تھے۔

جب خبر کے اندر موجود فعل، ماضی ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ فعل بہت عرصہ پہلے واقع ہوا تھا۔ یہ معنی جدید عربی میں استعمال نہیں ہوتا اور قرآن مجید میں چند ایک مرتبہ ہی استعمال ہوا ہے۔ کان اور فعل ماضی کے اندر موجود پوشیدہ ضمیر ایک جیسا ہوگا۔

اِنَّا

- **اِنْ كُنْتُ (قُلْتُهٗ) فَقَدْ عَلِمْتَهٗ** کیا میں نے یہ بہت پہلے کہہ دیا تھا، تمہیں اسے جان لینا چاہیے تھا۔

5.10 فعل ناقص پر مشتمل جملوں کا ترجمہ:

اگرچہ افعال الناقصہ پر مشتمل جملوں کو جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے، مگر ان کا ترجمہ جملہ فعلیہ کی طرح ہی کیا جاتا ہے۔

اردو میں عام جملہ اسمیہ کا ترجمہ کرتے وقت ہم پہلے فاعل، پھر فعل سے متعلق تفصیل اور پھر فعل کا ترجمہ کرتے ہیں۔

ایسا جملہ جس میں فعل ناقص ہو، اس کا ترجمہ کرتے وقت آپ اسم، پھر خبر یا متعلق بالخبر اور پھر فعل ناقص کا ترجمہ کرتے ہیں۔

6.10 فعل ناقِص پر مشتمل منفی جملے:

اگرچہ افعال ناقصہ پر مشتمل جملوں کو جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے، ان کو جملہ فعلیہ کی طرز پر ہی منفی بنایا جاتا ہے کیونکہ ان کی ابتداء فعل سے ہوتی ہے۔

- فعل ماضی (ناقص) کو منفی بنانے کے لیے **ما+کان** اور **لمْ + يَكُنْ** استعمال ہوتا ہے۔
- فعل مضارع (ناقص) کو منفی بنانے کے لیے **مَا +يَكُوْنُ** اور **لَا + يَكُوْنُ** استعال کیا جاتا ہے۔
- فعل مستقبل (ناقص) کو منفی بنانے کے لیے **لَنْ يَكُنْ** استعمال ہوتا ہے۔

غور کیجئے کہ عام فعل کے ساتھ آنے والے تمام حروف، فعل ناقص کے ساتھ بھی آسکتے ہیں۔ ان میں حروف ناصبہ اور حروف جازمہ کے ساتھ ساتھ **س**، **سَوْفَ** اور **قَدْ** بھی شامل ہیں۔

مشق:6 مندرجہ ذیل جملوں کو منفی بنائیں۔

- **سَنُصْبِحُ إِخْوَانًا**
- **كُنَّا إِخْوَانًا**
- **يَكُوْنُ عَلَيْكَ حَرَجٌ**
- **كَانَتْ طَالِبَةٌ هُنَا**

منفی جملوں کے سانچے:

فعل ناقص (خاص طور پر کان) پر مبنی منفی جملوں کے دو سانچے ایسے ہیں جو خاص معانی پیدا کرتے ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

- **ماکَانَ لِــــ اَنْ ــــ**

اس کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے: "یہ ـــــــ کے شایانِ شان / (لیے) مناسب نہیں کہ وہ ـــــــ کرے۔"

پہلی خالی جگہ حرف الجرل سے جڑے اسم سے پُر کی جاتی ہے۔ یہ عام طور پر کوئی ضمیر یا معرفہ (خاص نام) ہوتا ہے۔ دوسری خالی جگہ اَنْ کے بعد فعل مضارع سے پُر کی جاتی ہے۔

- **مَاكَانَ لَهُمْ اَنْ يَدْخُلُوْهَا** یہ ان کے لیے مناسب نہیں کہ اس میں داخل ہوں۔

- **ماکَانَ ــــ لِــــ**

اس کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے: "ـــــــ ایسا نہیں کہ ـــــــ کرے۔"

پہلی خالی جگہ اسم سے پُر کی جاتی ہے جو عام طور پر معرفہ (خاص) ہوتا ہے۔

دوسری خالی جگہ کو فعل مضارع سے پُر کیا جاتا ہے۔

- مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ — اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ انہیں سزا دے جبکہ تم ان میں موجود ہو۔

كَانَ وَأَخَوَتُهَا کا خلاصہ

كَانَ وَأَخَوتُهَا: جملہ فعلیہ کی طرح دکھائی دیتے ہیں اور اسی کی طرح استعمال ہوتے ہیں، لیکن انہیں جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے۔

مبتداء	خبر	متعلق بالخبر
▪ كَانَ + اسم كَانَ ▪ یہ اسم اندرونی اور بیرونی ہو سکتا ہے۔	▪ حالت نصب میں کوئی اسم ▪ ایک مکمل جملہ	▪ جار المجرور (یا) ▪ خاص مضاف

یا

ہمارے پاس بے قاعدہ جملوں کے تین تراکیب بھی ہیں:

	مبتداء + خبر / متعلق بالخبر	متعلق بالخبر مقدم + مبتداء مؤخر	مبتداء + full sentence خبر
سٹینڈرڈ_II	هُوَ طَالِبٌ	لَهُ قَلَمٌ	هُوَ (يَقْرَأُ الْكِتَابَ)
	الْاَوْلَادُ ذَاهِبُوْنَ	عِنْدَهُ مَفَاتِيْحُ	الرَّسُوْلُ (يَنْصَحُكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ)
	سُمَيَّةُ فِي الْبَيْتِ	تَحْتَ الشَّجَرَةِ رَجُلٌ نَائِمٌ	اَنْتُنَّ (تُعَلِّمْنَهُمْ)
كان	كَانَ طَالِبًا	كَانَ لَهُ قَلَمٌ	كَانَ لَهُ قَلَمٌ
	كَانَ الْاَوْلَادُ ذَاهِبِيْنَ	كَانَ عِنْدَهُ مَفَاتِيْحُ	كَانَ الرَّسُوْلُ (يَنْصَحُكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ)
	كَانَتْ سُمَيَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ رَجُلٌ نَائِمٌ	كُنْتُنَّ (تُعَلِّمْنَهُمْ)

مازال/لا يزال+مضارع	بدستور کر رہا ہے	كان+مضارع	کیا کرتا تھا
مادام+مضارع	کرتا رہا تھا	اصبح+مضارع	کرنا شروع کر دیا
ليس+مضارع	نہیں کرتا ہے	ظل+مضارع	کرتے رہے

سانچے	مستقبل	مضارع	ماضی
ماكان لِ(اسم مجرور) ان (فعل مضارع منصوب)	لن+مضارع منصوب	لا+مضارع	ما+ماض
ماكان (اسم مرفوع) لِ (فعل مضارع منصوب)		ما+مضارع	لم+مضارع مجزوم

جملے کے دو منفرد سانچوں کے علاوہ، کان پر مبنی جملے، جملہ فعلیہ کی طرح ہی منفی بنائے جاتے ہیں۔

باب:11

معنی یاد کریں

أسماء			
شَعْبَانُ – شِبَاعُ سیر شدہ	جَائِعٌ – جِيَاعٌ بھوکا	ظَلَامٌ – ظُلُمَاتٌ اندھیرا	ذَكَاءٌ ذہانت
ذَكِيٌّ – أَذْكِيَاءُ چالاک	حَاجَةٌ – حَوَائِجُ ضرورت	صَادِقٌ سچا	كَاذِبٌ جھوٹا
وَحِيْدٌ واحد، خاص	زَمَنٌ – أَزْمَانٌ دورانیہ	نَصِيْبٌ – أَنْصِبَةٌ حصہ، نصیب، طے شدہ	بُسْتَانٌ – بَسَاتِيْنُ باغ

أفعال			
مَلَكَ يَمْلِكُ مُلْكًا	ملکیت رکھنا	حَمَلَ يَحْمِلُ حَمْلًا	اٹھانا
شَمَلَ يَشْمُلُ شُمْلًا	شامل کرنا	خَسِرَ يَخْسَرُ خُسْرَانًا	ہارنا
كَرِهَ يَكْرَهُ كُرْهًا	نفرت کرنا	خَسِرُوْا فِيْ كُرَةِ السَّلَّةِ	وہ فٹ بال میں ہار گئے۔
عَطِشَ يَعْطَشُ عَطَشًا	پیاسا ہو جانا	شَبِعَ يَشْبَعُ شَبْعًا	سیر ہونا
حَرَّكَ يُحَرِّكُ تَحْرِيْكً	(کسی چیز کو) حرکت دینا	قَرَّرَ يُقَرِّرُ تَقْرِيْرًا (على)	فیصلہ کرنا
فَكَّرَ يُفَكِّرُ تَفْكِيْرًا (فِيْ)	غور و فکر کرنا	قَرَّرْتُ عَلٰى أَنْ أَحْفَظَ الْقُرْآنَ	میں نے قرآن حفظ کرنے کا فیصلہ کیا۔
عَلَّقَ يُعَلِّقُ تَعْلِيْقًا (على)	لٹکانا/ تبصرہ کرنا	شَجَّعَ يُشَجِّعُ تَشْجِيْعًا (ـہ، على)	کسی کی ہمت بڑھانا
عَلَّقَ لِبَاسَهُ فِيْ الْمَخْزَنِ	اس نے اپنے کپڑے الماری میں لٹکایا۔	شَجَّعَهُ الْأُسْتَاذُ عَلَى أَنْ يُتَابِعَ دِرَاسَةً	استاد نے تعلیم مکمل کرنے کے لیے اس کی ہمت بڑھائی۔
لَا تُعَلِّقْ عَلٰى أَمْرِهِ	اس کے مسلے پر تبصرہ مت کرو۔		
عَبَّرَ يُعَبِّرُ تَعْبِيْرًا	(عن) اظہار کرنا	دَافَعَ يُدَافِعُ دِفَاعًا	دفاع/ حفاظت کرنا
عَبِّرْ عَنْ نَفْسِكَ	خود کو ظاہر کرو!	الْمُسْلِمُ يُدَافِعُ عَنْ دِيْنِه	ایک مسلمان اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہے۔
أَحْسَنَ يُحْسِنُ إِحْسَانًا	کسی کام کو خوش اسلوبی سے کرنا	أَخْرَجَ يُخْرِجُ إِخْرَاجًا	نکالنا
أَدْخَلَ يُدْخِلُ إِدْخَالًا	داخل کرنا/ ہونے دینا	أَخْرَجْهُ مِنْ هُنَا!	اُسے یہاں سے نکالو!
سَيُدْخِلُ اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الْجَنَّةَ	اللہ متقی لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا۔		
تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا	واضح ہونا	تَحَرَّكَ يَتَحَرَّكُ تَحَرُّكًا	(خود کو) حرکت دینا
		لَا تَتَحَرَّكْ فِيْ كُرْسِيِّكَ هٰكَذَا	اپنی کرسی اس طرح مت حرکت کرو!
اِتَّصَفَ يَتَّصِفُ اِتِّصَافًا (بـ)	بیان کرنا	اِحْتَمَلَ يَحْتَمِلُ اِحْتِمَالًا (بـ)	برداشت کرنا
يَتَّصِفُ الْمُؤْمِنُ بِالصِّدْقِ	ایک مومن کو صداقت سے پہچانا جاتا ہے۔	لَنْ نَحْتَمِلَ أَذَاهُمْ	ہم ان کی نقصان کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔
اِسْتَعْجَلَ يَسْتَعْجِلُ اِسْتِعْجَالًا	جلدی کرنا/ مجبور کرنا	اِخْتَلَفَ يَخْتَلِفُ اِخْتِلَافًا	اختلاف کرنا

باب:11

معنی یاد کریں

ظَلَّ يَظَلُّ _____ رہنا	أَصْبَحَ يُصْبِحُ _____ بن جانا	كَانَ يَكُوْنُ _____ ہو جانا
لَيْسَ _____ نہیں ہے	مَا دَامَ جب تک	مَا زَالَ/لَا يَزَالَ بدستور / ابھی تک

المصطلحات

فِعْلٌ نَاقِصٌ — نامکمل فعل، اسے مکمل بننے کے لیے خبر کی ضرورت ہوتی ہے۔

فِعْلٌ تَامٌّ — مکمل فعل، اسے صرف فعل اور فاعل کی ضرورت ہوتی ہے۔

باب 11- مرکب اسم

11.1 تعارف:

عربی میں چند تراکیب ایسی استعمال ہوتی ہیں، جن سے ایک مکمل جملہ، عام اسم کی طرح کام کرنے لگتا ہے۔ اسے "مرکب اسم" کہتے ہیں۔

11.2 أَنْ اور أَنَّ:

ہم نے پڑھ تھا کہ أَنْ اپنے بعد آنے والے فعل کو منصوب بنا دیتا ہے۔ دوسری جانب أَنَّ اپنے بعد آنے والے اسم کو منصوب بنا دیتا ہے۔ ان حروف کا یہ ایک کردار تھا۔ تاہم، یہ حروف اور بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ایک جملے کو مرکب اسم میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

اَنْ

آیئے اَنْ سے اپنے مطالعے کا آغاز کریں۔ اَنْ ایک جملہ فعلیہ کو مرکب اسمیہ بنا دیتا ہے۔

مثال کے طور پر، جملہ "یَذْهَبُ الی المسجد" کو لیجئے۔ اس جملے کو ایک اسم کی طرح بنانے کے لیے، اس کے شروع میں اَنْ لگا دیجئے۔

- اَنْ یَذْهَبَ الی المسجد ایک مرکب اسم ہے، اور ایک عام اسم کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر نظر ڈالیے:

- یُرِیْدَ اَنْ یَذْهَبَ الی الْمَسْجِدِ وہ مسجد کی طرف جانا چاہتا ہے۔

"مسجد کی طرف جانا"، دراصل اس بات کا جواب ہے کہ "وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟"۔ اس کا مطلب ہے کہ فعل کی تفصیل یا مفعول بہ ہے۔

- عَلَيْهِ اَنْ یَذْهَبَ الی الْمَسْجِدِ اسے مسجد جانا ہے۔

"عَلَيْهِ"، متعلق بالخبر مقدم ہے۔ "أَنْ یَذْهَبَ إِلَی الْمَسْجِدِ" مبتدا مؤخر ہے۔ "عَلَيْهِ أَنْ... " جملے کا خاص سانچہ ہے جو "کو ـــــــ کرنا ہے" جیسے معنی دیتا ہے۔

- اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ روزہ رکھنا ہے تمہارے لیے۔ (روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔)

"روزہ رکھنا" یا "اَنْ تَصُوْمُوْا"، "ہے" سے پہلے والا حصہ ہے اور جملے میں مبتدا کا کردار ادا کر رہا ہے۔

اسکو عربی اصطلاح میں "أَنْ الْمَصْدَرِيَّة" کہتے ہیں۔

أَنَّ

اس کے بعد، آیئے اب أَنَّ کو دیکھتے ہیں۔ أَنَّ ایک جملہ اسمیہ کو مرکب اسم بنا دیتا ہے۔

مثال کے طور پر "هُوَ طَالِبٌ" کو لیجئے۔ یہ ایک عام جملہ اسمیہ ہے۔ اسے اسم بنانے کے لیے اس کے شروع میں أَنَّ لگا دیجئے۔

أَنَّهُ طَالِبٌ ایک مرکب اسم ہے، اور ایک عام اسم کا کردار ادا کر سکتا ہے۔

- وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

"وہ ہدایت یافتہ ہیں" یا "أَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ" اس بات کا جواب ہے کہ "وہ کس بات پر یقین رکھتے ہیں؟" اس کا مطلب ہے کہ یہ فعل کی تفصیل یا مفعول بہ ہے۔

- تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

"وہ ہدایت یافتہ ہیں" یا "أَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ" اس بات کا جواب ہے کہ "وہ کس بات پر یقین رکھتے ہیں؟" اس کا مطلب ہے کہ یہ فعل کی تفصیل یا مفعول بہ ہے۔

11.3 مرکب مضاف الیہ بنانے کی تراکیب:

یاد کیجئے کہ عربی میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جو جگہ اور وقت کا تعین کرتے ہیں۔ ان الفاظ کو ظروف کہتے ہیں، اور یہ خاص مضاف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ یہ بھی یاد کیجئے کہ اضافہ دراصل دو اسموں کے مابین تعلق کا نام ہے۔ تاہم، کچھ ظروف ایسے ہیں جن کے بعد اسم (بطورِ مضاف الیہ) کی بجائے ایک مکمل جملہ آتا ہے۔ یہ خاص ظروف اپنے بعد آنے والے مکمل جملے کو مرکب اسم بنا دیتے ہیں، جو مضاف الیہ کا کردار ادا کرتا ہے۔

إِذْ

إِذْ کا مطلب ہے "جب" اور یہ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ (ماضی اور مضارع) دونوں کے ساتھ آسکتا ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ اس کے بعد کون سا فعل آتا ہے، اس کا ترجمہ ہمیشہ زمانہ ماضی میں کیا جاتا ہے۔ درج ذیل مثالوں پر نظر ڈالیے۔

إِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
إِذْ	اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ
جب تم تعداد میں کم، زمین میں کمزور تھے مندرجہ بالا مثال إِذْ کی ہے جسکے بعد جملہ اسمیہ آیا ہے۔	

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
وَإِذْ	غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ
اور جب میں نے تمہارے اہل خانہ کو صبح کے وقت چھوڑ دیا۔ مندرجہ بالا مثال إِذْ کی ہے جسکے بعد فعل ماض آیا ہے	

إِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
إِذْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ
جب تم نے اپنے رب کو مدد کے لیے پکارا مندرجہ بالا مثال إِذْ کی ہے جسکے بعد فعل مضارع آیا ہے۔	

یاد رکھیے کہ اگر إذ کے بعد مضاف الیہ نہ آئے تو یہ بھاری رہے گا۔ جیسا کہ لفظ يَوْمَئِذٍ میں یہ بھاری ہے۔

إِذَا

جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ماضی اور مضارع دونوں کے ساتھ آسکتا ہے۔ اس کا ترجمہ بعد میں آنے والے لفظ کے مطابق کیا جاتا ہے۔

إذا کے ساتھ جملہ اسمیہ

إذا جب جملہ اسمیہ کے ساتھ آتا ہے تو اسے **إذا الفجائية** کہتے ہیں، یعنی یہ حیرت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ترجمہ، "اچانک" اور "حیرت انگیز طور پر" کیا جاتا ہے۔

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
فَاَ	لْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى
پھر اس نے اسے نیچے پھینکا، اور اچانک، وہ ایک سانپ تھا۔	

إذا کے ساتھ جملہ فعلیہ **إذا** جب فعل ماضی کے ساتھ آتا ہے تو اسے **إذا الشرطية** کہتے ہیں، یعنی شرطیہ **إذا**، اور یہ مستقبل کے معنی دیتا ہے۔ اس کا ترجمہ، "جب" کیا جاتا ہے، اور یہ ہمیشہ ایک دوسرے حصے کے ساتھ آتا ہے۔ (جب ——— ہو گا تو ——— ہو گا۔) پہلے حصہ یعنی **إذا** کو مضاف کہتے ہیں۔ فعل ماضی کا استعمال ایک بار رونما ہونے والے فعل کو ظاہر کرتا ہے۔

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
اِذَا	ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (خواہ ایک مرتبہ ہی)، تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔	

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
وَاِذَا	تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا
فعل مضارع کا استعمال مسلسل رونما ہونے والے فعل کی عکاسی کرتا ہے۔	

يَوْمَ

يَوْمَ کا مطلب ہے "دن" اور یہ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ماضی اور مضارع دونوں کے ساتھ آسکتا ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کا ترجمہ "جس دن۔۔۔" کیا جاتا ہے۔

يَوْمَ هُمْ بارِزُوْنَ	
ظرف و مضاف	جملہ اسمیہ فی محل جر مضاف الیہ
يَوْمَ	هُمْ بارِزُوْنَ
جس دن وہ ظاہر ہوں گے	

يَوْمَ لَايَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
يَوْمَ	لَايَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ
جس دن مال نہ ہی اولاد اسے نفع پہنچا سکے گی۔	

یاد رکھیے کہ يَوْمَ، فعل ماضی کے ساتھ نہیں آتا۔

یہ بھی یاد رہے کہ اگرچہ لفظ يَوْمَ میں مرکب اسم بنانے کی اہلیت موجود ہے، یہ ایک عام ظرف کے طور پر بھی استعمال ہو سکتا ہے جس کے بعد ایک اسم بطورِ مضاف الیہ آتا ہے۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ	
ظرف و مضاف	جملہ فعلیہ فی محل جر مضاف الیہ
يَوْمَ	الْقِيَامَةِ
اٹھ کھڑے ہونے کے دن	

حروف کی فہرست

أدوات الاستفهام سوالیہ الفاظ

مَنْ	مَاذَا/مَا	مَتَى	أَيْنَ	لِمَاذَا	كَيْفَ	هَلْ/أَ	أَيُّ
کون	کیا	کب	کہاں	کیوں	کیسا	کیا	کونسا

لام التوکید

تفصیل:

- تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- یہ اسم، فعل یا حرف کے ساتھ منسلک ہو سکتا ہے۔
- اپنے بعد آنے والے لفظ پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔
- ہمیشہ فتحہ زبر آتی ہے۔

نام: لَامُ التَّوْكِيْدِ

مثالیں:

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ	لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ	وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ
بیشک انسان خسارے میں ہے	یقین کی مد دبلا اس پر کرو لاؤ گے اور شبہ اس گے	مومن غلام، ایک مشرک سے بہتر ہے

قَدْ

تفصیل:

- قرآن مجید میں، یہ ہمیشہ تاکید کے لیے استعمال ہوا ہے، یا اس کا ترجمہ "پہلے ہی" کیا جاتا ہے۔
- جدید عربی میں، فعل مضارع کے ساتھ اس کا ترجمہ "شاید"، جبکہ فعل ماضی کے ساتھ "بلاشبہ" یا "پہلے ہی" کیا جاتا ہے۔
- کسی بھی لفظ پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔
- صرف فعل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

نام: حرف تَحْقِيْق فعل مضارع کے ساتھ / حرف تَقْلِيْل فعل ماضی کے ساتھ

مثالیں:

- **قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ** اللہ تعالیٰ میں سے رکاوٹ ڈالنے والوں کو پہلے سے ہی جانتا ہے۔
- **قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ** بیشک مومنوں نے پہلے ہی فلاح پالی۔

تفصیل:

- صرف فعل مضارع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔
- زمانہ مستقبل کے معنی دیتا ہے۔
- کسی بھی لفظ پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

نام: **حرف استقبال**

مثالیں:

- **قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ** اس نے کہا، "میں اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش مانگوں گا۔
- **سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ** وہ کہیں گے، "چار اور پانچوا ان کا کتّا ہے۔

واو استئنافية

تفصیل:

- نیا جملہ شروع کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- کسی بھی لفظ پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔
- اس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا۔

نام: **واو استئنافية/واوالاستئناف**

مثالیں:

- **وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ** اللہ، اس نے ہر مخلوق کو پانی سے تخلیق کیا۔

إمّا

تفصیل:

- اس کا مطلب ہے، "یا یہ" (مثلاً، یا تو بسکٹ یا کیک)
- جملے میں ہمیشہ دو مرتبہ استعمال ہوتا ہے۔ (یا تو ـــــــ یا ـــــــ)
- کسی بھی لفظ پر کوئی اثر نہیں ڈالتا

نام: حرف تخییر

مثالیں:

- اَمَّآ اَنۡ تُلۡقِیَ وَاِمَّآ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰی یا تو تم نیچے پھینکو، یا ہم سب سے پہلے نیچے پھینکیں گے۔

حرف العطف

تفصیل:

- دو لفظوں کو جوڑتا ہے۔
- اعرابی حالت کو منتقل کرتا ہے۔

نام: حرف عطف

مثالیں:

و : اور

- اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ بیشک، اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر سلامتی بھیجتے ہیں۔

أَوْ : یا

- فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً پس وہ پتھر یا اس سے بھی سخت چیز کی مانند ہیں۔

ثُمَّ: اور پھر

- كَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَكُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡيَاكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ تم کیسے اللہ کا کفر کر سکتے ہو جبکہ تم مردہ تھے پھر اس نے تمہیں زندہ کیا، پھر وہ تمہیں مارے گا، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

ف: اور پھر / پس

- الَّذِىۡ خَلَقَكَ فَسَوّٰٮكَ فَعَدَلَكَ وہ جس نے تخلیق کیا اور پھر تمہیں ٹھیک ٹھاک کیا اور پھر تمہیں درست کیا۔

غور کیجئے کہ **ف** اور **ثم** میں یہ فرق ہے کہ **ثم** طویل مدت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

بَلْ: بلکہ

- **وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ** اور انہوں نے کہا، "اللہ نے بیٹا بنالیا ہے۔" پاک ہے وہ بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے۔

لٰكِنْ: لیکن

- **اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ** جس روز وہ ہمارے سامنے حاضر ہوں گے تو وہ خوب سننے اور دیکھنے والے ہوں گے لیکن آج یہ ظالم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔